

٣-٣٣

**OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY**

Call No.

Accession No.

Author

المنهاج العبرية

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.



Checked 1978

# الشَّامَةُ الْعَنْبَرِيَّةُ

مِنْ

# مَوْلَى خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

سنة ١٣٠٥ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله من لا زل الى الابد على تزايد الائمة الوافرة واشهد ان لا اله الا الله  
 وحده لا شريك له شهادة ادخرها لهول الآخرة والصلوة والسلام على رسوله  
 وخاتم انبيائه محمد الذي اصطفاه على سائر العرب والعجم وعلى آل واصحابه  
 الذين اسبل عليهم جلا يد النعم اما بعد ہر مومن خوش اعتقاد کو لازم ہے کہ  
 بعد قبول اسلام وصحت ایمان کے بغرض تکمیل درجہ احسان و تحصیل تہذیب عرفان  
 احوال سعادت ایشمال سید رسل شمع بل خاتم الانبیاء شفیع الوری پر علم و اطلاع  
 حاصل کرے کہ یہ دانش و شناخت حالات ولادت و رضاعت و نخود لک کے  
 موجب حلاوت ایمان سبب تقویت احسان ہوتی ہر انسان کی سعادت اسی میں  
 ہو کہ اولاً عارفانہ و صفات و افعال خالق ہو پھر ثانیاً عالم سماوی و صفات



وافعال سید خلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ بے اس معرفت کہ ہر چند کوئی شخص مومن  
و مسلم ہو مگر ان کو کچھ منزلت اپز دین مین اور کوئی لذت اپنوا اعتقاد کی حاصل  
نہین ہوتی ہر جب تک کہ کوئی تصف ساتھ اس صفت علم کے نہ ہو حضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال پر مطلع ہونے سے محبت حضرت کے دلمین آتی ہر  
اور یہ محبت اس درجہ مطلوبہ شائع ہو کہ بے اسکے ایمان صحیح نہین ہوتا اسی جگہ  
سے اہل حدیث و اہل سلوک نے اپنے نفوس و انفس کو وقف حب خدا و رسول  
کر رکھا ہوا و اسی وجہ سے انکو بقیہ است پر فضیلت و منزلت تارہ حاصل ہو رہے  
دے کہ آئینہ مہرا حمد عربی است درون سیدہ چراغی و شیشہ جلالت

### مقدمہ بیان مین مؤلفات سیلا و شریف کے

ضبطیہ و ہدی نبوی مین از ولادت مبارک تا وفات شریف کتب سلف است  
کثرت سے موجود مین مگر تعلیم و تعلم اون کتب کا اہل اسلام مین ایک علم دراز  
ستروک ہو حالانکہ یہ رس تدیس شرفا و رتبہ علوم فروع و نحو پر مقدم ہو تحصیل  
علوم کتاب سنت کے کوئی علم نافع تر علم سیرت و ہدی نبوت و سیر صحابہ و تابعین  
و تبع تابعین و سلف صالحین اور علوم احکام برنخ و مدارج دار آخرت نہین ہے  
سو اسی علم سے اکثر مسلمان غافل و غافل مین دریافت احوال حضرت صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پر عام و خاص نے فقط رسائل مولد پر اقتصار کیا ہوا و بنو لغین شامل

میلاد نے رطبے یا بس کو یکجا جمع کر دیا ہے اور جو کتب دین و دواویں اسلام  
 اس بارے میں بالخصوص قدیم و حدیثاً تالیف ہو چکے تھے ان کی طرف کسی نے  
 ہی کچھ عنایت نہ کی جیسے شغافہ حقوق المصطفیٰ و مواہب لدنیہ مع الشرح  
 اور ہدی نبوی و صراط مستقیم اور مارج النبوة و نحو ذلک حالانکہ کتب مذکورہ  
 تصحیح و تضعیف روایات و قوت و ضعف حکایات مشہورات میں تینوں اس  
 زمانہ حاضر میں دیکھا کہ سائل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے تعداد پچاس عدد  
 سے زائد بڑھ گئی ہے لیکن کوئی تالیف لائق اعتماد کلی نہیں غالب مضامین ان سائل  
 کے بجز قدر قلیل بے اصل ضعیف یا آلودہ اغراق و سبالغہ غیر ثابت ہیں اور مؤلفین  
 ان کے علماء متقین نہیں اس لیے قطع نظر اس مسئلے سے ہمیں ایک جہان برسر نزاع  
 و تنازع ہے کہ آیا عقد محفل واسطے اس ذکر شریف میلاد کے بطریقہ مروج جائز ہے  
 یا ناجائز اس سائل میں اختصاراً ذکر احوال خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا  
 از ولادت تا وفات لکھنا مناسب جانا ہر چند تفصیل کو اس مقام میں بہت کچھ  
 دست رس تھا لیکن قصور بہت بجا عصر دیکھ کر ہر فصل میں ان ہی مضامین کا ثورہ  
 پر اقتصار کیا گیا جو بنظر اُراس کے جسد سے ہیں اور فقط ضبط اطراف پر قوت  
 ہو کہ اگر کوئی ایسا انداز اسی مقدار پر مطلع ہو کر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ  
 وسلم میں کوشش کرے تو نہ ہر سعادت کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہر المرء  
 مع من احب و انت مع من احب اعمال صالحہ میں کوئی عمل قدر و قیمت

قریش جب شدید وضیق عظیم میں گرفتار تھے حل ہتے ہی مذہب میں سرسبز ہو گئی  
 درخت پھل لائے ہر طرف سیال آئے لگا اوس سال کا نام سنۃ الفتح و لاہتج  
 ٹھیرا ابن حق نے کہا حل میں کسی نے آمنہ سے کہا تم کو حل میں امت کے ٹکڑے  
 آمنہ کہتی ہیں مجھ کو کچھ نقل حل نہوا مان جیوں آنا بند ہو گیا بعض احادیث میں آیا ہے  
 کہ ایسا نقل ہوا جسکی شکایت عورتوں سے کی حافظ ابو نعیم نے کہا نقل ابتدا  
 علق میں تھا پھر وقت اتمرار حل کے خفت ہو گئی ہر حال میں یہ حل عادت معروف  
 سے خارج تھا نو ماہ شکم مادر میں رہے جب حل کو دو ماہ گزرے عبداللہ حضرت  
 کا انتقال ہو گیا یہی راجع ہے مدینے سے مکہ کو آتے تھے راہ میں وفات ہوئی  
 ابوا میں دفن ہوئے ابن عباس کہتے ہیں آمنہ کہتی تھیں جب حل چہ مینے کا ہوا  
 خواب میں کسی نے مجھے کہا انک حملت خیر العالمین فاذا ولدته فمہمہا  
 واکفی مثالہ اور میں نے سفید چڑیاں دیکھیں جنکی چونچ زمر کی اور پریا قوت کے  
 تھے اور کچھ مرد عورت ہو امین دیکھے اونکے ہاتھ میں چاندی کی صراحیاں  
 تھیں میں نے مشرق و مغرب ارض کو دیکھا تین علم دیکھے ایک مشرق میں  
 ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر ٹھکا و در ولادت ہوا حضرت پیدا ہوئی دیکھا  
 تو آپ سجدے میں ہیں اور اوٹھکی طرف آسمان کے جیسے کوئی مستخرج متبل ہو  
 پھر ایک سفید بادل آسمان کی طرف ہوا آیا اوسنے آپ کو ڈھانپ لیا ایک نادی  
 نے مذاکی کہ اسکو شارق و مغارب زمین میں پہراؤ اور بجا میں داخل کرو کہ

وہ اسکے نام و نشان و صورت کو پہچان لیں یہ ماحی ہر اسکے زمانے میں ہر  
 شرک مٹ جائیگا پھر وہ بادل کھل گیا ایک جماعت نے کہا آسنے کہتی ہیں جب  
 حضرت شکم سے جدا ہوئے آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے ماہین شرق  
 و مغرب چمک اٹھا جب زمین پر گرے سب سے اشارہ کیا حدیث عرباض  
 بن ساریہ میں فرمایا یہ میں امد کا بندہ اور خاتم النبیین تھا وقت کو گام اپنی خاک  
 منجمل تھے میں خبر دوں گا تم کو اس حال کی میں دعوت ہوں اپنے باپا بڑہیم  
 اور بشارت ہوں عیسیٰ کی اور خواب ہوں اپنی ماں کی انبیاء کی ماں اسی طرح  
 دیکھتی ہیں حضرت کی ماں نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے تصویر  
 نظر آئے اخرجہ احمد والہزار والطبرانی والحاکم والبیہقی حافظ ابن حجر  
 کہتے ہیں صحیح ابن حبان والحاکم ولہ طرق کثیرۃ والی هذا اشار العباس  
 بن عبد المطلب فی شعرہ حیث قال ۛ

وانت لما ولدت اشرق الالہ  
 ض وضاءت بنور لک الافق  
 فظن فی ذلک الضیاء  
 فی النور سبیل الرشاد فخرق  
 وتخصیص شام کی یہ تھی کہ شام آپ کا دار الملک ہے کہ میں نے ذکر کیا کہ کتب الفہرست میں ہے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم مولدہ بمکہ ومعالجہ ببیثرب ومملکہ بالشام ولما  
 شب معراج میں آپ کو مکہ سے بیت المقدس کو لگے جس طرح کہ آپ سے پہلے ابراہیم  
 علیہ السلام نے طرف شام کے ہجرت کی تھی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی شام

ہی میں ہو گا یہ شام زمین محشر و منشر ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے علیکم بالشم  
 فانما خیرة الله من ارضه یجتبی الیہ خدیته من عباده ایک یہودی کے  
 تجارت کے لیے رہتا تھا جس ات حضرت پیدا ہوئے اوسنے کہا یا معشر  
 یہود طلع نجم احد الذی یولد فی هذه اللیلة رواہ البیہقی و ابوالنعمین جب  
 پیدا ہوئے آسمان کی حرست بڑھ گئی رصد شایطین قطع ہو گئے استراق سمع  
 ممنوع کر دیے گئے ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے حدیث انس میں فغا آیا کہ  
 من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یراحد سوا قی رواہ الطبرانی و ابوالنعمین و  
 و الخطیب ابن عساکر من طرق و صحیحہ ایضاً فی المختارۃ مستدرک میں کہا ہے حسب  
 ولادت باختنہ کے متواتر آئے ہیں شاید مراد اس سے شہرت ہو نہ تواتر  
 بطریق سند و لہذا ابن القیم نے کہا ہے کہ لیس هذا من خصائصہ فان کثیرا من  
 الناس ولد مختونا ابن درید نے و شاح میں کہا ہے کہ آدم اور بارہ پیغمبر مختون  
 پیدا ہوئے ہیں انھم محمد ﷺ و آلہ وسلم مشہور یہ ہے کہ چاس من بعد  
 قصہ فیل سے پیدا ہوئے سہیلی اور ایک جماعت کا قول یہی ہے کہ میاطی نے  
 کہا ۵۵ دن بعد فیل کے و لقد اطنب ابن الحاج فی المدخل فی الامکار علی  
 ما احذثہ الناس من البدع والاهواء والغرائب بالالوات المحرمۃ عند عمل  
 الموالد الشریف قالہ تعالیٰ یشیبہ علی قصده الجمیل ویسلک بنا سبیل السنۃ  
 فانہ حسبنا و نعم الوکیل اس عبارت سے شیخ عبدالحق دہلوی ضغیہ رح کو صاف

انکا نرم منکرات کا عمل مولدین نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرج میلاد  
 نبوی پر پایا جاتا ہے جو جبکہ حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل ہو اور  
 شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ سلمان نہیں **و** شوق صد  
 شریف او غسل قلب طہر چار بار ہوا یکبار بنی سعدین ابوسعفر بن بہم حلیمین  
 دوسری بار بعد وہ سال یہ صحرا میں ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے باہر مضا  
 غار حرا میں چوتھی بار شب سراسر میں اور پانچویں بار کا شوق ثابت نہیں ہو شیخ  
 عبدالحق دہلوی نے اس بارے میں ایک رسالہ جدا لکھا ہے دل کو تائب مزم  
 سے طشت زرین دہویا تھا اس سے افضلیت ماز مزم کی ثابت ہوتی ہے  
 عبدالمطلب آپ کے کفیل تھے ایک سو بیس یا چالیس برس کے ہو کے مرے  
 ابوطالب کا نام عبد مناف تھا ایک بار خشک سالی ہوئی ابوطالب نے آپ کی پشت  
 کعبے لگا دی آپ نے اوٹھ کر طرف آسمان کے اوٹھائی بادل کا کعبہ نشان  
 تک تھا ناگمان برادر ہو اور دہرے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بکلا  
 ابوطالب نے کہا

وابيض ليستغى الغمام وجهه      غمال اليتامى عصمة للارامل

شمال یعنی لمبا و غیاث یا طعام فی الشدة ہوا رامل سے مراد مساکین جال منساہین  
 مگر اکثر استعمال منساہین ہوا اس قصیدے کو ابن سنی نے بطولہا ذکر کیا ہے قال  
 ابن عبد البر لما بلغ اربعین سنة بعثہ اللہ رحمة للعالمین و رہو لا الی کافتر

الثقلین اجمعین فرفع قدره و اعلی ذکره فی العالمین فاقام بمکہ ثلاث عشرة  
سنة ثم امر بالهجرة الى المدينة المطهرة فاقام بها عشرين سنة فجاهد فی سبیل اللہ  
ودعا الخلق ونور العالم بنور الايمان والیقین ولما کان الحکمة فی بعثته هذا  
الخلق وتعلیم مکارم الاخلاق وتکلیل مبانی الدین فحين حصل هذا الامر و قد  
هذا المقصود رفعه الله الیه فی اعلی علیین وتق فاه الله وهو ابن ثلاث وستین  
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ واحزابه اجمعین انتی واکلام  
علی ما یعلق بمولده صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اقرء بالتالیف وهذه البحالة  
مبذیة علی التخیف

## فصل بیان مریضعات نبوت کے

حضرت کو اٹھ بیسیوں نے دودھ پلایا آپ کی مان نے تین دن یا سات دن  
پہر ٹوئیس ہمسیہ جاریہ ابو لہب نے جسکو ابو لہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کر دیا تھا یہ شیر خوارگی چند روز قبل قدوس صلی  
سعدیہ کے تھی پہر خولہ بنت النضر اور ام امین نے ذکر کہا الیہم یہ پہر ایک دن  
سعدیہ نے علاؤہ سلمیہ کے ذکر کہا ابن القیم پہر تین عورتوں نے انوعمین ہر ایک  
کا نام عاتکہ تھا نقلہ السہیل عن بعضهم فی الکلام علی قولہ صلے اللہ علیہ وآلہ  
وسلم انا ابن العواتک حیاء اخیوان میں کہا ہر عورتیں تین عورتیں ہیں اہمات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک عاتکہ بنت ہلال بن فاح مادور عبد مناف  
بن قصی دوم عاتکہ بنت مرہ بن ہلال مذکور اور ہاشم بن عبد مناف سوم تھا  
بنت الاوقص بن ہلال مادور وہب پدر آمنہ مادرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
عاتکہ او سکوکتے ہیں جو خوشبودار ہوا انتہی سب سے زیادہ انہیں حلیمہ سعدیہ نے  
آپ کو دودھ پلایا بعض اہل علم نے تصریح کی ہے کہ حلیمہ کا شوہر اور اسکی بولوا  
سب یا مان لے آئے حلیمہ کو جب حضرت پر ڈر ہوا تو آپ کو لا کر آپ کی مان کو  
دیکھیں آپ کی مان آپ کو لیکر دینے آئیں آپ کے احوال سے ملنے کو جو بنی النجار  
تھے جب بیمار ہو کر پیر میں تو راہ میں انتقال کیا اور مقام ابو امین مدفون بنجر  
او سوقت عمر حضرت کے شش سال تھے علی ماقالہ محمد بن اسحق و لہ تزل  
حلیمہ تتعرف الخیر والسعادة وتقوز منه صلی اللہ علیہ وسلم بالحسنی و زیادة  
لقد بلغت فی الهاشمی حلیمہ مقاماً علی ذروة العز والمجد  
وزادت مواشیہا و اخصب بیعہا وقد عم هذا السعد کل بنی سعد  
ابن عباس کہتے ہیں حلیمہ ذکر کرتی تھیں کہ جب میں نے حضرت کا دودھ چھوڑا یا تو  
آپ نے کہا اللہ اکبر کبیرا و احمد شد کثیرا و سبحان اللہ بکرة و اصیلا تبام امین بکرا  
جاشیہ نے آپ کو پالایہ طرف سے باپ کے حضرت کے ارث میں آئیں تین  
پہر آپ کو پاس عبد المطلب کے کہ معظمہ میں لگیں وہ آخر سال ہشتم تک آپ کے  
کفیل ہے سال ہفتم میں حضرت کی آنکھیں دکھنے آئیں عبد المطلب نے مرض موت



مین ابوطالب کو وصیت کی اسلئے کہ وہ سب مین فخم و عظیم اور حضرت کے باپ  
 عبدالمکد کے شقیق تھے اونکو شرف کفالت و تربیت حضرت سے افتخار حاصل  
 ہوا اور وہ ملاحظہ خیر و برکت کا حضرت سے کرتے تھے جب حضرت ہمراہ اونکے  
 عیال کے کھاتے سب شیر شکم ہو جاتے اور جب نہ کھاتے تو وہ بھوکے رہتے  
 ایک بار کے مین قحط پڑا ابوطالب نے حضرت کو ہمراہ لیکر استقار کیا پانی برا  
 پہر عمر بارہ سال دو ماہ دس روز مین اپنے ہمراہ شام کو تجارت کے لیے لیگئے  
 جب قافلہ موضع بصری مین او تر ایک راہب نے حضرت کو دیکھا او سکو بحیرا  
 کہتے تھے وہ اپنے صومعہ مین تھا علم نصاریت اوسی کی طرف منتہی ہوتا تھا  
 او سنے قوم کے لیے طعام طیار کیا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالانکہ  
 اکثر گزراؤں کا راہب مذکور پر ہوتا تھا وہ انے بات بھی نہ کرتا اور نہ کسی کو کھانا کھاتا  
 پہر ابوطالب ہی کہتا تم اپنے برادر زادے کو لیکر واپس جاؤ اور انکو یہود سے  
 بچاؤ ابوطالب اپنی تجارت کی فراغ ہو کر جلد کے کو پہرے سرور الحزن مین کہا  
 کہ بحیرا نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ رواج بالعالی مین ہے امداد کو رحمت علین  
 ٹھیرا کہ یہی کیا جب تم لوگ انے تو کوئی پتھر و درخت باقی نہ رہا مگر او سنے سجدہ کیا  
 سنگ و درخت سجدہ نہیں کرتے مگر پیغمبر کو ہم اسکی صفت اپنی کتابون مین پاتے  
 ہیں اور ابوطالب نے کہا اگر تم اسکو طرف شام کے لیجاؤ گے تو یہود اسکو مار ڈالینگے  
 ابوطالب نے حضرت کو کہے روانہ کر دیا انتہی نیز آنحضرت نے ہمراہ اپنی چابزبر و

عباس ابنا عبد المطلب کے سفر میں کا واسطے تجارت کے کیا تھا اور نبوت سے پہلے اجرت پر بکریاں چرائیں تھیں یہ بات اور انبیاء کے حق میں بھی ثابت ہو چکی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام حکمت امین یہ تھی کہ گو سفند اضعف بہائم ہر انکی شبانی کرنے میں رافت و لطف دل میں ساکن ہوتا ہے اور جب راعی اس عی سے طرف رعی خلق کے انتقال کرتا ہے تو اس کا نفس اول سے مہذب ہو رہتا ہے جب حضرت علی امیر علیہ السلام پچیس برس کے ہوئے اور ان کو مکہ میں امین کہتے تھے تو طرف شام کے تجارت خدیجہ کے لیگئے خدیجہ نے ہمراہ ان کے اپنا غلام میسرہ نام کر دیا حضرت ایک درخت کے سایے کے نیچے ٹہرے وہاں صومعہ راسب تھا اون سے کہا اس درخت کے نیچے کوئی سوا پیغمبر کے نہیں اترتا ہے میسرہ کہتی ہیں جب دھوپ گرم ہوتی دو فرشتے اگر آپ پر سایہ کرتے جب آپ اس سفر سے پرے تو اوسی سال حضرت سی کلح خدیجہ کا ہو گیا اوس وقت عمر آپ کچھ پچیس برس سا دس دن کی تھی یہ تیسرا سفر تھا ہمیں طرف سی خدیجہ کے اجیر ہو کر گئے تھے جب عمر آپ کی ۲۵ سال کی ہوئی قریش نے بنا و کعبہ کی تجدید کی اس لیے کہ دیواریں ان کی بسبب خل سیل کے پٹ گئیں تھیں اور سیل سے پہلے بسبب بخور سلگانے کے آگ لگ چکی تھی حضرت ہی ہمراہ ویش کے چھڑ ہوتے جب وہ لوگ موضع حبر تک پہنچے اختلاف ہوا کہ اس پہر کو کون اس جگہ پر ہے ہر سب کے سب اس بات پر راضی ہوئے کہ حضرت اپنے ہاتھ سے کہیں چنانچہ

اپنے رکھاف جب ایام وحی کے لگ بھگ ہوئے آپ کو تنہائی میں رہتی  
 غار حرا میں خلوت کرتے عبادت بجالاتے یہ عبادت ذکر تھا یا فکر تھی شیخ علی الدین  
 رح کہتے ہیں کہ یہ تعبد قبل نبوت شریعت براہیم خلیل الہد پر تھا وغیر ذلک آپ کوئی  
 خواب نہ دیکھتے مگر ہوش مثل سفید صبح ظاہر ہوتے یہ بھی خواب میں وحی کی پیش بند  
 تئیں انکی مدت چھ ماہ تھی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب زمانہ وحی کا قریب  
 آیا رجم شیاطین کثرت سے ہونے لگا تارے ٹوٹ کر او کو پہنچنے لگے اور  
 ابتر اق سمع اوسی دم سے بالکل منقطع ہو گیا اور یہ روایت کہ شیاطین شب  
 مولد میں اور قبل اسکے از سنہ انبیاء و رسل میں مرجوم ہوتے تھے بر تقدیر نبوت  
 بطور قلت کے تھا کہ تیار کو لگاؤ کو لگتا اور کہتی لگتا اور زمانہ قرب حی میں کثرت سے  
 ستارہ شکنی ہوتی اور مرجوم ہوتے کذا فی سیرۃ الحلبي پھر جب چالیس سال عمر میں  
 کی تمام ہوئی اور بعض نے کہا ۴۰ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ او پہلے سال کے روز و شب  
 - شب تنان سے یا شب یاسم شب کذا فی المصابہ توجہ ریل علیہ السلام  
 نبوت لیا کر آئے آپ غار حرا میں تھے کہا پڑہ فرمایا میں قاری نہیں ہوں جبریل  
 نے آپ کو زور سے بچینچا پھر چوڑ کر کہا پڑہ فرمایا میں پڑبانہیں ہوں پھر دوبارہ پڑہ  
 اسی طرح کیا پھر چوڑ دیا اور کہا اقراء باسم ربك الذي خلق ما قوله ما لم يعلم پھر  
 حضرت کو لیکر پہاڑ پر سے زمین پر اترے اور پافون سے ٹھوکر ماری ایک شپہ  
 پانی کا ٹکڑا جبریل نے وٹھو کیا اور حضرت سے کہا تم بھی اسی طرح کرو پھر دو رکعت

نماز پڑھائی اور کما الصلوٰۃ ھلکذا پر غائب ہو گئے حضرت لڑائی لپاس  
 خدیجہ کے آنے اور یہ حال کہا اور فرمایا مجھ کو اپنے اوپر ڈر لگا خدیجہ نے کہا تم  
 مت ڈرو بلکہ خوش ہو وادعا ملے گی کبھی غمگین نہ کر گیا تم صلہ رحم کرتے ہو سچ بولتے ہو  
 بار خلق اٹھاتے ہو مہمان نوازی کرتے ہو آفات حق پر مدد دیتے ہو پھر خدا  
 آپ کو لیکر پاس فرمے بنی نفل کے آئین یہ برادر عم زاد خدیجہ تھے اور جاہلیت میں  
 نصرانی ہو گئے تھے کتاب عربی لکھتے تھے شیخ کبیر تھے نابینا ہو گئے تھے خدیجہ  
 کہا اے ابن عم اپنے برادر زادے کی بات سنو ورقہ نے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو  
 حضرت نے جو دیکھا تھا وہ حال کہا ورقہ نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ پر  
 اتر ا تھا کاش میں اس نے میں جوان ہوتا کاش میں اس میں تم مکہ زندہ رہتا بلکہ  
 تیری قوم تم کو نکال دیتی حضرت نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دے گی کہا ہاں کسی شخص کے  
 پاس کہی وہ چیز نہیں آئی جو تیرے پاس آئی لکن لوگ اس کے دشمن ہو گئے اگر تیرا  
 دن مجھ کو پالے گا تو میں خوب سی تیری مدد کروں گا پھر زیادہ زمانہ نہیں گزرے کہ  
 ورقہ نے وفات پائی ابتدا نبوت کے بعض اقوال میں روز و شبہ ہشتم  
 ربیع الاول آئی ہے پھر بعد اسکے وحی تم گئی یہاں تک کہ حضرت کو سخت حزن  
 ہوا مدت فترت وحی کی تین سال تھی کچھ جنم بہ ابن مسیحی پھر جبریل علیہ السلام  
 سورہ یا ایہا المدثر لیکر آئے اور لکھا تاروحی آنے لگی اور نزول اس سورت کا ابتدا  
 رسالت تھا یہ سورت نبوت سے تین سال بعد آئی اور بعض نے کہا کہ تقارن نبوت

کے آئی اور حضرت لوگوں کو خفیہ طور پر اللہ تعالیٰ کے بلائے لگے کیونکہ اوست  
 تک حکم انظار کا نہوا تھا اور جو شخص اسلام لایا تھا وہ جب نماز پڑھنا پاتا کسی  
 درہ کو وہ کی طرف نکل جاتا تاکہ شرکین سے نماز پڑھنا اور سکامخفی رہے یہاں تک کہ  
 کچھ نفر شرکین کے سعد بن ابی وقاص پر مطلع ہوئے یہ کچھ نفر مسلمین میں اندر  
 بعض شباب کے نماز پڑھ رہے تھے اونھوں نے انپر انکار کیا اور عیب لگایا اور  
 مقامیہ سے پیش آئے سعد نے ایک مرد کو اونہیں بار او سکا سر زخمی ہو گیا یہ پہلا  
 خون تھا جو اسلام میں بہا گیا اسوقت حضرت بن اپنے اصحاب کے دار اقامت  
 میں داخل ہوئے اپنی نماز و عبادت خفیہ طور پر کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے حکم  
 انظار دین کا دیا اور عمر بن خطاب تین دن بعد اسلام حمزہ بن عبد المطلب سے  
 سنہ ۶ میں نبوت سے علی الراجم اسلام لانے مدت اخفاء کی تین برس تھی اسوقت  
 میں قریش حضرت کو ایذا دیتے اور اہل ایمان کو ستاتے تھے یہاں تک کہ ایک  
 جماعت متضعفین کو عذاب کرتے جیسے بلال و خباب بن الارت و عمار بن یاسر  
 اور عمار کے باپ اور اونکی ماں جیئہ اور اونکے بھائی عبداللہ کو یہاں تک کہ یا سر  
 اوسی عذاب میں مر گئے اور ابو جہل لعلہ اللہ نے ایک ہتھیار شمر گاہ ہمیہ میں مارا  
 جس سے وہ گرنے میں پہلی شہید وہیں اسلام میں پہر کثرت ایذا و مشرکین سے ایک  
 جماعت مسلمین نے طرف حبشہ کے باشارہ آنحضرت ہجرت کی نجاشی نے اونکا  
 اکرام کیا انہیں عثمان بن عفان اور اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول خدا بھی تھیں

قریش نے جب سنا کہ یہ لوگ نکلے جاتے ہیں تو ان کے پیچھے پکڑنے کو نکلے مگر کوئی ایک ہاتھ نہ آیا یہ پہلی ہجرت تھی طوفانِ جدشہ کے ماہِ رجب سنہ ۵ ہجرت میں پہر پہر مہینے تک کم میں بعد مکہ جدشہ کے بہت سے لوگ وہاں آگئے جبکہ ان کو یہ خبر پہونچی کہ مشرکین نے وقتِ قراوتِ حضرت کے سورہ و النجم کو سجدہ کیا ان کو ایمان ہوا کہ شاید وہ اسلام لے آئے ہیں

فصل بیان میں معاہدہ قریش کی قتلِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مرنا ابو طالب کا اور جانا حضرت کا طرفِ بنی ثقیف و طائف کے اور ابتداء اسلام

### انصار و غیرہ کے

مواہب میں کہا ہے کہ جب قریش نے دیکھا کہ حضرت اپنی ہمراہیوں کی وجہ سے غالب ہیں اور آپ کے اصحاب بسببِ جدشہ کے ذی عزت ہیں اور عمر بن خطاب مسلمان ہو گئے اور قبائلِ مدین اسلام پھیل گیا تو سب نے اس بات پر اجماع و اتفاق کیا کہ حضرت کو قتل کر ڈالیں یہ خبر ابو طالب کو پہونچی انھوں نے بنی ہاشم و بنی مطلب کو جمع کیا اور حضرت کو اپنے شعب میں داخل کر کے مریدینِ قتل سے مانع آنے یہ کام ہر اوجہیتِ عادتِ جاہلیت پر کیا قریش نے یہ حال دیکھا بہت باہم مشورہ کیا کہ ایک خط لکھیں اوس میں یہ عقد ہو کہ ہم بنی ہاشم و بنی مطلب سے سخت

و سبائیت و مخالفت نہ کریگے اور کبھی صلح ہمارے ساتھ اونکی نہوگی جب تک کہ  
وہ حضرت کو واسطے قتل کے ہموحوالے نہ کریں ایک صحیفہ میں یہ عمدہ خط منصوص  
عمر بن ہشام لکھا گیا اور سکا ہاتھ خشک ہو گیا وہ صحیفہ جو ف کعبہ میں غزوہ محرم  
سے نبوت کو لکھا یا اور بنی ہاشم و بنی مطلب ابو طالب کو لیکر اپنے شعب بن  
داخل ہوئے مگر ابو لب کہ وہ ہمراہ قریش کے رہا دو یا تین برس تک یہی حال  
گزارا یہاں تک کہ یہ لوگ تنگ آگئے قریش نے غلہ کو انے روک دیا تھا کوئی رس  
انکو نہ پہنچتی مگر خفیہ طور پر اور باہر نہ نکلتے مگر موسم سے موسم تک پہر کچھ گول نقص  
اوس صحیفے کے کھڑے ہو گئے اور اللہ نے حضرت کو اس صحیفہ کے حال پر  
اطلاع دی کہ دیکھنے سارا مضمون اسکا بابت قطعیت ظلم کے کھالیا ہر  
بجز نام خدا کے کچھ باقی نہ چھوڑا حضرت نے یہ بات ابو طالب سے کہی ابو طالب نے  
اون کو کون کو خبر دی انتہی تباہی ہم میں شعب کو باہر آئے اسی سال اول واقعہ  
میں بعد ہشت ماہ و ۲ یوم کے خروج حصار شعب کو ابو طالب نے انتقال کیا ابو طالب  
میں کہا ہر کہ انکی عمر ۸۰ سال کی تھی اور تین دن بعد اونکے خدیجہ کی وفات ہوئے  
سیب اکثر میں حضرت وقت وفات کے آئے اونکے پاس عبد اللہ بن اسید و  
ابو جہل بن ہشام تھا کہا اے اللہ کو یہ وہ کلمہ ہر کہ میں تمہارے لیے کہی  
گو اہی دو گلا پاس امہ کے ابو جہل نے کہا اے ابو طالب کیا تم ملت عبد اللہ سے  
بیزار ہوتے ہو حضرت اوپر بار بار اس کلمے کو عرض کرتے اور فرماتے یا عمر

قل لا اله الا الله اشهدك به عند الله اور یہ دونوں بھی کہتے یا اباطالب  
 اترغب عن ملة عبد المطلب یہاں تک کہ آخر کلمہ جو ابوطالب نے کہا یہ تھا  
 انا امرت علی ملة عبد المطلب پھر مر گئے علی مرتضیٰ کہتے ہیں جب ابوطالب  
 مر گئے مینے حضرت کو خبر دی حضرت روئے اور کہا جاؤ نہلا کر کفن دیکر ایک گروہ کو  
 میں اب رو غفر الله له ورحمه مینے ایسا ہی کیا اور حضرت اوسکے لیے استغفار  
 کیا کرتے تھے کئی دن تک اسی طرح کیا اور گھر سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ جبریل  
 یہ آیت لاسے ماکان للنبی والذین امنوا الا یتوب الی عنہم کہتے ہیں حضرت کے  
 سامنے جنازہ ابوطالب کا آیا کہا وصلت رحمک وجزاؤ الله خیدا یا عمر  
 تنبیہ کفر چار طرح پر ہوتا ہے کفر انکار کفر جحود کفر نفاق کفر عنناد  
 کفر انکاریہ ہے کہ اللہ کو دل سے نہ پہچانے اور زبان سے اقرار نہ کرے کفر جحود یہ  
 کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے لیکن زبان سے اقرار نہ کرے جیسے کفر ابلیس کا اور کفر  
 یہود کا ساتھ حضرت کے کہ یہ اسی قبیل کا تھا قال تعالیٰ فذلک جہنم ما علموا  
 کفر و ابہ ای جحد و کفر نفاق یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے معتقد  
 نہ ہو کفر عنناد یہ ہے کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے اور زبان سے بھی اقرار کرے لیکن  
 ستدین نہ ہو ساتھ اسکے اور نہ ستقاد و بطیع جس طرح کہ کفر ابوطالب کا تھا چنانچہ  
 ابوطالب نے کہا ہے

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریۃ دینا



لولا الملامۃ او حذار مسکبۃ لوجدتني سحابذا الو مبینا

و دعوتنی و عرفت انک ناصحی و لقد صدقت و کنت فی امینا

اور یہ ہر چار نوع کفر برابر میں اس حکم میں کہ اللہ تعالیٰ ان کفر والوں کو نہ بخشے گا جب کہ یہ اس کفر پر مجائیں گے نعوذ باللہ منها ف اسی سال ہم نبوتین خدیجہ کبریٰ کا بھی انتقال ہوا حضرت پر اس سال میں دو رنج لگا آئے ایک مرزا ابوطالب کا دوسرے مرزا خدیجہ کا اسی سال ہم میں حضرت طرف طائف و ثقیف کے گئے بعض نے کہا تھا گئے بعض نے کہا آپ کے ہمراہ زید بن حارثہ تھے موت خدیجہ رنہ سے تین مہینے بعد گئے شوال سے تین ایتین باقی تہین یہ جانا اس لیے تھا کہ اونے کچھ مدد لین کیونکہ آپ موت ابوطالب کو مکتوب تکمیل طائف کے سرداروں نے آپ کی کچھ حمایت نہ کی بلکہ اپنے غلاموں اور اعمقون کو بھڑکا دیا وہ گالیان دینے لگے اور چلاتے اور پتھر مارتے یہاں تک کہ ہر دو پای مبارک خون آلودہ ہو گئے جب زیادہ چوٹ لگتی آپ بیٹھ جاتے تب وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کرتے جب آپ چلتے تو پھر سنگباری کرتے اور قہقہے لگاتے زید بن حارثہ آپ کو بچاتے اور خود سپر ہتے یہاں تک کہ کئی جگہ لڑکا سر زخمی ہوا جب حضرت عائشہ متنبہ و شیبہ پسران ربیعہ تک پہنچے تب غلام ام حنیف جو بیچے لگے آتے تھے پھر گئے حضرت ایک درخت کے سایے میں بیٹھ گئے اور غمگین تھے پسران متنبہ نے عائشہ سے نظر کی اور یہ حال دیکھ کر اونکو رحم آیا عاقل نام پر غلام

نصرانی کو بلا کر کہا کہ ایک خوشہ اگلو طبق میں کھکر پال اس شخص کے لیجا اور کہہ کہ تم یہ کھاؤ وہ لیگیا اور مائے حضرت کے وہ طبق رکھ دیا حضرت نے البسم الرحمن الرحیم لکھ کر ہاتھ رکھا پھر کھایا عداس نے چہرہ مبارک کی طرف نظر کر کے کہا کہ یہ کلام اس شہر کے لوگ نہیں کہتے ہیں حضرت نے کہا تو کس شہر کا ہو اور تیرا دین کیا ہے اس نے کہا میں نصرانی ہوں نینوی کا رہنے والا فرمایا امن قریۃ الرجل الصالح یونس بن مئی عداس نے کہا تم یونس بن مئی کو کہاں سے جانتے ہو فرمایا وہ میرے بھائی تھے اور نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں عداس نے آپ کے سر و دست و پا کو بوسہ دیا ابنا ربیعہ دیکھ رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص نے تمہارے غلام کو تیرے بگاڑ دیا جب عداس بھر کر آیا کہتا جھکو کیا ہوا جو تو اس شخص کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا اس نے کہا سیدی زمین میں کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہیں ہے اس نے مجھے وہ بات بتائی جسکو سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا اس شخص کو بغوی نے بہلی اپنی تفسیر میں نزیل سورہ احقاف ذکر کیا ہے وغیرہ نے غیرہ جب حضرت خیر ثقیف سے مایوس ہو کر پہرے امدنے جبریل کو بھیجا اس کے ہمراہ ملک جبال تھا اس نے کہا اگر تم کہو تو میں ان دونوں خشبین بیٹے پہاڑوں کو ثقیف پر منطبق کر دوں یہ خشبین دو پہاڑ کے تھے علامتے کہا میں بعد ان کے نقل کرنے کے کے سے طرف طائف کے یا مراد اہل کہ تھی کہ وہی سبب ہوئے تھے حضرت کے جانے کے طرف ثقیف کے فرمایا بل ارجوان یخرجنا اللہ تعالیٰ من ہذا

من بعدہ لایشرک بہ شیئاً ملک اربال نے کہا تم ویسی ہی ہو جیسا اللہ نے  
 تمہارا نام رکھا ہر وقت دھیرا دو پیازہ نے خوب کہا ہوا رسول خیر خواہ  
 دشمنان پھر حضرت وہان سے حرا کو آئے اسد الغابہ میں کہا ہر جب طائف  
 سے پھر کسی کو پاس مطعم بن عدی کے بھیجا اسن طلب کیا مطعم نے اسن یا  
 اور ہمراہ حضرت کے مسجد میں آیا حضرت اوس سے اس بات کا شکرت تھے  
 یہ رجوع آپ کا طائف سے ۲ شب ذیقعدہ کو ہوا تھا اثناء رجوع میں نزول  
 آپ کا نخلدین ہوا یہ ایک جگہ ہے ایک رات پر کڑھ مغطہ سوار چلے سات جن نصیب کیے  
 آئے یہ ایک شہر ہے شام کا جب قرآن سنا تو او سپر کان رکھا اور اسلام لے آئے  
 حضرت سورہ جن پڑھتے تھے کما قالہ مغلطائی پہر اپنی قوم کے پاس پھر کر گئے  
 اور کہا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشاد فامنا بہ ولن نشرک ربنا احدا  
 اور حضرت پر یہ آیت اور تری قل اوحی الی انہ استمع نغم من الجن کافی الصمیمین  
 ذلک قولہ تعالیٰ واذ صرفنا الیک نغم من الجن یستمعون القرآن اکیۃ جب  
 سنہ یازدہم نبوت ہوا انصار نے اسلام لانا شروع کیا حضرت گھر سے نکلتے اور  
 لوگوں کے آثار کا متبع اون کے منازل میں بقیام عکاظ و مجنہ و ذی المجاز مواسم  
 میں کرتے اور فرماتے من یؤدینی من ینصرنی حتی بلغ رسالۃ ربی ولہ الجنة  
 آپ کو کوئی ناصر نہ تھا اور نہ کوئی جواب دیتا تا آنکہ جلد قبائل سے قبیہ قبیہ کر کے  
 یہ سوال کیا سب بری طرح جواب دیتے اور سنا تے اور کہتے قملہ اعلم بلک

یہاں تک کہ اسد نے اظہار اپنے دین کا چاہا حضرت کو اس قبیلہ انصار کی طرف  
 لایا یہ لقب اسلامی لقب ہے حضرت کی انہوں نے نصرت کی اس لیے یہ لقب ہوا یہ  
 اولاد قبیلہ واؤس و خزرج کہلاتی تھی حضرت نے منی میں بعض خزرج کو نزدیکیا  
 عقبہ کے جو پہلوی منی میں ہی رہا یا کہا تم کون ہو کہا ہم خزرج ہیں فرمایا تم منی میں  
 کہ میں تم سے کچھ باتیں کروں وہ بیٹھ گئے آپ نے اوکو طرف اسلام کے  
 بلایا اور اوکو قرآن پڑھ کر سنایا اونکے پاس حضرت کا علم تھا اوخون نے  
 آپ کی نعت و صفت پچانی کیونکہ یہودی دینہ اونسے کہا کرتے تھے کہ ایک نبی  
 عنقریب مبعوث ہونیوالا ہے ہم اوسکی پیروی کریں گے اور اوسکے ہمراہ ہو کر  
 تمکو قتل کریں گے خزرج نے حضرت کی بات قبول کی تاکہ یہودیوں پر سابق نہوں  
 اور چہ آدمی اونہیں کے اسلام لے آئے حضرت نے فرمایا تم میری پشت کو  
 روکو کہ میں رسالت اپنے رب کی پہونچا دوں اوخون نے کہا ہم اپنی قوم  
 کو دعوت کریں گے طرف اوس چیز کے جسکی طرف تم نے ہماری دعوت کی ہے  
 اگر قوم نے ہماری بات مان لی تو پھر تم سے زیادہ کوئی غالب و عزیز تر نہوگا  
 اور یہ وعدہ تم سے موسم سال آئندہ میں ہے حضرت نے اوکو حکم دیا کہ تم اس  
 امر کو اہل مکہ سے مخفی رکھو جب وہ لوگ دیتے میں پہونچے کوئی گھرباتی نہ رہا  
 مگر اوس میں حضرت کا ذکر تھا پھر سال آئندہ میں بارہ شخص حضرت سے ملے پانچ تو  
 وہی شخص تھے جو سال اول میں مل گئے تھے اور باقی خزرج تھے گرد و مرد آؤس

کے تھے یہ عقبہ ثانیہ جو یہ لوگ اسلام لائے اور حضرت کی شرط کو قبول کر کے  
 اپنے شہر کو واپس گئے اللہ نے انہیں اسلام کو ظاہر کیا اسعد بن زرارہ مدینہ  
 میں مسلمانوں کو لیکر جمعہ پڑھتے پھر کسی کو پاس حضرت کے بھیجا کہ ایک قرآن کھڑا  
 بھیجو و حضرت نے معصوب بن عمیر کو بھیج دیا اون کے ہاتھ پر ایک جماعت کثیر  
 اسلام لائی بخلا اون کے سید اوس سعد بن معاذ و اسید بن حضیر تھے اور سارے  
 بنو عبد الاشمل ایک دن میں کیا مرد کیا عورتیں اسلام لے آئے پھر سو سو سال سوم  
 میں قریب ستر مرد کے آئے یہ عقبہ ثالثہ تھا حضرت نے اون سے بیعت لی  
 اس شرط پر کہ وہ جہ طح اپنی نساء و ابنا سے مانع ہوتے ہیں اسی طرح حضرت سے  
 بھی مانع ہوں اور امر و اسود سے جنگ کریں اس عقبہ ثالثہ میں عباس بھی  
 حاضر تھے حضرت نے ان لوگوں پر تاکید سچ بولنے کی فرمائی بعض نے اس  
 عقبہ ثالثہ کا نام عقبہ ثانیہ رکھا ہے ۵ سال دو از دہم نبوت میں ہجرت  
 سے ایک سال پہلے کما قالہ ابن شہاب عن ابن المسیب حضرت کو اسرار ہوا  
 او سوقت عمر آپ کی ۵۱ سال ۹ ماہ کی تھی اور آپ کو بیداری میں شب ثانیہ ۲۷  
 ربیع الاول کو قالہ ابن الاثیر و النووی فی شرح مسلم یا ربیع الآخر کو قالہ اللہ  
 فی فتاواہ یا جب میں آسمان پر چڑھا لیگئے اب عل اسی ۲۷ جب پر ہر وقیل  
 غیر ثلاث رہی معراج منام سو وہ ۳۲ بار ہوئی ہے علی ما ذکرہ الشعرائی  
 پہلے در بیان سے زمزم و مقام کی اوٹھا کر بیت المقدس کو لیگئے پھر براق

لائے او سپر سوار کر کے آسمانوں پر لیگئے باجملا اس رات پہنچ نمازین حضرت  
 پر فرض ہوئیں اسی عدد رکعات پر جو اس دم متعین ہے دھوا کا صبح اور بعض نے  
 کہا دو دو رکعت پہر سال ہجرت میں بعد اسکے رباعیہ چار اور ثلاثیہ تین حضرت  
 فرض ہوئیں اور اول اسلام میں نماز صبح دو ہی رکعت تھی جلدی نے کہا دو رکعت  
 قبل طلوع شمس اور دو رکعت تیسرے پہر کو قبل غروب شمس فرض تھی اور اکثر  
 اہل علم اس پر ہیں کہ بدارت ساتھ نماز ظہر کے تھی اوس دن سے جو بعد اشک کے  
 آیا تھا خطیب نے کہا کوئی سکے کہ شروع نماز کا صبح سے کیوں نہ کیا اسکی وجوہ  
 میں ایک یہ کہ وجوہ نماز پنجگانہ کا ظہر سے صراحتہ آیا ہے دوم یہ کہ بجالان نماز کا  
 متوقف ہو بیان نماز پر اور یہ بیان حاصل نہوا مگر وقت ظہر کے اختہ اور کچھ  
 کہا کہ ہدایت نماز کی صبح شب معراج سے ہوئی تھی ف جلدی نے کہا نماز حضرت کی قبل وقت  
 نماز پنجگانہ کے طرف کیجئے کہ تھی پہر طرف بیت المقدس کے آپ کعبہ کو درمیان پر اور بیت المقدس  
 کے کر لیتے تاکہ استقبال کعبہ بھی ہو جائے جب دسینے میں آسے یہ بات  
 نہو مکی آپ کو مستد بار کعبہ شاق گذرا اللہ نے قبلہ کو تحویل کر دیا یہ سب تحویل کا  
 تھا اسی شب معراج میں شق صدر بھی واقع ہوا اور یہ شق پانچ بار ہوا تھا کیا  
 طفولیت میں نزدیک حلیمہ کے یہ متفق علیہ ہے آکیا بار بعد دو سالہ و چند ماہ دو  
 مسلمان آکیا بار اسی شب اسرار میں آکیا بار او سو وقت جبکہ فرشتہ وحی لیکر آیا ذکر  
 بعضہد آکیا بار خواب میں حضرت نے شب معراج میں اپنے رب کو چشم سر سے

علی صبح دیکھا اور بات کی اور دیکھنا آپ کا اند کو دنیا میں منجملہ آپ کی خصوصیت کے ہے اور یہ شرعاً حق میں غیر حضرت کے دنیا میں محال ہے جب صبح ہوئی حضرت نے لوگوں کو خبر دی کہ آج کی رات یہ واقعہ گذر اگھانے آپ کی تکذیب کی اور صفت بیت المقدس کا سوال کیا آپ نے بیت المقدس کو پہلے اس سے نہ کیا تھا تجبریل نے او سکواوٹھا کر آپ کے سامنے کر دیا یہاں تک کہ آپ نے ساری صفت اس کی بیان فرمادی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

## فصل بیان میں ہجرت وغیرہ کے

اہل سیر نے کہا ہر جب عقد مباہت در میان حضرت اور اہل مدینہ کے مہرم و مستحکم ہو گیا اور آپ کے اصحاب کے میں بسبب بیزا و مشرکین بن تھم کے اور انکو جفا پر شک کیا انہو کے تو حضرت نے انکو اجازت ہجرت کی دی کہ وہ مدینہ چلے جائیں حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ فرمایا میں نے گھر تھاری ہجرت کا دیکھا یہ ایک زمین شور زما دار در میان دو سنگستان کے ہے اور وہ یشرب ہوتب وہ لوگ چپ کر ایک ایک قطیعہ ہو کر نکلے مگر عمر بن خطاب کہ وہ کھلم کھلا ہجرت کا نام لیکر باہر آئے اور کفار مکہ میں ہی کسی نے انکو نزو کا مع اپنے بہائی زمین بن خطاب کے باہر نکلے عہدیت حق ست این از خلق نیست حضرت کے ساتھ کوئی باقی نہ رہا مگر ابو بکر صدیق و علی بن ابی طالب کذا قال ابی سعید

قریش نے دیکھا کہ حضرت کو نعمت حاصل ہو گئی اور ان کے اصحاب شہر مین ہو گئے اور بیان کے اصحاب ہجرت کیے جاتے ہیں تو حضرت کے نکلنے سے حذر کر کے دارالندوہ مین مشورے کے لیے جمع ہوئے یہ قصی بن کلاب کا گھر تھا اور قریش کوئی کام نہ کرتے مگر اسی گھر مین اور اسی جگہ مشورہ کیا کرتے جب وہاں فراہم ہوئے لوگوں کو روک دیا کہ کوئی نہ آوے اس ڈر سے کہ مبادا کوئی شخص بنی ہاشم کا آجائے اور حال پر مطلع ہوا بن درید نے کہا یہ پذیرہ نفر تھے اور ابن دجیہ نے کہا سول نفر تھے غرض کہ جب مشورے کے لیے بیٹھے ابلیس صورت مین ایک شیخ نجدی کے ظاہر ہوا دوسری روایت مین ہے کہ اوسکے ہاتھ مین عکازہ تھا اور جبہ صوف کا اور ایک برنس سبز طیلسان پہنے ہوئے آیا اور گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا اسی شخص پر تم کون ہو کہ مین ایک شیخ ہوں اہل نجد سے مین تمہارا ارادہ سامین بھی بیان آیا کہ کوئی رائی نہ اور خیر خواہی کروں قریش نے کہا یہ ایک مرد نجد کا ہے نہ کے کا اسکے ہونے مین تمہارا کچھ ضرر نہیں ہے پھر گفتگو شروع ہوئی ہشام بن عمرو کی یہ رائی ہوئی کہ حضرت کو قید کرنا چاہیے اور بے آب و دانہ رکھ کر جان لینا چاہیے شیخ نجدی نے کہا یہ بری تجویز ہے اوسکے یار سُن پائیگے تو جست کر کے اوسکو چھوڑا لیجائیگے کہا ایک اونٹ پر لا کر نکال دینا چاہیے کہ ہمارے درمیان سے چلا جائے اور تم سب کے مین ملے پھر کچھ کرے مگر کچھ ضرر نہیں شیخ نجدی نے کہا یہ رائی بھی کچھ نہیں ہے



تم نہیں دیکھتے کہ یہ کیسا خوش بیان آدمی ہے لوگوں کے دل علاوہ نطق  
سے مغلوب کر لیتا ہے ابو جہل نے کہا میری یہ راہی ہے کہ ہر قبیلے سے ایک جوان  
استوار قوی دست صاحب نسب بہادر لیکر اور شیر بران ہر ایک کو دیکر کہا جا  
کہ سب کے سب ملکر ایک بارگی تیغ رانی کریں اور مار ڈالیں اس کام کے کہ نہیں  
خون اوکھا سارے قابل میں متفرق ہو جائیگا اور بنو عبد مناف تمام قوم  
سے حرب نکر سکیں گے چار ناچار دیت پر راضی ہونگے شیخ نجدی نے اس راہی کی  
بہت تمہین کی اس راہی پر سب کا اجتماع ہوا ہے

ہوتا ہے وہاں شور و قتل ہمارا      لوحضرت دل اور سنو تازہ خبر اور  
جبریل نے اگر حضرت کو خبر دی اور کہا آج کی رات تم اپنے بستر پر سوناؤ  
اللہ نے حکم دیا کہ تم اس بات میں ہینے کو چلے جاؤ حضرت نے علی سے فرمایا کہ  
آج تم میرے فرش پر سو رہو وہ سو رہا ہے اور فرمایا میری چادر اوڑھ لے تمھکو  
کوئی امر کر دے نہ پہنچیکا پہر حضرت نے ٹھکرا ایک ٹھکی خاک لیکر اونکے سروان  
پھیکٹاری اور یہ آیت پڑھی انا جعلنا فی اعناقھم اغلاکاً الی قولہ فھم  
لا یبصرون اللہ نے اونکو اندھا کر دیا ابن اسحق کہتے ہیں شکر کہیں ساری رات سرت  
علی فرارش حضرت پر گمان آنحضرت کرتے رہے اور حضرت انکو واسطے رد  
ودائع کے چھوڑ گئے تھے کہ تم کے میں رہو اور سب کی امانت و ودیعت لیکر  
آجانا ایک شخص نے اگر کہا تم سب لوگ یہاں کس انتظار میں ہو کہا محمد کی

اوسنے کہا تمہارا برا ہو وہ تو تمہارے سامنے سے ٹھکر چلے گئے اور تم میں  
 ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ جس شخص  
 کو ایک نگریزہ اوس دن پہونچا وہ دن بدر کے کافر مقتول ہوا رواہ ابن  
 ابی حاتم و صحیحہ الحاکم و ذلک قولہ تعالیٰ واذ یحکربک الذین کفرو البقیۃ  
 او یقتلوا او یخیرجوا ویمکدون ویمکد اللہ واللہ خیر الماکدین عائشہ  
 کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر کے گھر صبح اور تیسرے پہر کو آئے کبھی ناعہ نکرتے جب  
 دن ہوا حسین السد نے حکم ہجرت کا دیا تو اوس دن حضرت پاس ہمارے دو پہر  
 آئے کہ اوس ساعت آتے نہ تھے ابو بکر نے اکیو دیکھا کہ کما کہ حضرت اسد  
 نہیں آئے مگر کوئی امر جدید پیدا ہوا ہے ابو بکر اپنی چار پائی سے اتر بیٹھے حضرت  
 وہاں بیٹھ گئے ابو بکر کے پاس کوئی نہ تھا مگر میں اور میری بہن سہار حضرت نے  
 فرمایا انکو اپنے پاس سے الگ کر دو ابو بکر نے کہا یہ تو میری دونوں بیٹیاں ہیں  
 بخاری کا لفظ یہ ہر انما ہوا ملک وما ذالک فذلک ابی وای فرمایا اسد نے  
 مجھ کو اذن دیا، نہ کھنے اور ہجرت کر نیکا کامین ہمراہ ہوں فرمایا مان کھا ایک اطلہ  
 ان دو راحلون میں سے لیلو ابو بکر نے یہ دونوں ناتھے چہ ماہ پہلے خریدے  
 تھے اور انکو اسی دن کے لیے پالا تھا اور چارہ دیا تھا حضرت نے فرمایا تمہارے  
 لوگ چار سو درہم پر خرید فرمایا جس قیمت پر ابو بکر نے خرید کیا تھا اور یہ تو پاس  
 حضرت کے مدت حیات تک رہا یہاں تک کہ خلافت ابو بکر میں مر گیا پھر زادرا

خانہ ابو بکر سے لیکر شب جمعہ کو پندرہ سال بروز دوشنبہ ہشتم سید الاول  
 باہر نکلے اور رات کو غار ثور میں پہنچے اور شب یکشنبہ تک اسی میں رہے  
 پھر شب دوشنبہ کو غار سے نکل کر دوشنبہ آئندہ کو داخل مدینہ ہوئے مدت  
 سفر کی آٹھ دن تھی قریش نے جب حضرت کو مکہ میں پایا تب جو کہ کہہ گئے  
 اعلیٰ و سفلی کے کوڑھو ٹڈالاکمین اتا پتا نکلا آپ کے نشان پر قیادان کو  
 بھیجا ہر طرف ایک قائف روانہ ہوا جو طرف جبل ثور کے گیا تھا وہ اثر پا کر چلا  
 اور نو تک آیا پھر آگے نشان پایا اہل مکہ پر آپ کا نکل جانا سخت گران گزارا و  
 نہایت گھبرائے کہ یہ کیا ہوا اور جو کوئی آپ کو پھیر لاسے اس کو سونا قے دینے  
 کے حضرت جس وقت غار میں داخل ہوئے تھے آمد نے وہاں درخت بول کا  
 اوگا دیا وہن غار کو گون کی آنکھ سے چپ گیا اور دو کبوتر اگر غار پر بیٹھے  
 اور اونہون نے انڈے دیے اور مکڑی کو حکم ہوا کہ اس کے اوپر جالاتند  
 جو انان قریش ہتھیار لیکر آئے اور کوئی غار میں نظر کرنے لگا بجز دو کبوتر کے  
 کچھ نہ دیکھا جان لیا کہ یہاں کوئی نہیں ہے اور بعض نے کہا غار کے اندر گھس کر  
 دیکھو اسید بن خلف لغدہ آمد نے کہا تم کو غار سے کیا کام ہر اس میں تو مکڑی نے  
 محمد کی میلاد سے بھی پہلے جالاتا ہے صحیحین میں انس سے آیا ہر کہ ابو بکر نے کہا  
 غار کے اندر سے شرکین کے پائون دیکھے کہ وہ ہمارے سر پر کھڑے ہیں نیچے  
 کہا اے رسول خدا اگر کوئی انہیں سے اپنے پائون کی طرف دیکھے گا تو ہلکے دیکھے گا

فرمایا ابابکر ماطنك بائین الله ثالثهما ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت  
 وعالی اللہ تعالیٰ ابصارہ و وہ فار کے اندر گھسنے سے اندھے ہو گئے  
 صاحب بردہ نے اسی طرف اپنے قصیدے میں اشارہ کیا ہے  
 و مکوی الغار من خیر من کرم      و کل طرف من الکفار عنہ عی  
 فالصدق فی الفکار و الصدیق لہ      و ہم یقولون ما بالغار من ارم  
 ظنوا الحکام و ظنوا العنکبوت علی      خیر البدیۃ لہ تنبیج و لہم تحم  
 و قایۃ اللہ اغنت عن مضائقہ      من الدروع و عن عالمی الاطم  
 عبدالرحمن بن ابی بکر باوجود صغریٰ کے رات کو پاس حضرت ابوبکر کے آتے  
 اور قریش کی خبر لاتے اور پھر راتوں رات صبح سے پہلے کے میں جا بویختہ  
 اور عامر بن فہیرہ غلام ابوبکر ہر رات کو دودھ لاتا پھر عبداللہ بن الارقط کو دوا  
 و لالت طریق کے نوکر رکھا انکا اسلام معلوم نہیں ہے دو دنوں راتوں کے پہر  
 کیے اور وعدہ کیا کہ تین بات کے بعد غار فور پر آئے وہ آیا اور اسے دونوں  
 کو سوار کرایا اور لیکر چلا اور ہمراہ انکے عامر بن فہیرہ بھی چلا اور دریا کی طرف  
 کا رستہ لیا راہ میں سراقہ بن مالک سامنے آئے انکے گھوڑے کے قدم  
 زانو تک زمین میں دبیں گئے حالانکہ زمین نہایت سخت تھی تب سراقہ نے  
 ندا کی کہ امان دو تب گھوڑا باہر آیا اور سراقہ نے آکر زاد و متاع پیش کیا حضرت  
 نے کچھ نہ لیا فرمایا ہماری خبر مخفی رکھ وہ وہاں سے پھرے جو کوئی ملتا اوکو

پیر دیتے اور کہتے مین یہ ساری راہ دیکھ آیا ہوں کہ مین کسی کا کچھ اتا پتا  
 نہیں ہے بوسیری نے ہمزہ مین اس قصہ کی طرف اشارہ کیا ہر ف  
 طریق ہجرت مین عجائب واقع ہوئے از انجملہ یہ ہے کہ موضع قدید مین ام معبد  
 خزا عیہ پر گزر ہوا وہ ہر کسی کو جو او دہر سے گذر تا کہا نا کھلاتے دودہ پلاتے  
 او س سال قحط تھا او س سے شیر و گوشت طلب کیا کہ خرید کرین نپایا حضرت  
 نے دیکھا کہ ایک بکری بندہ ہی ہو اور ضعف وفاقہ سے خشک ہو رہی ہے  
 پوچھا اسکے دودہ ہے کہا بھلا یہ کیا دودہ دیگی فرمایا تو مجھے اجازت دیتی ہو  
 کہ مین اسکو دو ہوں کہا ہاں آپ نے ایک برتن مین او سکوا لد کا نام لیکر  
 دو با او سنے اتنا دودہ دیا کہ ساری قوم نے پیا او بیچ رہا پھر دوبارہ دودہ  
 او ر چھوڑ کر چلے گئے ام معبد کا شوہر آیا او سنے یہ حال او س سے کہا وہ بولا  
 واللہ ہذا صاحب قریش و لو رأیتہ لا تبعته سیرت حلبی مین کہا ہے کہ  
 ام معبد نے ہجرت کی او را سلام قبول کیا اسی طرح او سکے شوہر و برادر نے  
 او سکے گھر والے یوم نزول مرد مبارک سے تاریخ مقرر کرتے تھے یہ بکرے  
 را تدن دو ہی جاتی یہاں تک کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ مین مگر ہی رخصت  
 نے ربیع الا برار مین ہند بنت ابجون سے نقل کیا ہے کہ حضرت خیمہ ام معبد مین  
 او ترے وہ سیری خالہ تھی جب سوکرا وٹھے پانی مانگا ہاتھ دھو کر کلی کی او ر  
 ایک درخت عوج جو پاس خیمے کے تھا او سکی جڑ مین پانی کلی کا ڈال دیا صبح کو وہ

ایک بڑا جنگی درخت ہو گیا اور بہت بڑا سیوہ بزرگ و کرسن راسخہ غنبر و طعم شہد  
 لایا جو شخص اس کو کھاتا سیرکم ہو جاتا اور جو کوئی پیاسا ہوتا وہ سیراب ہو جاتا  
 اور بیاہمت پاتا اور جو شتر کو سفتا و سکی پتی چرتا وہ خوب سا شیر دیتا ہمیں  
 اوس کا نام شجرہ مبارکہ رکھا تھا کچھ لوگ جنگل کے آکر اوس سے استفا کرتے اور  
 زاد راہ لیجاتے ایک دن کیا ہوا کہ اوس کے پھل گر گئے اور پتی چوٹی ہو گئی ہم  
 گھبرائے ہوئے حضرت کے انتقال کی خبر ملی پر وہ بعد میں برس کے از پاتا سر  
 ناردار ہو گیا نہ پھل تھا نہ آذگی معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ  
 مقتول ہوئے پھر اوس دن سے اوسین پھل نہ لگا ہم اوس کے پتوں سے نفع لیتے  
 ایک دن اوسکی ساق سے خون سرخ بننے لگا اور پتے مرجھا گئے ہم اس فکر و رنج  
 میں تھے کہ اتنے میں خبر قتل حسین بن علی کے آئے پھر وہ درخت کو کھد کر جاتا رہا  
 انتہی **ف** دینے میں جب سلیم نے یہ خبر سنی کہ حضرت آتے ہیں تو ہر دن  
 طرف حرہ کے نکلتے دو پہر تک آپکا انتظار کرتے پھر چلے آتے **ع**  
 دیر قاصد کو لگی اور دل اشتاق جمال دیکھے ہو کہلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں  
 ایک دن انتظار کر کے اپنے گھروں کی طرف واپس آتے تھے کہ اتنے میں  
 ایک یہودی ایک اونچی جگہ پر چڑھا تھا اوسنے آپ کو آتے ہوئے دیکھا چلا کر  
 کہا اے بنی قلیکے یعنی اوس و خزرج لو یہ تمہارا جد یعنی خطو بہرہ و نصیب آیا وہ  
 سح اپنے سلاح کے دوڑے حضرت تشریف لائے قبائیں اور سے دین شنبہ

تھا اور اول خبیج الاول یا دوازہم ربیع الاول اور دس سال مدینہ میں  
اقامت کی یہ وفات پائی سرور المہزون میں کما ہی تہم درانجا و در تارینہامی  
مذکورہ علمارا اقوال مختلفہ ست کہ در کتب مطولہ توان یافت علیٰ نسخ اپنے  
ہمراہیوں کے ضعفا مسلمین سے حضرت کو اسی قبائین اگر پایا اور بعد خروج  
آنحضرت کے مکہ سے نہ ٹھیرے مگر تین دن حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا  
حین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی اس سے پہلے عام فیل سے تاریخ لکھتی تھی حضرت  
قبائین قبیلہ بنی عوف بن عثربین ۲۲ دن ٹھیرے یا ۲۴ شب یا ۲۴ یا ۲۵ دن روز  
دوشنبہ و شنبہ و چار شنبہ و پینشنبہ اور اپنی مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی پہلے نبیؐ  
پہر دن جمعہ کے قبائے دن چڑھے نکلے اور بنی سالم بن عوف میں جمعہ کی  
نماز مع مسلمین ہمراہ کے چڑھے یہ سب سونفر تھے بطن وادی راونا نام میں  
یہ نماز ادا کی یہ سوار ہو کر چلے جس گھر پر خانہامی انصار سے گزر رہا تھا وہ کہتے کہ  
آپ یہیں تشریف رکھیں فرماتے اس لئے کہی راہ چوڑ دو یہ مامور ہو اور اسکی  
باگ ڈوبیلی کر دی وہ چلتے چلتے جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد شریف کا بھی ٹھیکہ  
پہر اوٹھا اور آپ و سپہ سوار تھے یہاں تک کہ بابا بوا یوب رئیس بنی النجار خوال  
عبدالطلب پر جا کر بیٹھا پھر وہاں سے اوٹھا اور جای اول میں بیٹھ گیا اور آواز  
کی تب حضرت اوپر سے اوتر پڑے اور فرمایا ہذا المنزل ان شاء اللہ تعالیٰ  
اہل مدینہ کو حضرت کی تشریف آوری سے نہایت درجے کی خوشی حاصل ہوئی

انس بن مالک کہتے ہیں جس دن حضرت داخل مدینہ ہوئے ہر چیز دینے کی  
روشن ہو گئی اور زنان پر وہ نشین اچا بنیں پر چڑھ گئیں اور کئی تہیں سے

طلع البدر علینا من ثنات الوداع

وجہ الشکر علینا ما دعا لہ داع

ایہا المبعوث فینا جنت بالام المظاع

بیعتی انس سے راوی ہیں کہ جب ناقہ باب ابویوب پر بیٹھ گیا تو جواری ہی النجا  
نے نکل کر کہا

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جارا

حضرت نے فرمایا کیا تم مجھ کو دوست رکھتے ہو کہا ہاں اور رسول اللہ فرمایا  
ان قلبی یحبکم لیکن آپ کے نئے کامر بدتر تھا اس کے مالک دو قیمتی پتے تھے  
پرورش میں سعد بن زرارہ کی سعد نے ان کو بلایا اور حضرت گھر میں ابویوب  
کے بیٹھے تھے ان سے مرید کی قیمت کی اونھوں نے کہا ہم یوں ہی حضرت کو  
دیتے ہیں مگر آپ نے بطور سہہ لینا قبول کیا بلکہ دس نیار کو وہ جگہ مولیٰ اور  
مال ابو بکر سے وہ قیمت ادا فرمائی تھ حضرت نے وہاں اپنی مسجد بنائی اور ان کی  
چہت چوب کھجور کی طیار فرمائی اور او سین لکڑی کے گھم لگائے اور ان کی اونچائی  
بقدر قامت کے رکھی اور رخ قبلہ کا طرف بیت المقدس کے رکھا یہاں تک کہ  
قبلہ طرف کعبے کے محول ہوا پھر حضرت نے بعد فتح خیبر کے بسبب کثرت مریض

ہاں حضرت  
سے  
فرمان فرمایا



مسجد کو بڑا یا جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے اونہوں نے مسجد میں کچھ  
 احداث نہیں کیا جب عمر خلیفہ ہوے تو اوہیں توسیع کی خانہ عباس بن عبد  
 الملک عمر نے کہا اسکو فروخت کر دو عباس نے وہ گھر اللہ و مسلمانوں کے لیے ہے  
 کر دیا قیمت نہ لی جب عثمان خلیفہ ہوے مسجد کو پتھر سے بنایا اور پتھر کے ستون  
 لگانے اور ساج کی سقف طیار کی اور مسجد بڑا دی اور عقیق سے وہاں سنگریز  
 لائے حضرت نے اوسی مریدین و وحجہ بنائے تھے ایک سو وہ کا ایک  
 عائشہ کا بقیہ حجرات زوجات کو بعد اسکے وقت حاجت کے بنایا تھا اور گھر  
 میں ابو ایوب کے سات ماہ تک رہے تا انکہ مسجد بن چکی اور ہر دو حجرے طیار  
 ہو گئے شرح مقاصد میں کہا ہے صحیح میں آیا ہے کہ ہم ایک ایک نشت اوٹھاتے  
 تھے اور عمار دو دو حضرت نے دیکھ کر خاک کو عمار سے جھاڑا اور فرمایا دینے  
 عمار قتلہ الفتنۃ الباغیۃ یدعوہم الی الجنة و یدعونہ الی النار عمار کتے  
 تھے اعدوہ باللہ من الفتنۃ انتی حضرت خود بھی ہمراہ صحابہ کے پتھر پڑھتے  
 تھے اور کہتے تھے اللہم لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر الانصار والمہاجرۃ  
 عائشہ کہتی ہیں جب حضرت مدینے میں آئے ابو بکر و بلال آپ میں مبتلا ہوے  
 موت اور کہہ گویا کرتے حضرت کو خبر ہوئی کہا اللہم حبیب الینا المدینۃ کحبنا  
 مکہ او اشد و صحبا و بارک لنا فی صاعھا و مدھا و انقل حاماھا فاجعلھا فی  
 الجنة او سوق جفہ سکن یہود تھا اب سقات مصر ہوا اس حدیث میں جواز

بددعا کرنے کا کفار پر کہ وہ بیمار ہوں اور ہلاک ہوں حضرت کا معجزہ دیکھو  
کہ اب تک جو کوئی جمعہ کا پانی پیتا ہے وہ تپ زدہ ہو جاتا ہے

## فصل بیان میں بعض خصائص حضرت و دلائل نبوت کے

خصائص آپ کے آٹھ نوع میں مخصر ہیں ایک وہ جو مختص نبات شریف تھی  
دنیا میں مثلاً آپ مخصوص تھے ساتھ اس بات کے کہ اول زمین تھے خلق میں  
اور آپ کی نبوت متقدم تھی اور آدم اپنی طینت میں بنجل تھے  
پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ جبرئیل کہ احسن بطور آمدہ  
احسن مہر سل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ زراہ دور آسہ  
اور ب سے پہلے آپ ہی سے میثاق لیا گیا اور ب سے پہلے آپ ہی نے  
الکتاب پر کلمہ کے جواب میں بلی کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے  
پیدا ہوئے اور آپ کا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت میں بلکہ ہر ملکوت  
میں اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں اور اذان میں گرا سم شریف ہوتا ہے  
اور کتب سابقہ میں آپ کی بشارت دی ہے اور نعت بیان کی ہے اور آپ کے  
اصحاب کے وصف لکھے ہیں اور آپ کی امت کا ذکر کیا ہے اور جب آپ  
پیدا ہوئے ابلیس آسمانوں سے روک دیا گیا اور آپ کا سینہ شق کیا گیا اور خاتم  
نبوت پشت پر بقائے دل کے رکھی گئی جہاں سے شیطان داخل ہوتا ہے

پیغام خدا نخواست آدم آورد      انجام بشارت ابن مریم آورد  
 با جملہ رسل نامہ بے حاشا تم بود      احمد براناسہ و خاتم آدم آورد  
 آپ کے ہزار نام ہیں اور قریب ستر نام کے لیے ہیں جو اللہ کے نام ہیں اور  
 کنیا کا نام احمد آپ سے پہلے نہ تھا عدھا مسئلہ اور آپ عقل میں سب لوگوں  
 زیادہ راجح تھے اور آپ کو تمام حسن و ید کیا تھا اور یوسف کو شہر حسن و انچہ خبان  
 ہمہ دارند تو تنہا داری + اور ابتداء وحی میں تین بار جبریل نے آپ کو منم کیا اور  
 آپ نے جبریل کو او کی اصلی صورت پر دیکھا عدھا الیہ یقی اور جب آپ سے نبوت  
 ہوئے کہانت منقطع ہو گئی آسمان کی حراست کی گئی آپ کی مان باپ زندہ  
 ہو کر ایمان لائے مگر سدا سکی بغایت ضعیف ہو آپ سے وعدہ عصمت کا  
 لوگوں کے ہاتھ سے ہوا اور معراج ہوئی ہفت آسمان آپ کے لیے مختص  
 ہو گئے قاب قوسین تک قرب ہوا اور اوس جگہ تک پہونچے جہاں تک  
 کوئی نبی مرسل گیا اور نہ کوئی ملک مترب پہونچا ہے

شب معراج عروج تو زافلاک گزشت      بمقامی کہ رسیدی ز سرمد سیح نبی  
 سارے انبیاء آپ کے لیے زندہ کر دیے گئے اونکے ساتھ ناز پڑی جنت  
 و نار پر اطلاع دی گئی باری تعالیٰ کو دوبار دیکھا فرشتی ہمراہ آپ کے حاضر قتال  
 ہوئے آپ کو کتاب بلج سالکہ امی تھے لکھے نہ پڑھے  
 امی گویا بزبان فصیح      ازالہ آدم و نیم سیح

آپ کی کتاب حجۃ ثنیری تبدیل و تحریف سے باوجود مردود ہو کر محفوظ  
 رکھی گئی جو بکتاب میں تھا وہ مع ثنیری زائد اس کتاب میں ہی یہ جامع ہے  
 ہر شی کو مستغنی ہے اپنے غیر سے اسکا حفظ کرنا آسان ہے یہ قیامت تک کے  
 لیے حجۃ دائمہ باقیہ ہے ورنہ سائر انبیاء کے معجزات منقرض ہو گئے  
 نوع دوم وہ ہے جو مختص ہے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے آپ  
 مختص ہیں ساتھ صلت غنائم کے اور ساری زمین اس امت کے لیے مسجد ہے  
 ورنہ اگلی امتیں اپنی بیع و کناس و معاہدے میں نماز پڑھتی تھیں و وضو و تکبیر  
 بھی قول عام پر مختص با امت اسلام ہی یہ دونوں باتیں انبیاء کے لیے تخصیص  
 انکی امتوں کے لیے اور یہ امت مختص ہے ساتھ مجموع نماز پنجگانہ اور نماز عشا  
 کے اس نماز کو کسی نے نہیں پڑھا اسی طرح اذان و اقامت و افتتاح صلوات  
 بتکبیر اور تائین و رکوع مختص با امت ہی علی ما ذکرہ جماعة من المفسرین  
 سیطرح اللہ ربنا و لاک الحمد کہنا استقبال کعبہ کرنا صفوف نماز کا مثل صفوف  
 ملائکہ ہونا اسی طرح جماعت نماز و تحیت سلام و جمعہ و ساعات اجابت و عید اضحیٰ  
 و شہر رمضان اور شیطا میں کا اس ماہ میں مقید رہنا اور جنت کا مزین ہونا اور  
 بدبوئی و دھن صائم کا ریح مشک سے اطیب ہونا اور ملائکہ کا واسطے مومنین کے  
 استغفار کرنا یہاں تک کہ وہ اظفار کرین اور آخر شب رمضان میں مغفور ہونا اور  
 سحر کرنا اور فطر میں تعمیل بجالانا اور شب رمضان میں تاصبح اکل و شرب جماع کرنا

مختص ہے ساتھ اس امت کے ور نہ یہ کام اگلے امام پر بعد نوم کے حرام تھی  
 بلکہ صدر اسلام میں ہی لیلیۃ القدر کا ہونا کہا قالہ النوفی فی شرح المہذب  
 اور صوم عرفے کا کفارہ دو سال ہونا یہ حضرت کی سنت ہے اور روزہ عاشورہ کا  
 کفارہ یک سال ہونا یہ موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے باتون کا بعد طعام کے دہونا  
 یہ حضرت کی شرع ہے اور قبل طعام کے دہونا شرع تو ریت تھا اور وقت صید کے  
 استرجاع کرنا اور حوقلہ کسنا اور بھبھانا ور نہ اہل کتاب کے لیے شق تھی اور بھکرنا  
 ور نہ ان کے لیے فقط فزع تھا قالہ مجاہد وعکرمۃ عمارہ میں عذہ ہوڑنا یہ  
 سیاء ملائکہ ہے ازار کمر میں باندھنا اس امت کا خیر امم اور آخر امم ہونا سب امم  
 سامنے ان کے رسوا ہو گئے یہ کسی کے سامنے رسوا ہوئے اس امت کے دوام  
 اللہ کے نام سے مشتق ہوئے ایک مسلمین دوم مومنین ان کے دین کا نام اسلام  
 ٹھیرا اس وصف کے ساتھ بجز انبیا کے کوئی تصدیف نہوا تھا ان سے اضر  
 اوٹھالیا گیا جو اگلی امتوں پر رکھا گیا تھا اور بہت سی چیزیں جو اگلوں پر  
 شدید تھیں وہ ان کے لیے حلال کر دی گئیں اور کوئی حرج دین میں نہ پڑ رکھا گیا  
 خطا و نسیان کا سواخذہ اوٹھالیا گیا اور اکراہ و حدیث نفس سے درگزر ہوا  
 اور ارادہ سیئہ پر جبکہ او سکون کیا ایک حسنہ لکھا گیا اور کرنے پر فقط ایک سیئہ  
 ٹھیرا اور حسنہ ناکردہ پر ایک حسنہ اور کردہ پر دس حسنہ لکھے گئے سات سو بلکہ  
 زیادہ تک اور تو بہ میں قتل نفس اور قرض موضع نجاست مرفوع ہوا اور زکوۃ

کے درمیان میں ہوگا اور براق پر سوار ہونگے اور آپ کا نام موقف میں بچا را جائیگا اور سب سے پہلے موقف میں آپ ہی کو کپڑا پہنایا جائیگا یہ عظیم جنت ہوگا اور آپ جانب راست عرش کے کھڑے ہونگے مقام محمود میں کوا، حمد آپ کے ہاتھ میں ہوگی آدم اور سب کے سب نیچے اوس لوار کے ہونگے آپ امام نبیین ہونگے اور اونس کے قائد و خطیب اور سب سے اول آپ ہی کو حکم ہوگا کہ نریکا ہوگا اور سب سے پہلے آپ ہی سر اوٹھائینگے اور اول ناظر الی اللہ اور اول شافع و شفیع ہونگے اور شفاعت عظمیٰ فصل قضائین کریں گے اور ایک قوم کے شفیع دربارہ ادخال جنت بغیر حساب ہونگے اور جو لوگ مستحق ناریکا ہوں انکی شفاعت بابت عدم دخول ناریکا کے فرمائیں گے اور کچھ لوگوں کی شفاعت بمقدمہ رفع درجات کے جنت میں کریں گے اور اطفال شکرین کے شافع دربارہ عدم تعذیب ہونگے اور سب سے پہلے آپ ہی پلصراط سے گزر کریں گے اور آپ کے ہر سوی سر و چہرے میں ایک نور ہوگا باقی انبیاء کے لیے دو دو نور ہونگے اور اہل جمع کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں کہ آپ کی صاحبزادی یعنی فاطمہ علیہا السلام پلصراط سے گزر کر جائیں اور سب سے اول آپ ہی دروازہ جنت کا ٹھونکیں گے اور سب سے اول آپ ہی داخل جنت ہونگے ۵ رواق منظر چشم من آشیاء است کرم نادر و فرود آ کہ خانہ خازن است پہر آپ کی است داخل ہوگی آپ مختص ہیں ساتھ کوثر و وسیلہ کے یہ ایک اعلیٰ مرتبہ

ہر جنت میں اور قوائم آپ کے منبر کے گیسوی جنت ہونگے آپکا منبر ایک قلعہ  
 جنت پر ہوگا دریاں آپ کے منبر و قبر کے ایک روضہ ہر ریاض جنت سے  
 حضرت سر کوئی گواہ تبلیغ پر ناگجا جائیگا اور سائر انبیاء سے گواہ مطلوب ہونگے  
 ہر سبب نسب دن قیامت کے منقطع ہو جائیگا مگر آپ کا سبب نسب آپ کی امت  
 دن قیامت کے آپ ہی کی طرف منسوب ہوگی اور ام سائر انبیاء طرف انبیاء کے  
 منسوب نہ ہونگے اور دن آپ کے نسب سے انتفاع حاصل ہوگا باقی انساب سے  
 کچھ انتفاع نہ ہوگا واللہ اعلم نوع چہ ارم وہ ہو جو مختص ہو ساتھ آپ کے آپ کی  
 امت میں دن آخرت کے حضرت کی امت سب اہل مہم سے اول زمین سے ہر ایک کی  
 اور او کی پیشانی اور ہاتھ و پاؤں آثار وضو سے چلتے دکتے ہونگے اور وقف  
 میں ایک اونچے ٹیلے پر ہوگی اور اس کے لیے دو نور ہونگے مثل انبیاء کے  
 اور اس کے غیر کے لیے نہ ہوگا مگر ایک نور ان کے لیے سیما ہوگا ان کے چہرہ میں  
 اثر سجود سے اور داہنے ہاتھ میں کتاب دیے جائیگی اللہ نے اس امت کے  
 عذاب کی دنیا ہی میں تعجیل کی اور برزخ میں تاکہ قیامت میں گناہوں سے  
 محض پاک صاف ہو کر آئیں اور قبر زمین گناہ لیکر گھسیں اور جب زمین سے  
 نکلیں تو گناہوں سے مٹ کر صاف ہوں سبب استغفار کرنے مومنین کے  
 واسطے ان لوگوں کے و لہما سعت و ماسعی لہا اور اسے پہلوں کو لیے  
 اوتا ہی ہر جو سعی خود ادا نہوں نے کی ہر قالہ عکرمہ اور انکا فیصلہ قبل جملہ

خلالتک کے ہوگا انہیں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے  
 نوع پنجم وہ ہے جو مختص بواجبات ہو یا میں یہی حکمت ہے کہ قرب و منزلت  
 و درجہ زیادہ و بلند ہو حضرت مختص تھے ساتھ وجوب نماز صبحی و وتر و تہجد  
 و سواک و اضحیہ و مشاورت کے علی الاصح اور ساتھ دو رکعت فجر کے الحث  
 فی المستدرک وغیرہ اور ساتھ غسل جمعہ کے کماورد فی حدیث ضعیف  
 اور ساتھ قضاء دین کے طرف سے مسلمان میت کے جو تگدرت و قرضدار  
 مر گیا ہو علی الصبح اور بعض نے کہا کہ یہ قضا دین بطریق تکریم کے فرماتے تھے  
 اور جب کوئی شہید دیکھتے اور پسند آتی فرماتے لیسک ان العیش عیش الاخرة  
 اس وجہ کو روضہ میں حکایت کیا ہے اور فرض نماز کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب  
 تھا کما ذکرہ الماوردی وغیرہ اور آپ صوم و صلوٰۃ و سائر احکام ساقط نہ ہوتے  
 تھے کما فی زوائد الروضة عن القفال و جزم بہ ابن سبعین و فی شرح ششم  
 وہ ہے جو مختص بحرمات ہے حضرت پر زکوٰۃ و صدقہ حرام تھا اور صدقہ تطوع میں  
 دو قول ہیں کذا نقل عن مغلطائی اور آپ کی آل پر بھی زکوٰۃ حرام ہو یعنی  
 گو سید ہے کسی سید کو کیون نہ سے چہ جای غیر بعض نے کہا صدقہ بھی حرام ہے  
 و علیہ المالکۃ اور آپ کے سوا کی آل پر بھی اصح اقوال میں و تحریر میں علی  
 زکوٰۃ ہونے کے آپ کی آل پر قول صح میں اور صرف کرنا نہ زکوٰۃ کفارات کا  
 انہر اور کھانا قیمت کسی شخص کی ولد اسمعیل سے و رد بہ حدیث فی السند



اسی طرح سن واسطے استکثار کے اور دراز کرنا آنکھ کا طرف استعہ مردم کے  
 اور نکاح کرنا کتابیہ سے بعض نے کہا بلکہ کنیز بنانا اونکا اور نکاح کرنا کنیز مسک سے  
 اور اگر فرضا کسی کنیز سے نکاح کرتے تو اوکی اولاد آزاد ہوتی اور اوکی قیمت  
 لازم نہ آتی اور اسدم آپ کے حق میں خوف عنت مشترط نہوتا اور نہ فقہ کمال  
 اور آپ کو ایک سے زیادہ نکاح کرنا اختیار تھا امام محمد میں کہتے ہیں اگر نکاح  
 غر آپ کے حق میں بقدر کیا جاے تو اس سے قیمت و ولد لازم نہیں آتی ہے  
 ابن الرفعہ نے کہا و فی قصورہ ذلک فی حقہ نظر نوع ہفتہ وہ مباحات ہیں  
 جسکے ساتھ آپ مختص تھے جیسے ٹھہرنا مسجد میں بجاالت جنابت اور بجاالت خلعت  
 ہے اور نکست نہوتا وضو کا سو جانے سے لیٹ کر اور نہ لمس نہ و ذکر سے فی  
 احد الوجهین اور اباحت نماز کی بعد عصر کے اور اباحت نظر کی طرف اجنبیہ کے  
 اور خلوت ساتھ اسکے اور چار سے زیادہ نکاح کرنا اور یہی شان انبیاء کی تھی  
 اور نکاح کرنا بلفظ ہبہ اور بلا مہر ابتداء و انتہاء اور بلا ولی و بلا شہود و احوال  
 احرام میں اور بغیر رضا و زن کے اگر کسی زن خالی کے نکاح میں اغب ہوتے  
 تو اسکو اجابت لازم ہوتی اور غیر پر خطبہ کرنا اسکا حرام ہوتا یا بیابھی عورت  
 سے نکاح کرنا چاہتے تو زوج پر طلاق دینا واجب آتا اور آپکو پہونچتا تھا جس  
 عورت کا چاہیں جس شخص سے نکاح کر دین بغیر اسکے اذن اور اذن لی زن  
 کے یا جس سے چاہیں خود بغیر اذن زن اور اسکے ولی کے اپنا نکاح کر لین

اور صغیرہ پر اجبار کرین مگر نہ اپنی لڑکیوں پر چنانچہ دختر عم خود حمزہ کا نکاح کر دیا  
 باوجود موجود ہونے عباس کے اور اقرب پر تقدیم کی اور ام سلمہ سے کہا اپنے  
 بیٹے کو حکم دے کہ وہ تجھے بیاہ دے چنانچہ بیٹے نے نکاح ام سلمہ کا حضرت سے  
 کر دیا اور وہ اس دن صغیرہ تھا اور اس نے بیاہ حضرت کا زینب سہری کو دیا حضرت  
 اوپر داخل ہوئے بتزوج خدا بغیر عقد کے روضہ میں اس جگہ یہ عبارت بولی کہ  
 وكانت المرأة تطل له بتخليل الله وراكلوهو نجتا تها کہ نکاح معتدہ کا غیر سے  
 کر دین فی وجہ حکماء الرافعی اسی طرح جمع کرنا دو خواہر و عمہ و خالہ کا فی  
 احد وجہین اور جمع کرنا زن و مادر زن کا فی وجہ حکماء الرافعی اور آپ نے  
 اپنی کنیز آزاد کر دی اور یہی عتق او کا مہر مقرر کیا اور قسم کو در بیان اپنے  
 ازواج کے ترک کر دیا فی احد وجہین و هو المختار اور آپ پر کچھ نفقہ ازواج  
 کا واجب نہ تھا فی وجہ کا نھرا اور اگر واجب کہیں تو مستقدر نہ تھا اور آپ کا  
 طلاق دینا تین طلاق میں منحصر تھا فی احد وجہین اور اگر حصر مانیں تو آپ کو  
 حلال تھی بغیر محلل کے اور بعض نے کہا ابد اطلاق نہ تھی اور آپ کو پہونچتا تھا کہ بعد  
 ایک زمانے کے اپنے کلام میں استثناء کرین اور آپ کو فتویٰ دینا اور حکم کرنا  
 حالت غضب میں مکروہ نہ تھا ذکرہ النودی فی شرح مسلم اور جس کو چاہتے  
 دعا بلفظ صلوة دیتے اور کہو نہیں پہونچتا کہ ہم بخیر نبی یا ملک کے کسی پر صلوة  
 کہیں اور آپ نے طرف سے امت کے قربانی کی اور کسی کو کسی کی طرف سے

بغیر اسکے اذن کے قربانی کرنا درست نہیں ہے اور آپ قبل قتح کے زمین  
 جاگیر میں دے دیتے تھے اسلیے کہ اس نے آپ کو ساری زمین کا مالک کیا تھا  
 امام غزالی رح نے فتویٰ کفر کا دیا ہے اس شخص کے حق میں جو اولاد میں دے  
 گا او کی جاگیر میں معارضہ کرے اور کہا ہو کہ انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کان یقطع ارض الجنة فارض الدنيا اولی نوع ہر قسم وہ کرامات و فضائل  
 ہیں جنکے ساتھ آپ مختص تھے آپ پس پشت سے ویسا ہی دیکھتے تھے  
 جیسے سامنے سے اور رات و نائین شل دن کے دیکھتے آپ کا تھوک آب شور  
 کو شیرین کر دیتا اور شیر خوار کے لیے غذا ہو جاتا آپ کی بغل سفید تھی تغیر لونی  
 نہ تھی اوسمین بال نہ تھے کبھی آپ کو جامی نہ آئی نہ کبھی احتلام ہو ایسی شان ہے  
 انبیاء کی ان ہرہ امر میں آپ کا پسینا مشک سے زیادہ پاکیزہ تر تھا جب ساتھ  
 کسی دراز قد کے چلتے دراز معلوم ہوتے جب بیٹھتے آپ کا دوش  
 سب کے دوش سے اعلیٰ ہوتا آپ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ دھوپ چاندنی  
 میں سایہ آپ کا نظر آتا اور نہ کھی آپ کے کپڑے پڑتے تھے اور نہ جون آپ کو ستانی  
 جب چلتے زمین ہٹ جاتی جلع و بطش میں قوت چالیس مرد کی عطا ہوتی  
 انفس قطع کرتے ہیں فضلت علی الناس باربع بالساحة والشجاعة و کثرة الجمع  
 و شدۃ البطش کذا فی سیدۃ مغلطائی آپ کی قضاء حاجت کا اثر دیکھا نہ گیا  
 بلکہ زمین او سکو گل جاتی تھی و کذا لک لہ انبیاء علیہم السلام رات کو بھوکے تھے

صبح کو طاعن و شتہ اسد آیکو نبوت سے کھلا تا پلا تا قبر میں آیکو ضغطہ نہوا و کذا  
 الانبیاء حال انکس ضغطہ سے کوئی صلح وغیرہ سالم نہیں رہتا ہی اور نہ سلع  
 آپکا جسد کھا سکتے ہیں و کذا لک الانبیاء اور کسی مضطر کو کھانا میتہ نبی کا  
 جائز نہیں ہے اور آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر لو کے  
 اذان و اقامت کے ساتھ و کذا لک الانبیاء و لہذا یہ بات کسی ہی کے لکپی  
 ازواج پر عدت نہیں ہے اور آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو صلاۃ و صلیز  
 آیکو پہنچاتا ہے اللہ صلی علی سیدنا محمد و علی الدوبارک وسلم اعمال اس کے آپ پر عرض کیے  
 جاتے ہیں آپ امت کے لیے تنفکار کرتے ہیں اور مصیبت آپ کے موت کی ساری  
 امت کے لیے عام ہے قیامت تک جسے آیکو خواب میں دیکھا اور سچ چرچ  
 دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا ہر شکل نہیں ہو سکتا ہی اور جسکو آپ خواب میں کچھ  
 حکم کریں اوپر مثال امر واجب ہے فی احد و جہین اور دوسری وجہ میں  
 مستحب ہے میں کہتا ہوں یہ جب ہی کہ وہ امر خلاف امر ظاہر شرع نہ ہو ورنہ  
 فہم ناظم میں خطا ہوگی نہ ارشاد نبوی میں اور قرات کرنا احادیث آنحضرت کو  
 عبادت ہے اور سپر ثواب ملتا ہی اور آپکی صحبت ثابت ہے واسطے اس کے جو تہ  
 آپ کے مجتمع ہوا اگرچہ ایک لمحہ ہو بخلاف تابہی کے ساتھ صحابی کے کہ غیر مل  
 زمن کے نزدیک اہل اصول کے ثبوت صحبت کا نہیں ہوتا ہی اور فرق عظم منصب  
 نبوت و نور رسالت ہے حضرت کے معجز گاہ پڑنے سے اعرابی جلف نہایت

ہو جاتا تھا اور آپ کے سارے اصحاب عدول تھے اور میں سے کسی ایک  
 کی عدالت سے بحث نہیں کی جاتی ہے جس طرح کہ سارے رواۃ سے بحث کی جاتی ہے  
 اور عورتوں کو حضرت کی زیارت کرنا مکروہ نہیں ہے جس طرح کہ سائر قبور کی زیارت  
 کرنا مکروہ ہے بلکہ یہ زیارت مستحب ہے کما قالہ الراغبی فی نکتہ اور جو آپ کی  
 مسجد میں نماز پڑھے وہ جانب یسار نہ تھو کے جس طرح کہ سائر مساجد میں سنت عمر  
 اور تقدیم کرنا آپ پر اور بلند کرنا آواز کا آپ کی آواز پر اور چلا کر بولنا اور ورا  
 حرات سے آپ کو پکارنا اور دوسرے آپ کو بلانا حرام ہے اور محبت آپ کے اہل بیت  
 واصحاب کی واجب ہے اور توبہ آپ کی قاذف ازواج کی مقبول نہیں کما  
 قالہ ابن عباس وغیرہ اور کسی نبی کی عورت حرام کار نہ تھی اور اولاد آپ کی  
 دختروں کی طرف آپ کی منسوب ہوتی ہے اور آپ کی بیٹیوں پر اور بیاہ کرنا  
 نجاسیہ اور جو کوئی آپ کا صہر جانین سے ہے وہ نارمین نجاسیگا فی ہذا  
 المقدار کفایۃ لا ولی الا بصار وقد جمع بعض خصائصہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم السیوطی فی انموذج اللیب فی خصائص الحبیب رہو دلائل نبوت  
 آنحضرت جو کتب سالفین میں جیسے تہذیب و انجیل سوان و دلائل کی خبر علماء  
 ثقات یہود و نصاری نے جو اسلام لائے تھے دی ہے جیسے عبد اللہ بن سلام  
 و کعب اجار و اسید یہ لوگ منجملہ علماء یہود کے تھے اور بحیرہ و نسطور و احلم و حسان  
 بصری و مضاطر و اسقف شام و جارد و سلمان فارسی و نجاشی و اساقف

نجران وغیر ہم یہ نصاریٰ تھے اور اسلام لائے اور ہر قتل و مباحثہ و مر  
 عالم نصاریٰ و مقوقس صاحب معمر آپ کی نبوت کا اعتراف کیا کعبہ  
 کہتے ہیں ہم تو ریت میں یہ بات لکھی پاتے ہیں محمد رسول اللہ عبد مختار  
 لا ظ ولا غلیظ ولا خباب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة السیئة ولكن  
 یعفو ویغفر امته الحمادون یکبرون اللہ فی کل نجد و یحمدونه فی کل منزل  
 رعاة للشمس یصلون الصلاة اذ اجاء وقتها یا تزررون علی انصافهم  
 ویقوضون علی اطرافهم منادیہم ینادی فی السماء صفحہم فی القتال و صفہم  
 فی الصلوة سواء لہم دوی فی اللیل کدوی الخل مولدہ بمکة و مهاجرته  
 بطابقہ بالشمام اسکو بعض نے مصابیح سے نقل کیا ہے عبد اللہ بن سلام  
 کہتے ہیں ہم رسول خدا کی صفت تو ریت میں پاتے ہیں یا ایہا النبی انارسلنا  
 شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک  
 المتوکل لست بفظ ولا غلیظ ولا خباب فی الاسواق ولا تدفع السیئة بالسیئة  
 ولكن تعفو و تغفرون اقبضت حتی اقیم بک الملة العوجاء بان یقولوا  
 لا الہ الا اللہ و افتح بک اعینا عمیاء و اذ اناصنا و قلنا باغلفنا کذا ذکرہ البیہقی  
 فی دلائل النبوة و دوسرے لفظ عبد اللہ بن سلام کا یہ ہے کہ جزہ آخر میں جس پر تو ریت تمام  
 ہے وہ ایک آیت ہے ترجمہ او سکا عربیت میں یوں ہے کہ اچھا اللہ سوا ہر مین  
 کہما ہر تجلی اللہ من طور سینا و اشرف من ساعیر و استعلن من جبال فاران

یہ نام عبرانی ہے اور یہ بنی ہاشم کے پہاڑ میں کہ انجین سے ایک پہاڑ میں حضرت  
 عبادت کرتے تھے اور اسی میں ابتدا وحی کی ہوئی تھی اور یہ تین پہاڑ ہیں ایک  
 ابو قیس دوسرا قعیقان تیسرا حرابیہ شرقی فاران و منفتح اور سکاہر قعیقان سے  
 ملا ہوا طرف بطن وادی کے گکوہ شعب بنی ہاشم ہے اور ایک قول میں وہی  
 سولہ نبوی ہے ابن قتیبہ نے کہا اسمین کہ یہ غموض نہیں ہے اس لیے کہ مراد ان کتاب  
 و نور خدا کا ہو کہ قال تعالیٰ فاتاھم اللہ من حیث لم یحسبوا ای اتاہم اسہ  
 اہل علم کہتے ہیں مسلمان و اہل کتاب کے درمیان اس امر میں کچھ اختلاف نہیں ہے  
 کہ فاران کہہ کر اور مراد اس سے انزال قرآن کا ہو حضرت پر اور ظاہر ہونا امر  
 و شریعت نبوی کا و امداعلم تنجید لائل نبوت کے ایک یہ ہو کہ درمیان ہر دو کتب  
 حضرت کے مہر نبوت تھی اور منجملہ بشارت کے یہ ہو کہ ابی بن کعب نے کہا کہ جب  
 تبع مدینے میں آیا اور قبائیل و تہذیب یہود کو بلایا اور کہا کہ میں اس شہر کو ویر  
 کر دوں گا یہاں تک کہ اس جگہ یہودیت قائم نہ رہے اور رجوع امر کا طرف دین عرب  
 کے ہو جائے ماثمول یہودی نے کہا اور وہ اس دن اعلم یہود تھا ای بارش  
 یہ وہ شہر ہے کہ ایک نبی کا ولد اسمعیل سے ہجرت گاہ ہو گا وہ نبی کے میں پیدا ہو گا  
 اور کا نام احمد ہو گا یہ اس کا دار الحجۃ ہے اور یہ جگہ جہان تم اور تری ہواں جگہ  
 اس کے اصحاب میں ایک بڑا قتل و جراح ہو گا تبع نے کہا اس نبی سے کون  
 مقاتلہ کر گیا حالانکہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ وہ نبی ہو گا ایک قوم طرف اس کے

چکر آئیگی اور اوس سے قتال کریگی جگہ میں کہا اوسکی قبر کس جگہ ہوگی  
 کہا اسی شہر میں کہا اگر اوس سے لڑائی ہوئی تو شکست کسکی ہوگی کہا کبھی وہ  
 غالب ہوگا اور کبھی وہ مغلوب ہوگا اور اسی جگہ جہاں تم ہو اوسکا غلبہ ہوگا  
 اور اوسکے اصحاب متاثر کریں گے اور مارے جائیں گے پھر اوسو اطن بد قبال  
 کریں گے پھر عاقبت اوس کے لیے ہوگی وہ غالب آئیگا کوئی اسل امر میں دوس  
 سنا زعت نہ کریگا کہا اوسکی صفت کیا ہے کہا ایک مرد جو نہ قصیر نہ طویل اوسکی  
 آنکھوں میں سرخی ہوگی اونٹ پر روار ہوگا اور شملہ لٹکائے ہوگا تنوار اوسکی  
 بالائی دوش ہریگی کچھ پروانہ کریگا اوسکی جو اوس سے ملیگا ہائی ہو یا بن عم  
 یا عم یہاں تک کہ اوسکا امر غالب آئے تب نے کہا اب مجھ کو کوئی راہ طرف اس شہر  
 کے نہیں ہے اور اسکا ویران ہونا میرے ہاتھ پر نہ ہو سکیگا پھر تیج وہاں سے  
 چلا گیا شیخ محمدی الدین رح نے محاضرات و مسامرات میں کعب احبار سے ایک عیت  
 طویل نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ کعب نے ایک جبرہو و سو چند سوالات  
 بابت صفت آنحضرت اور آپ کی امت مرحومہ کے جواب دہ تو ریت قسم دیکر کہنے  
 اوسنے اون سب اوصاف کے موجود ہونے کا تو ریت میں اقرار کیا اور سوئی  
 علیہ السلام نے کہا تھا یا رب اجعلنی من امة محمد انتی اس امت کو چاہیے کہ  
 اس نعمت کی قدر قیمت سمجھیں کہ اللہ نے انکو ملت اسلام میں پیدا کیا جسکی ثنا  
 انبیاء اولوالعزم کر چکے ہیں قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا



## فضل بیان میں اسماء و القاب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت کے اسماء شریف بہت ہیں بعض قرآن میں آئے ہیں اور بعض احادیث میں اور بعض کتب سالفہ میں کثرت اسماء کی دلیل ہوتی ہے شرف مسمیٰ پر اور اسمیں اختلاف ہو کہ اسم عین مسمیٰ ہوتا ہو یا غیر مسمیٰ قرآن میں ۲۸ نام آئے ہیں اور حدیث میں ۱۲ نام اور کتب انبیاء میں ضحوک و حمیاطا یا حمیاطا واحد و تباریط و فار قلیط متواہب میں کہا ہو حمیاطا کے معنی ہیں حامی حرم از حرام و موطیٰ حلال آحید کے معنی روکنے والا امت کا نار جہنم سے تخطیا یا معنی حامی حرم ہے آحید توریت میں آیا ہو اور فار قلیط بقاء و بقاء ہر دو اسمیل میں معنی روح احق یا فارق بین احق و الباطل بالجملہ اکثر اسماء صفات میں اور اطلاق اسم کا اونپر مجاز ہے فرمایا میرا نام محمد و احمد و احی ہے کہ بسبب میرے اللہ کفر کو محو کر گیا اور حاشر ہے کہ سب سے پہلے میں ہی محشور ہو گا اور عاقب ہو کہ بعد میرے کوئی نبی نہ ہو گا دوسری روایت میں مقفیٰ و نبی التوبہ و نبی الرحمة و نبی المہمہ آیا ہو اور اللہ نے آپ کا نام بیشیز نذیر رؤف رحیم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد و احمد و طہ ویش و منزل و نذر و عبد اللہ و منذر قرآن میں بتایا ہو و اسماء دیگر نیز علمائے فکر کیے ہیں یہ سب اسماء آپ کے صفات بکرت آیات ہیں حسین بن محمد و اسمانی نے کتاب شوق العروس و النس النفوس میں احباب

سے نقل کیا ہو کہ نام حضرت کا نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم ہو اور نزدیک  
اہل نار کے عبد الجبار اور نزدیک اہل عرش کے عبد الحمید اور نزدیک اسرار ملک کے  
عبد الحمید اور نزدیک انبیاء کے عبد الوہاب اور نزدیک شیطان کے عبد القہار  
اور نزدیک جن کے عبدالرحیم اور جہاں میں عبد الخالق اور برہمن عبد القادر  
اور سحر میں عبد الہیم اور نزدیک جیٹان کے عبد القدوس اور نزدیک ہوام کے  
عبد الغیاث اور نزدیک وحوش کے عبدالرزاق اور نزدیک سباع کے عبدالسلام  
اور نزدیک بہائم کے عبد المومن اور نزدیک طیور کے عبدالغفار اور توریت میں  
سوزموز اور انجیل میں طاب طاب اور صفت میں عاقب اور زبور میں فاروق  
اور نزدیک امہ کے طہ ویس اور نزدیک مومنین کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
ذکر ہذا کلام القسطلانی فی المواہب و ذکر فیہ من الاسماء والالقاب  
والکنی ما یزید علی اربع مائۃ قال ابن دحیۃ اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تقریب من الثلاث مائۃ وانھا بعض الصوفیۃ الی الف التثنی کتاب الجواز واصلات  
مشتمل ہے ذکر اسماء الہی واسماء رسالت پناہی وغیر ذلک پر مع بیان معانی اسماء  
ومعانی او کی طرف رجوع کرنا مفید مزید علم ہے اسے القاب آنحضرت ص  
یہ بھی بہت بہن جیسے صاحب البراق وصاحب التاج مراد تاج سر عامیہ ہے  
کیونکہ عام تمجیدان عرب میں اور صاحب المعراج اور صاحب المروۃ والغلیل و  
صاحب انعام صاحب الخوض المورود والقام المحمود وصاحب الوسیلۃ وصاحب الشفیعۃ

صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم  
صلی اللہ علیہ وسلم

وسید ولد آدم وسید المرسلین وخاتم النبیین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین الی غیر  
ذلک اور کنیت مشورہ آپ کی ابوالقاسم عرب اکبر اولاد پر کنیت رکھتے تھے

## فصل در ذکر مین بعض شمائل کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد سفید رنگ سرخی آسینہ تھے در میان ہر دو  
شانے کے قدرے بچہ تھا موئی سر زمرہ گوش تک پہنچتے تھے حد پیر تک  
نہیں پہنچتے تھے سر و شیش میں کوئی مین بال سفید ہونگ چہرہ مبارک مثل  
ماہ نیم ماہ کے چمکتا تھا نیک تن معتدل بدن تھے خاموش ہوتے تو مہابت  
و بزرگی ظاہر ہوتی بات کرتے تو لطف و ناز کی نکتی دوسرے جو کوئی دیکھتا  
جال و زناکت پاتا پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا شیرین گفتار  
کشادہ پیشانی و راز و بار یک ابرو غیر پیوستہ بلند بینی نرم رخسار کشادہ دہان  
روشن دندان تھے در میان ہر دو شانے کے مہر نہوت تھی آپ کا و اصف کتباہی  
کہ مینے کوئی شخص آپ کی طرح کا آپ سے پہلے اور آپ سے بچے نہیں دیکھا شیخ ابن حجر  
مکی نے شرح شمائل میں لکھا ہو جسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی رح نے ترجمہ شکوۃ  
میں اسطرح کیا ہو کہ از تمام ایمان بانحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ عطا کنند  
کہ جمع نشود و در ظاہر صورت هیچ آدمی از حسن لطافت انچہ جمع شدہ در وی نہانکہ  
جمع نشود و در باطن ہریت هیچ کی از فضل و کمال انچہ جمع شدہ در وی نہانکہ

ظاهر عنوان باطن است وحد و ضابطه در وصف وی صلی الله علیه و آله وسلم است  
که هر چه جز مرتبه الوهیت است از فضل و کمال همداوراثت است و هیچ کس  
کامل تر از وی و مساوی با وی نیست انت

یا صاحب الجلال و یا سید البشر      من وجهک المنیر لقد نود القمر  
لا یمکن الشناء کما کان حقّه      بعد از خدا بزرگ توئی قصه قصه  
اسد الناب و غیره مین بذیل علیه شریف یا الفاظ گفته مین که کان رسول الله صلی  
الله علیه و آله وسلم فحما فحما یتلا و وجهه تلاق القمر لیلۃ البدن الطویل  
من المربع و اعظم من المشدب عظیم الهامة رجل الشعر لا یجأ و زشعره  
شعرة اذنه ازهر اللون لیس بالابيض الا محق و لا بالادم سهل الخدين  
لیس بالطویل الوجه و لا بالکلام واسع الجبین ارج الحواجب سواغ من غیر قرن  
بینهما عرق یدره الغضب اقنى العزیز له نور یعلمه بحسبه من لم یتأمل  
اشمکت اللحیة ادع ضلیع القم اشنب فلیح الاسنان دقیق المسرعة کان  
عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق بادیا متاسکا سواء البطن  
والصدر عریض الصدر بعید ما بین التکبیین جلیل الکتدین بین متکبیه خاتم  
النوبة و هو شامة سوداء تضرب الی الصفرة حولها شعرات متراکمة کافا  
من عرف فرس ففهم الکرا دیس انور المتجرع موصول ما بین اللبة و السرقة لشعر  
یجرع کخط ما ری الشدیین و البطن اشعر الذراعین و التکبیین و اعالی الصدر

طویل الزندین حسب الراحة شتن الکفین والقدمین سائل بالاطراف خصان  
 الاخصین مسیح القدمین بنوعهما الماء اذا زال زال ثقلهما یخطو تکفوا  
 ویمشی هو ناذ ریح المشیه کأنما ینحط من صلب واذ التفت التفت جمیعاً  
 من رآه بدیهة تهابه ومن خالطه معرفة احتبه خافض الطرف نظره ال  
 الارض اطول من نظره الی السماء جل نظره الملاحظة لیسوق اصحابه یبدأ  
 من لقیه بالسلام متواصل الاخران دائم الفکر لیس له راحة لا یطق فی  
 غیر الحاجة طویل السکوت یفهم الکلام ویختمه بسم الله ویکمل بجوامع الکلم  
 فصلاً لا فضول فیہ ولا یقصر دمثاً لیس بالجاحف ولا الیهین یعظم النعم  
 وان دقت لا یدم شیئاً منها ولا یدم مذاقاً ولا یمدحه ان اعجبه اکل ولا  
 یاکل باصابعه الثلاث وربما استعان بالاربع ویلعق اذا فرغ الوسطی قالنی  
 تلہا فالاهام ولیشرب فی ثلاثة انفاس مصاً لاعیاناً عدا او شرب قائماً یا کل  
 ما وجد ولا یتکلف ما فقد واذ الیجد شیئاً صبر حتی شد الحجر علی بطنه وطوی  
 الیالی المتابعة الفاظ حلیم شریف کا ترجمہ گز گیا بقیۃ الفاظ کا خلاصہ یہ ہو کہ  
 بال سید ہر تے واڑ ہی گھنی تھی گردن جیسے ہاتھی دانت صفای سیمین بدن  
 تنہا ہوا شکم وسینہ برابر سوڈ ہے ہماری بہر کم دست و بازو موسی دار قتیل چوڑ  
 او گلیان لہنی چال نرم و تیز جو دور سے دیکھے ڈرے جو پاس آئے ملے جلے  
 دوست رکھے آسمان کی نسبت طرف زمین کے زیادہ نظر رکھتے ابتدا بسلام

کرتے بے حاجت نہ بولتے آغاز و انجام کلام جملہ سے کرتے کلمات جامعہ  
 فرماتے نعمت کی غفلت کرتے اگرچہ ذرا سی ہوتی مژدہ طعام کی ذمہ و منح نکرتے  
 جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے تین اونگلیوں سے کھاتے کبھی چوتھی اونگلی  
 ملائے تین سانس میں پانی پیتے چوس چوس کر نہ غٹ غٹ کھانے کے بعد  
 اونگلیاں چاٹ لیتے جو ملتا وہ کھاتے تکلف منفقہ و ذکر تے نہ ملتا تو کبھی شب  
 فاقہ کرتے پیٹ پر پتہ بازہ لیتے بیان حلیہ میں فی الحال سا کہ بلوغ اعلیٰ  
 بحرۃ اعلیٰ لکھا گیا ہے بعض شعراء معاصرین نے اسکو نظم کیا ہر مع زیادت  
 اور شامل ترمذی جامع جملہ خصال و خلالات نبوت ہر آپ نے نیا کے لیے کبھی غصہ  
 فرماتے اور نہ اپنی جان کے لیے انتصار کرتے اور ساری کف دست و اشارہ  
 کرتے غصے میں مونہہ پیر لیتے خوشی میں آنکھ بند کر لیتے بڑی ہنسی آپ کی ہی  
 مسکراتا تھا اور اکثر طعام کھجور نہ کبھی میدہ کھایا اور نہ میز پر بلکہ دسترخوان پر  
 اور کبھی کھانا زمین پر رکھ کر کھاتے تکیہ لگا کر نہ کھاتے فرماتے میں کھانا ہونے سے  
 بندہ کھاتا ہوں اور بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھتا ہوں اور یہ بات کچھ تنگی کی راہ نہ تھی  
 بلکہ خود اختیار کی تھی گوشت دست کا پسند تھا کہ و کو دوست رکھتے اور جو آب  
 رکابی سے لیکر کھاتے نیز بقلہ اعتقاد و غسل و حلوے کو دوست رکھتے فاکتہ میں  
 انگور و خربزہ محبوب تر تھا غزالی نے کہا ہے کہ خربزہ کو شکر و نان کے ساتھ کھاتے  
 اور دونوں ہاتھ سے استغاثہ کرتے اتنے اور بعض اطمہ کا ضرر بعض سے

دور فراتے مثلاً تمر کو زبرد سے اور بطخ و قنا کو رطب کو کھاتے اور تنہا نہ کرتے  
 اور تنہا نہ کھانے سے منع فرمایا ہے اور جو پاتے پہنتے اور اکثر ایک ہی کپڑا  
 پہنتے اور کرتا نہ لگاتے اور نہ ازار بلکہ دونوں کو نصف ساق تک رکھتے  
 اور آستین پہنچے تک ہوتی اور کرتا دوست تر تھا اور عمامہ آپ کا نہ بڑا ہوتا  
 نہ چھوٹا سناوی سے کمالہ بختر فی طول لکھو عرضہ امینی اور آپ نے عمامہ سفید  
 و سیاہ و زرد و باندہا ہے اور اکثر سفید ہوتا اور عمامہ کا دنبالہ غالباً چھوڑتے یعنی  
 در میان ہر دو دوش کے اقل مقدار چار انگشت اور اکثر ایک ہاتھ ہوتا اور  
 عمامہ بالائی کلاہ ہوتا اور کبھی بے کلاہ اور کبھی کلاہ بلا دست ہوتی اور آپ  
 اکثر تعلق کرتے اور پاجامہ خرید کیا تھا اور زرد رنگ زیادہ پسند خاطر خاطر  
 اور اکثر سری سیم پہنتے جس کا نگینہ بھی چاندی کا ہوتا یا عقیق مین کا اور دست  
 چپ مین رکھتے مگر اکثر خاتم دست راست مین ہوتی نگینہ جانب کف ہوتا  
 نقش خاتم محمد رسول اللہ تہا تین طر مین فرش چہرے کا تھا او مین چال کھجور کی  
 بہری تھی کبھی حصیر پر سورتے کبھی زمین پر عطر کو دوست رکھتے سرمہ وقت  
 خواب کے لگاتے ہر آنکہ مین تین سلائی سرمین تیل ڈالتے موسیٰ شارب کرتے  
 اسی طرح طول و عرض ریش سے کچھ لیتے اور وارثی مین لنگی پانی لگا کرتے  
 اور بے ذکر خدا کے اونٹے بیٹھے نہیں اور مجلس مین جس جگہ تک پہنچتے  
 وہیں بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم کرتے آپ کا مجلس یہ گمان نکر تا کر

۴۰  
 بیان ایک سیر  
 مین نہ حمل کی  
 سیر کستل و  
 زبان کھجور

اوس سے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے بزرگتر ہر شخص کا کام کو دیتے ایسی  
 بات کہتے جس سے وہ خوش ہوتا سب کے لیے بمنزلہ پدر کے تھے اور سب  
 لوگ حق میں نزدیک آپ کے برابر تھے مجلس شریف حلم و حیا و صبر و امانت  
 سنی سامنے آپ کے کوئی چلاتا نہ تھا دائم البشر سهل الخلق لیس البجانب تھے  
 نہ بد مزاج نہ سخت طبع نہ شورا فکرن نہ بدگو نہ عیب چین کسی امیدوار کو بایوس  
 نہ کرتے مزار و اکثار و لا یعنی سے پاک تھے کسی کی ذم نہ کرتے کسی کو عاز نہ کرتے  
 کسی کا عیب جستجو نہ کرتے وہی بات کہتے جسمیں امید و اکیس ہوتی ہمشین ہلنے  
 آپ کے اسطرح سر نہ بچا کر کے بیٹھے گویا اونکے سروں پر چڑیاں مٹی پر چہن ب  
 آپ خاموش ہوتے تب وہ لوگ بات کرتے اور سامنے آپ کے جھگڑا  
 نہ کرتے آپ کسی بات کو نہ کاٹتے آنس بن مالک نے دس برس آپ کی خدمت  
 کی یعنی تا وفات کہی نہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور وہ کام کیوں نہ کیا خوشی میں  
 فرماتے الحمد للہ المنعم المتفضل ناخوشی میں کہتے الحمد للہ علی کل حال ہرم  
 اسکا ذکر کرتے لوٹدی غلاموں بچوں پر سلام کرتے صغیر سے خوش طبعی فرماتے  
 بچے کے ساتھ تملعاب کرتے زن پریزال سے ہنسی کرتے مگر بجز حق کے کچھ نہ کہتے  
 ایک عورت نے کہا تاجہ سوار کا اونٹ دو فرمایا میں بھگوا اوٹنی کے  
 بچے پر سوار کرو گا کہا وہ ہلاک مجھے اوٹھا سکے گا فرمایا نہیں بچے ہی پر سوار  
 کرو گا کہا وہ مجھے نہ اوٹھا سکے گا حاضرین نے کہا وھل الجمل الاولد الناقۃ

مشکوٰۃ شریف باب  
 فی بیان صفات  
 ائمہ

مشکوٰۃ شریف باب  
 فی بیان صفات  
 ائمہ



ایک اور عورت تھی او نے کہا میرا شوہر پیار ہے وہ آپ کو بلاتا ہے فرمایا شاید  
 تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھ میں سفیدی ہے او نے جا کر شوہر کی آنکھ کھولی  
 شوہر نے کہا تجھ کو کیا ہوا ہے کہا حضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری آنکھ میں  
 سفیدی ہے شوہر نے کہا وہ کون ہو جسکی آنکھ میں سفیدی نہیں ہوتی ایک  
 بڑھیا نے کہا اے حضرت دعا کرو کہ اللہ مجھے جنت میں داخل کرے فرمایا اے  
 ام فلان جنت میں کوئی پیر زال نجائگی وہ روتی ہوئی پہری فرمایا نیکی جنت  
 او میں کوئی عورت بڑھیا رکھ نجائگی اللہ نے فرمایا ہرانا انشاءناھن انشاء  
 فجعلناھن ابکارا عبادا اقربا یعنی بڑھیا جوان ہو کر داخل جنت ہوگی آپ کو  
 جو کوئی بلاتا اور دعوت کرتا آزاد غلام کنیز سکین آپ او سکی دعوت قبول  
 کرتے اور فرماتے لودعیت الی کرا ع کلا جبت اپنا جو تا آپ گانٹھتے اپنی  
 بکری کا دودھ دوہتے گدھے پر سوار ہوتے کسی کو ردیف کر لیتے کپڑے میں  
 پیوند لگاتے ہمراہ خادم کے آٹا پیستے او کے ساتھ کھانا کھاتے بازار سے  
 سامان اپنا لا کر لے آتے غنی و فقیر سے مصافحہ کرتے اصحاب سے خط و مطر کرتے  
 بات چیت کرتے خوش طبعی فرماتے چچون سے لعب کرتے بچون کو اپنی گود  
 میں لیتے کوئی بھی اصحاب یا اہل بیت سے آپ کو پکارتا البیک کہتے فرماتے  
 مجھ کو یونس بن ہتی پر فضیلت نہ دوا اور سیری قدر و انداز سے مجھے اونچا نہ کرو  
 کہ میرے حق میں تم وہ بات کہو جو نصاریٰ نے حق میں مسیح کے کہی ہے اللہ نے

مجھ بندہ ٹھہرایا ہے قبل اسکے کہ اوسنے مجھے رسول مقرر کیا آپ سامنے  
ایک شخص کے داخل ہوئے وہ آپ کی ہیبت سے کانپنے لڑنے لگا فرمایا  
ہون عليك فاني لست بملك ولا جبار وانما انا ابن امرأۃ من قریش  
تاکل القديد بمكة یعنی تو تھم جا میں کوئی فرشتہ یا پادشاہ ست گار نہیں ہوں  
میں تو ایک قریش کا بیٹا ہوں جس کے میں سو کہا گوشت کھاتی تھی تب اوس شخص  
نے اپنی حاجت بیان کی برآبر میں عازب کہتے ہیں میں نے حضرت کو دن خندق  
کے دیکھا کہ خاک ڈھوتے تھے تاکہ خاک نے آپ کے سینہ مبارک کو چھپا دیا  
اور اپنے دوش پر خشت ہمراہ اپنے اصحاب کے لاتے جبکہ سجدہ نبوی  
بناتے تھے ہذا لسان حالہ یفصح عن قوله انا سید ولد ادم ولا خیر  
ابو ہریرہ کہتے ہیں سادات انبیاء پانچ ہیں نوح و ابراہیم خلیل و موسیٰ و عیسیٰ  
و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ابو بکر نے کہا اے رسول خدا آپ بوڑھے ہو گئے حالانکہ  
آپ کے سروریش میں بیس سال سے زیادہ نہ تھے فرمایا مجھ کو سورہ ہود و واقفہ  
و مرسلات و عم تیار لون و اذ الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا و اہ الترمذی  
دوسری روایت میں یون ہر شیعنی ہود و اخواتہا و بالجملة فهو صلی اللہ علیہ  
والہ وسلم اجل و اعظم من ان یحیط ناعت بوصفہ و لکن ما وصفہ من  
وصفہ الا بقدر ما ظہر لمنہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اہل مولد پر فرض ملک  
قرمز ہے کہ جب کسی کتاب مولد میں مفاخر و ولادت شریف پر اطلاع پائیں تو ان

شمال کو بھی وظیفہ دوس کرین اور بہت عمل پر باندھین اور تحصیل میں انجھال  
برکات شمال کی سعی و کوشش کامل بجالائین کیونکہ مجرد دعاوی حُبِ شہوت  
مدعا کا ہونا معلوم ہے جب تک کہ شہود عدل شہادت صادقہ ادا نہ کرین وہ  
شواہد اس جگہ سے ہی اتباع رسول ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ

### فضل بیان میں بعض معجزات شریفہ کے

یہ معجزے بہت ہیں از انجملہ ایک قرآن ہر کہ یہ عظیم معجزات ہی اور تاقیامت  
دائم و باقی رہیگا بغرض عمل و کمال و تلاوت و درس و عرض مجتہدات و مغرور  
وغیرہ کے عجائب قرآن غیر متناہی ہیں اور نکات اس کے دستان سے  
مخدرات سراپردہ ہائی قرآن نے چہ دلیر نہ کہ دل می بر بند نہانے  
ثقلین میں کوئی شخص یا یک سورت اقصیٰ مثل اسکے نہیں لاسکتا اور اشتقاق  
قرآن کی جب قریش نے کہا کوئی نشانی دکھاؤ چاند و پہانک ہو گیا ایک ٹکڑا  
جبل ابوقیس پر تھا اور دوسرا اس کے نیچے اسکو ہر شخص دور و نزدیک نے  
دیکھا اور تا غروب اسی حالت پر رہا یہ ماجرا شب چار دہم کو ہوا تھا اہل یمن  
کا تو ایمان بڑھ گیا اور کفار نے کہا ہذا سحر یہ ایک جادو ہی جو چلا آتا ہے  
یہ معجزہ سال نہم نبوت میں واقع ہوا اور آپ کا سینہ شقی کیا گیا اور ایمان و علم سے  
اسکو پر کر دیا اور صبح شب اس کو وقت سوال شریکین کے صفت بیت القیص

بیان کر دی اور سوچ غروب کر گیا یہاں تک کہ وہ قافلہ آیا جس نے آپ کو معراج  
 سے پہرتے ہوئے دیکھا تھا اور آپ نے خبر دی کہ وہ قافلہ فلاں و زمیں میں آجائیگا  
 جب وہ دن ہوا اور سوچ ڈوبنے لگا اور قافلہ نہ آیا تو اللہ نے اس کو غروب سے  
 روک دیا اسی طرح بعد غروب کے علی بن ابی طالب پر آپ کی دعا سے سوچ دوبارہ  
 آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کر لیں اور آپ کے دروازے پر مجمع تھا کہ آپ کو قتل کر لیں  
 آپ نے سب کے سر پر خاک جھونکی اور فرمایا مثلث الحجۃ او نہون نے آپ کو  
 باہر نکلنا بخانا اور جب کے پہرے پر وہ خاک پڑی وہ دن بدر کے مارا گیا اور دن  
 حنین کے ایک مشت خاک لیکر روئی قوم پر پھینک ماری اللہ نے ان کو شکست دی  
 اور مکرمی نے وہاں غار پر جالاتنڈیا اور دو وحشی کبوتر اوس کے در پر آ بیٹھے اور  
 باب غار پر درخت اگل آیا اور قصہ سراقہ وامر مہدی پہلے گزر چکا ہی اور عمر کے لیے  
 دعا کی اللہ اعز الاسلام بہ یہ دعا پذیر ہوئی علی کو دعا دی کہ او کو گرمی نہ رہی  
 کا اثر نہ ہو پہر بھی وہ شاکل حر و برد نہ ہوئے عبد اللہ بن عباس کو دعا دی کہ اللہ  
 صلہ التاویل و دفعہ فی الدین چنانچہ ایسا ہی ہوا آتش بن ملک کو دعا کی  
 طول عمر و کثرت ولد و مال کی دی تھی وہ کچھ اور پر سویرس زندہ رہا اور انصار میں  
 سب سے زیادہ مالدار تھے اور نہ مرے یہاں تک کہ اپنے صلب سے سو نفر دیکھے  
 آوڑ سو مارنے آپ کی رسالت پر گواہی دی اسی طرح گر گئے اور حدیث نبوی گوئی  
 زبانوں پر شور ہے جل نے کہا لکن غریب ضعیف ہی بلکہ بعض کے قائل ہیں

کہ متن و اسناد کی راہ سے ثابت نہیں ہے اور مادہ آہونے کو اسی رست پر دی اس حدیث کو بیہقی و ابونعیم و طبرانی نے روایت کیا ہے لیکن حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں لا اصل له ومن نسبه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقد كذب انتهى یہ انکار بطور استبعاد کے نہیں ہے کیونکہ سامنے رفعت مہربم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی بات کچھ ہستی نہیں رکھتی اس سے زیادہ محترم استوار صادر ہو سکتا ہو بلکہ بحث ثبوت سند و متن میں ہر اسی جنس سے مسئلہ نقض قدم ٹریفکا ہر کہ حدیث سے ثابت نہیں ہے لیکن اکثر شہروں میں نقش قدم بنا کر کیا اور اثر پرستی ہوتی ہے حالانکہ حدیث میں ایسے تقولات پر وعدہ جہنم آیا ہے منجملہ معجزات کے ایک جنین جنم ہے یعنی گریہ چوب جسر ٹریفکا لگا کر آپ خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بناؤ سکو چوڑ دیا وہ ایک ستون سجد تھا اوسنے فریاد کی اوسکے صلیح کو ہر حاضر مسجد نے سنا یہاں تک کہ مسجد اوسکے مالہ سے گونج اٹھی اور وہ خود شدت صلیح سے بچٹ گیا حضرت نے منبر پر سے اتر کر اوسکو گلے لگایا تب وہ ساکن ہوا فرمایا والذی نفسی بیدہ لو لم ألزمہ لہ یزل یصوات

ہكذا الى يوم القيامة پھر اوسکو اختیار دیا کہ اپنے مغرس میں جہاں چل لے جس طرح کہ پہلے تھا یا جنت میں ہو یا جہنم میں جتنی اوسکا پہل کھائیں اوسنے دار الفنا دار الفنا پر اختیار کیا تب دفن کر دیا گیا اور جہنم میں سجد کے ساتھ قرن ساد میں

آخری شوق الی اللہ اعلیٰ حنین جلع الی الحبیب

ایک معجزہ یہ تھا کہ درخت نے شہادت آپ کی رسالت پر دی اور آپ کے پاس آ کر آپ کو مستور کیا یہاں تک کہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوئے اور جب کوہ احد کو پاؤں سے مارا تو وہ حرکت سے ساکن ہو گیا اور ایک اعرابی کے شتر نے آپ سے شکوہ قلت علف و کثرت عمل کا کیا اور بعض طویلوں کے انڈوں کو ایک صحابی نے لیلیا تھا اس طیر نے حضرت سے شکایت کی فرمایا اس کے انڈے پھر دس سنگریزوں نے آپ کے کف دست میں تسبیح کی طعام نے درمیان اوٹگیوں کے تسبیح کی اصابع سے پانی جاری ہوا جسکو ایک شکر عظیم نے پیا اور شتران و اسبان کو پلایا اور شکمین و کھالین بہرین اور یہ معجزہ کئی بار ہوا جا برکی کچور کے لیے دعای برکت کی وہ قلیل تھی اس سے سب کے قرضہ ادا ہو گیا اور ۱۳ وسق باقی بچ گئے اور ایک صاع شعیر سے روز خندق ہزار آدمی کو کھانا کھلا دیا اور مکثیر طعام قلیل کی بار ہا آپ سے صادر ہوئی قتادہ بن نمان کی آنکھ خسر پر بگئی تھی اسکو بچاے اس کے پیر دیا وہ حسن بن سے علی مرتضیٰ کی آنکھ دکھتی تھی اس میں توک دیا وہ اچھی ہو گئی یہ معجزہ دن حنین کے ہوا اور وہ اسی دم در چشم سے صحت یاب ہو گئے پہر بھی اونکی آنکھ نہ دکھی ایک شخص کی آنکھ میں بے بصر ہو گئیں حنین او نہر تفت ڈالا وہ بکلیتر ایک گنجے کے سر پر ہاتھ پیر دیا وہ اچھا ہو گیا عبداللہ بن عتیک کا پاؤں ٹوٹ

کن الشہود فی الصحیحین و غیرہما من الکتاب المعتبرۃ انہ یوم ۱۲

کیا تھا او سپر ہاتھ پیرا وہ گویا ٹوٹا ہی نہ تھا ایک شخص سے کہا مسلمان ہو جاؤ  
 کہا سیری میٹی زندہ ہو جاے تو میں ایمان لاؤں او سکی قبر پر جا کر آپ نے  
 پکارا اوسنے کہا لبیک و سعدیک فرمایا تو دنیا میں رجوع کرنے کو دوست کہتی ہے  
 اوسنے کہا نہیں میں نے اللہ کو مان باپ سی بہتر اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا  
 اسی طرح اللہ نے آپ کے مان باپ کو زندہ کیا یہاں تک کہ وہ ایمان لائے  
 علی ما قیل واللہ اعلم بالشئین کہا ہر وقت جزم بعض العلماء ان ابواب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجیات و لیس فی النار و الکلام فی ابائہ الشش فہ  
 طویل و السکوت فی ہذا الباب احوط لنتقہ جابر کا اونٹ ست خرام تھا  
 سب کے پیچے رہتا او سکو دھادی وہ سب کے آگے چلنے لگا ایک بار ستھقا گیا  
 ایک ہفتہ لگا تا پانی برسایا پر دعای رفع باران کی فی الحال برسا بند ہو گیا  
 عتیر بن ابی لب کو بدھادی شیر نے زور ازمین تو اربع شام سے او سکو ٹوڑا  
 آپ سوتے تھے ایک درخت چکر نزدیکی آپ کے آیا فرمایا اسنے اپنے رب  
 اذن چاہا کہ مجھ کو سلام کرے شب بعثت میں رنگ و درخت نے آپ کو سلام  
 کیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ طعام و سنگریزے آپ کے ہاتھ میں تھیں  
 کرتے گوشت زہر آلود نے خبر دی کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے ایک شتر نے شکایت  
 کی کہ میرے مالک مجھ کو چارہ کم دیتے ہیں اور کام بہت لیتے ہیں ایک مادہ  
 آہو سنے کہا مجھے چھوڑاؤ کہ میں اپنے بچے کو جا کر دودھ پلاؤں حضرت نے

او سکورہا کرادیا وہ دودھ پلا کر اگئی او سکو چوڑ دیا او سنے تلفظ بشہادین  
 کیا بدر کے دن جو جگہ جہنم کے لیے مقرر کر دی تھی وہ اوسی جگہ مارا گیا  
 فرمایا ایک گروہ میری است کا دریا میں غزا کر گیا ام حرام منجملہ ان کے ہیں  
 چنانچہ ایسا ہی ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تھی ابتلاء بلوسے کی چنانچہ  
 وہی صورت پیش آئی انصار سے کہا تھا بعد میرے اور و نکو تمہی ترجیح دینگے  
 چنانچہ زمان معاویہ میں ایسا ہی واقع ہوا جس دن عسائی کذاب مارا گیا اوسی  
 شب کو اوسکے قتل ہونے کی خبر دی اور نام قاتل و شہر کا بتا دیا ایک مرتد  
 مر گیا فرمایا اسکو زمین قبول نہ کرگی او سکوجب دفن کرتے زمین کا لکڑی کی  
 ایک شخص بائین ہاتھ سے کہا تا تھا فرمایا دست راست سو کہا او سنے بہانہ کیا  
 کہ میں اس ہاتھ سے نہیں کہا سکتا فرمایا تجھکو تو انائی نہو پہر او سکا دست آ  
 نہ او ہا دن فتح کے کے مسجد احرام میں آسے حوالی کعبہ میں بت اٹھتے تھے  
 ہاتھ میں ایک چوہرستی تھی او س سے اشارہ کیا اور فرمایا جاء الحق و زہق  
 الباطل ان الباطل کان ذہوقا وہ سارے بت او نہ ہے گر ٹپے منجملہ معجزات  
 کے ایک قصہ مازن بن عمرو کا ہو حاصل قصہ یہ ہو کہ مازن نے ایک بت کے  
 جوت یہ کلمات سنے

ظہر خیر و بطن شر

یلمازن اسمع لیس

بدین اللہ الاکبر

بعث نبی من مضی



قدح نعتا من حجر تسلم من حرس قدر

دوسری باریہ کلمات سنو

اقبل الی و اقبل تسلم ما لا یجھل

ہذا نبی مرسل بھی منزل فامن بہ کے تعدل

من حرنار تشعل و قد بالجدل

چنانچہ وہ اسی وجہ سے اسلام لے آئی از انجملہ قصہ سواد بن قارب کا یہ حال  
 قصہ یہ ہو کہ وہ جاہلیت میں ایک کاہن تھی جن اونکو حوادث آئندہ کی خبر دیتے  
 تین رات تک اونکے جن نے اونکو بعثت حضرت کی خبر دی اور کہا البتہ اونکے  
 دین کا اتباع کرنا چاہیے وہ مسلمان ہو گئی از انجملہ یہ ہو کہ لشکر کا توشہ ہو چکا حضرت  
 نے بقایا ی زاد جمع کر کے دعای برکت کی پیراؤں کو تقسیم کیا سارے لشکر کو وہ  
 کافی ہوا از انجملہ یہ ہو کہ ابو ہریرہ ایک ٹھہی بہر کھجور لائے اور کہا میرے لیے  
 اس میں دعا کرو پیراؤں کھجور کو ایک انبان میں رکھا جس قدر او سمین سز کھاتے  
 کم نہوتا کئی وسق راہ خدا میں صرف کیے اور ہمیشہ او سمین سز کھاتے اور کہلاتے  
 یہاں تک کہ عثمان شہید ہوے تب وہ برکت جاتی رہی از انجملہ یہ ہو کہ ایک پیالہ  
 شریذ میں اہل صف کی دعوت کی ابو ہریرہ سامنے آئے کہ اونکو بھی کچھ دین ماری  
 قوم کہا کر اوٹھ گئی کچھ کنارہ پیالے میں رہ گیا حضرت نے اوں کو جمع کیا بقدر  
 ایک لقمہ کے ہوا اوں کو انٹھلیوں پر رکھ کر فرمایا کہا برکت نام خدا پر ابو ہریرہ کہتے تھے

میں نے اتنا کہا یا کہ سیر ہو گیا آزاں جملہ یہ ہے کہ غزوہ تبوک میں اتنا پانی رہ گیا کہ ایک  
 شخص کو کافی ہو لشکر پیاسا تھا حضرت سر شکایت کی ایک تیرہنے ترکش کا دیکر  
 فرمایا کہ اسکو اس پانی میں کھولند و پانی نے اتنا جوش کیا کہ سارا لشکر سیراب  
 ہو گیا وہ سب تیس ہزار آدمی تھے ایک جماعت نے شکایت کی کہ پانی ہمارا  
 کنوین کا شور ہے اوس میں آب دہن ڈالا وہ شیریں ہو گیا اور جب قدر پانی نکالتے  
 منقطع نہوتا ایک عورت ایک بچہ لائی گئی یہ گنجا ہوا اسکے سر پر ہاتھ پہیر دیا  
 وہ اچھا ہو گیا اہل مدینہ نے یہ بات سنی ایک عورت اونکی اپنا بچہ پاس سیلہ  
 کذاب کے لیگئی اوسنے اسکے سر پر ہاتھ پہیرا وہ اچھا ہوتا گنجا ہو گیا اور وہ  
 علت اوسکی نسل میں باقی رہی خندق میں ایک پتھر نکلا ہر چند اوسپر کلند کار  
 کچھ اثر نہوا تب حضرت نے اپنے ہاتھ سے کلند لگایا وہ پاش پاش مثل ریت  
 کے ہو گیا ابورافع کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا اوسکو ہاتھ لگایا وہ درست ہو گیا گو  
 ٹوٹا ہی نہ تھا ذکر ذلک کلہ ابن سید الناس فی فہر العیون دن بدر کے عکاشہ  
 بن مجصن کو ایک شلخ درخت دیدی وہ اوسکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اسی طرح  
 دن احد کے عبداللہ بن جحش کے ساتھ کیا اور مغیبات کی باز دن خدا خبر دی  
 جیسے صارع مشرکین کو دن بدر کے متعین فرما دیا کسی نے اپنے جگہ سے  
 تجاوز کیا تو تہ نجا ششی کے دن اونکی موت کی خبر دی اور اوپر نماز جنازہ  
 پڑھنی مع اصحاب کے ثابت بن قیس سے کہا تھا تعیش حمیدا و قتل شہیدا

وہ دن یاسہ کے قتل ہوئے حسن بن علی سے کہا تھا ان ابنی ہذا اسید  
و لعل اللہ یصلیہ بین فشتین عظیمتین من المسلمین او نہون نے معاویہ  
سے صلح کر لی عثمان بن عفان کو خبر دی تھی کہ تمکو ایک سخت بلوئی پہنچے گا  
وہ گھر میں محصور ہو کر مقتول ہوئے عمرؓ کو کہا تھا تم شہید مرو گے چنانچہ ایسا ہی  
ہوا زبیرؓ سے حق علیؓ کہا تھا قاتلہ وانت ظالم لہ غار سے کہا تھا قاتلک  
الفئة الباغیة وہ صفین میں مارے گئے علیؓ سے کہا تھا شقی ترین مردم  
و مرد بہن ایک وہ جس نے ناقہ کو غرق کیا دوسرا وہ جو تیرے سر پر زخم لگایا  
اور تیری داڑھی اوس سے خون آلود ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا آپنی ازواج  
سے فرمایا تھا لیت شمری ایکن بنھما کلاب الحوآب ایکن صاحبۃ الجمل  
الادیب ای کنیر الشعر یقتل حولہا کثیر وہ عائشہ تمین و معجزانہ کہتے  
و فضائلہ لا تستقصی سرور المحزون میں کہا ہے معجزات آنحضرت ازان زیادہ  
اند کہ کتابے احاطہ آن کند یا دفتر سے جمع نماید انتی رسالۃ الکلام المبین فی  
معجزات سید المرسلین بعض معاصرین کا اس باب میں خوب و مرغوب ہے  
نور الابصار میں اس جگہ ایک فصل ذکر احادیث جو اسع الکلم میں منعقد کی ہے  
اور ایک کراسہ جامع صغیر سیوطی سے التقاط کیا ہے ضرورت اؤن اخبار کی  
ذکر کی اس جگہ خیال طول مقال معلوم نہوئی علاوہ اسکے جس قدر احادیث صحیحہ  
صحاح ستہ و دیگر سانیذ و معاجم و اجزاء و سنن و جوامع میں مرقوم ہیں وہ

سب قبیل جو امع الکلم اور وادی معجزات و کرامات سرہین انار صحت نبوت  
و دلالت رسالت کے اوپر لائحہ بین بلکہ ہر فعل و قول و حال و حرکت و سکون  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک معجزہ تھا مگر  
یہ رویت مجرب و بصر سے نہیں ہوتی ہے بلکہ بصیرت سرہاتہ آتی ہو اہل بصائر  
اہل قرآن و اصحاب حدیث بین یا اہل دل صاحب تقویٰ و طہارت پس سر  
و بالمد التوفیق و بہو استعان

### فصل کریمین غزوات کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں بعد ہجرت کے دس سال دو ماہ  
رہے پھر وفات پائی سال اول میں اللہ نے جہاد فرض کیا حمزہ بن عبد المطلب  
کو تیس مہاجر سمیت بھیجا کہ قافلہ قریش سے تعرض کرین یہ مہاجر رمضان میں  
ہوا تھا اور عبیدہ بن الحارث کو ساٹھ مہاجرین سمیت طرف بطن ابنہ کے  
روانہ کیا اور سعد بن ابی وقاص کو طرف خرا کے یہ ایک چشمہ سر قریب جحفہ کے  
یہ روانگی ذیقعدہ میں سح بیس مہاجرین کے ہوئی تھی تاکہ کاروان قریش سے  
تعرض کرین سب سر پہلا غزوہ حضرت کا بقول ابنی سحی اور ایک جماعت کے  
غزوہ ابواء تھا ابواء ایک گاؤں تھا درمیان مکہ و مدینہ کے اسکو غزوہ وودان  
بھی کہتے ہیں یہ بارہ ماہ بعد قدم مدینہ سے ہوا تھا اسی سال آغاز اذان کا

ہوا عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور اسی سال عرس عائشہ  
 ہوا اور نماز حضرت چار رکعت ٹیسری ورنہ ایک ماہ تک بعد مقدم دینے کے دو  
 رکعت تھی اور اسی سال نماز جمعہ پڑھی گئی یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا  
 اسی سال درمیان مہاجرین و انصار کے مواخات ہوئی بعد ہشت ماہ کے  
 قدم دینے سے آور براہین معرور پر بعد ایک ماہ کے نماز جنازہ پڑھی اور نذر  
 تیغ یامانی پر تیغ حضرت پر قبل معث کے سات سو برس پہلے ایمان لایا تھا  
 اور سب سے پہلے اوس نے کعبہ کو لباس پہنایا تھا نقل ابن عبداللہ سال موم  
 ہجرت میں نصف شعبان کو تحویل قبلہ کی طرف کعبہ کی ہوئی اور زکوٰۃ مال  
 کے قبل فرض رمضان فرض کی گئے کما اشار الیہ النوادی فی الروضۃ  
 اور او آخر شعبان میں روزہ فرض ہوا اسی سال غزوہ بدر کبریٰ بھی ہوا ان  
 جمعے کا ۲ رمضان کی تھی ۲۸ رمضان کو زکوٰۃ فطر فرض ہوئی حضرت نے  
 نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ پڑھی اور قربانی کی دو گوسفند الماع اقرن اسی سال  
 میں شادی فاطمہ کی علی سے ہوئی اور غزوہ بواط و ذی العشیرہ و بنی قنیقاع  
 و سویق واقع ہوا بواط ایک موضع ہے ناحیہ رضوی میں اور عشیرہ بضم عین ایک  
 زمین ہے بنی مریج کی ناحیہ منع میں یہ واقعہ بعد بواط کے ایام قلاطل میں ہوا تھا  
 سویق کا غزوہ پنجم و سیم کو ہوا سال سوم ہجرت میں باہ شوال شراب حرام  
 ہوئی یا سال چارم میں اور حسن بن علی پیدا ہوئے اور غزوہ احد و حراہ

و غطفان و سرکعب بن اشرف واقع ہوا احد ایک پہاڑ ہر تین میل پر رہنے  
 سے جبال سے متوجہ و منقطع ہوا سیلے اندام شیر حضرت نے اسکے حق میں  
 فرمایا ہر احد جبل یحبنا و نحبہ کہتے ہیں یہاں قبر ہے ہارون برادر موسیٰ  
 علیہ السلام کی یہ واقعہ روز شنبہ ماہ شوال میں ہوا بالاتفاق اور حمزہ الاسد کی  
 جگہ ہر آٹھ میل پر رہنے سے سال چارم ہجرت میں غزوہ بنی نضیر و ذوالفقار  
 ہوا اور نازخوف پڑی گئی یا یہ ناز بعد اسکے ہوئی اسی سال حسین بن علی پیدا  
 ہوئے اور آیت تیمم تری کہا قالہ فی الدوۃ اور دیو و جرم زنا رجم  
 کیے گئے اور ناز سفر میں قصر کرنا شیر اسان غم ہجرت میں غزوہ دومتہ و نجد  
 و غزوہ مریسج ہوا اسکوہ غزوہ مطلق ہی کہتے ہیں باسی سال میں قصہ فک  
 کا ہوا علی مادہ جہ الحاکم و غیرہ اور بعض نے کہا کہ ششم شرمین ہوا تھا علی ما  
 قالہ ابن اسحق و جزم بہ الطبری و غیرہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ سہ چارمین  
 ہوا تھا اسی سال میں آیت حجاب او تری یا ایک سال پہلے اس سے اوگھڑوڑ  
 کے گئے اور غزوہ خندق یعنی احزاب واقع ہوا قالہ ابن اسحق اور موسیٰ بن عقبہ  
 نے کہا کہ سال چارم میں ہوا تھا اور نیز غزوہ بنی قریظہ ہوا سال ششم ہجرت میں  
 غزوہ حدیبیہ ہوا یہ قریب کے کہ ہے یہ غزوہ ذیقعدہ کو واقع ہوا اس میں ہزار  
 نفر تھے حضرت نے صلح کر لی اور زیر درخت بیۃ الرضوان ہوئی اور قحط پڑا حضرت  
 نے استسقا کیا رمضان میں بانی رسا اسی سال غزوہ بنی الحیان و غزوہ غابہ

یہاں شہود و ایات  
 عجیبہ میں پندرہ  
 سو اور بعض دیگر  
 میں پندرہ سو ہیں

ہو اس سال ہفتم ہجرت میں عمرہ قضا غزوہ ذیقعدہ کو ہو آنحضرت دو ہزار نفر کے  
 ساتھ تھے اور مدینہ سے ستر ہزار و انہ کیے اور کوئٹہ کیا اور تین دن کے میں  
 شیرے پہرہ واپس گئے اور غزوہ خیبر ہوا اور ابو ہریرہ اسلام لائے اور حضرت  
 نے طرف ملک کے قاصد بھیجے اور واسطے خطوط کے مہربانی اور حرہ حرام  
 ہوئی اور ستعہ نسائے منع فرمایا اور اسی سال ماریہ قبطیہ آئین اور غلبہ دلیل  
 آیا اسکے سوا اور اجریات ہوئے سال ششم ہجرت میں غزوہ فتح مکہ ہوا ماہ رمضان  
 میں بسبب عبد شمس قریش کے حضرت نے گھر کا طواف کیا دن جسے کے بستم  
 رمضان کو گر گھر کے تین سو ساٹھ منم تھے جس بت پر گزرتے چٹری سے جو تہ  
 میں تھی اشارہ کرتے اور جلاء الحق و ذوق الباطل ان الباطل کان ذہوقاً  
 کہتے ہر بت اور نہ سو نہ گرجاتا اسی سال خالد بن الولید و عثمان بن طلحہ و  
 عمرو بن العاص اسلام لے آئے اور غزوہ حنین و غزوہ طائف ہوا اور منبر مسجد  
 طیار کیا گیا اور اوپر خطبہ پڑھا بعض نے کہا اتنا ذمہ سنہ نہم میں ہوا تھا قال ابن  
 الجوزی فی موبلده اسی سال میں ابراہیم ولد آنحضرت پیدا ہوئے اور زینب  
 بنت حضرت نے وفات پائی وغیر ذلک سال نہم ہجرت میں غزوہ تبوک ہوا  
 مسجد ضرار ڈھائی گئی اور لگاتار المپی آنے لگے اور ابو بکر صدیق نے لوگوں کو  
 لیکر حج کیا اونکے ہمراہ تین سو مرد اور ۲۰ بدنہ اور سورہ برات تھی تاکہ ہر  
 ذی عہد سے عہد او سکا توڑ دین اور بعد اس سال کے پہر کوئی مشرک حج و

طواف بیت کا برہنہ رہ کر نہ کرے اسی سال نجاشی و ام کلثوم دختر حضرت کا انتقال ہوا و فیہا غیر ذلک سال فہم ہجرت میں حجۃ الوداع تھا اسکو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہیں حضرت مدینے سے روز پچھنہ ماہ ذیقعدہ میں نکلے آپ کے ہمراہ چالیس نزار تھیں نزار ایک لاکھ یا زیادہ آدمی تھے وقوف آپکا عرفات میں دن جمعہ کے ہوا اوس دن آیہ الیوم اکملت لکم دینکم انھ نازل ہوئی اور حضرت نے بعد ہجرت کے بجز اس حج کے اور کوئی حج کیا یا قبل و بعد نبوت کئی حج کیے تھے جنکی تعداد معلوم نہیں ہے مگر بعد ہجرت چار عمرہ کیے عمرہ حدیبیہ و عمرہ بقیعہ اسکو عمرہ القصیہ بھی کہتے ہیں اور ایک عمرہ جعرانہ عقب وقعہ حنین اور ایک عمرہ ہمراہ اس حج کے صحیحین میں انس سے آیا ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اعتمر اربع عمرہ سال فرضیت حج میں اختلاف ہے کسی نے کہا سنہ پانچ میں اور کسی نے کہا سنہ چھ میں اور کسی نے کہا سنہ سات میں اور کسی نے کہا سنہ آٹھ میں اور کسی نے کہا سنہ نو میں اور کسی نے کہا سنہ دس میں بالجملہ اسی سال میں جریر بن عبد اللہ بجلی سلمان ہوئے اور سورہ اذا جاء نصر لد و تری یہ سورت مثنیٰ دن نحر کے نازل ہوئی حجۃ الوداع میں اور بعض نے کہا تین ماہ قبل وفات کے اور ابراہیم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا انتہی من حاشیۃ الشنوائی علی اللہ بتصرف و زیادات من غیر ہا رہے وہ غزوات جنہیں آنحضرت نے بنفس نفیس قتال کیا سوا انکے نام یہ ہیں بدر واحد و خندق و مطلق و خیبر و فتح و حنین



وطائف کذا قال ابن اسحق اور اپنے دست شریف سے کسی کو قتل نہیں کیا مگر  
 ایک مرد کو یعنی ابی بن خلف کو دن احد کے راز اس قتل میں یہ تھا کہ ابی بن  
 خلف کا ایک گھوڑا تھا جسکو وہ گوشت خشک و گندم کھلاتا تھا جب حضرت  
 کے میں ملتا کہنا انا اقتلتک علی فرسی ہذا حضرت فرمے بل انا اقتلتک انت علیہ  
 دن احد کے وہ لعین اوسی اسپ پر سوار ہو کر آیا اور کہتا تھا میں محمد لا نبی  
 ان بجا صحابہ نے چاہا کہ درمیان آپ کے اور اس کے حامل ہوں حضرت نے  
 او کو منع کر دیا اور فرمایا جگہ دو اسکو پہ بعض صحابہ سے حربہ لیکر اسکو مارا اسکی  
 ہنسل میں ضربہ لگا وہ گر پڑا صحابہ نے تکبیر کہی جب پاس قریش کے پہرے آئے کہا  
 قتلی واللہ محمد قریش نے کہا واللہ تیرا دل جاتا رہا ہے تمکو تو کوئی صدمہ  
 نہیں پہنچا کہا اوسنے کے میں مجھے کہا تھا کہ میں تمکو قتل کروں گا ایک بیت  
 میں ہے کہ ابوسفیان نے اوس سے کہا ویلک ما بک الاخذ شة یعنی  
 ذرا سا گلہ تیرا چھل گیا ہے اور کیا ہوا کہا لہ یا ابوسفیان واللہ لو بصق علی  
 محمد لقتلنی حضرت نے فرمایا ہر اشد غضب اللہ علی من قتل نبیا او قتلاہ  
 بنی جسے نبی کو قتل کیا اسکا حال تو ظاہر ہے اور جسکو نبی نے قتل کیا سو اسے  
 کہ اعتنا بنی کا ساتھ اس کے قتل کے ادل دلیل ہے اسکی سرکشی و فساد پر  
 جس طرح کہ یعین تہا ذکرہ البابی فی سیرتہ ابن سید الناس نے نور العیون میں  
 کہا ہر کہ غزوات آنحضرت کے اس مدت دو سال ہجرت میں ۲۵ اور بقول

تھے ازاجملہ ہفت غزوے میں یا ۱۰ غزوات میں بذات مبارک خود کارزا  
 کیا اسکے سوا حضرت کے سرایا وبعوث ہین قریب ۳۲ کے یہ سب بعد  
 ہجرت کے تھے مثل غزوات کے انکا ذکر نام بنام مع اسامی افسران  
 نورالابصار میں لکھا ہے اور بعض نے کہا بعوث قریب پنجاہ کے تھے تھو و الحنو  
 میں کہا ہے بعث عبارت ازان ست کہ آنحضرت لشکرے بجانبی فرستند  
 و خود دران لشکر نباشند انتہی آور سنہ سات ہجری میں لبید بن اعصم یہودی  
 نے حضرت پر جادو کیا ایک سال یا چہ ماہ یا چالیس دن تک آپ تغیر المزاج سے  
 یہ جادو چاہ ذروان میں دفن کیا تھا جب حسب خبر دہی جبریل علیہ السلام کو  
 انکا لاتب آپ کا مزاج درست ہوا اور اسد نے پانی اوس چاہ کا نسخ کر دیا  
 کہ وہ مثل نقاعہ حنا کے ہو گیا اس جادو کا اثر آپ کی عقل میں نہ تھا بلکہ بعض  
 جوارح میں تھا پھر ایک جماعت اہل مدینے کی منافق ہو گئی انکا رئیس عبد  
 بن ابی ابن سلول تھا انہیں کے حق میں سورہ منافقون اور تری نیز سالی شتم  
 ہجرت میں بعد فتح خیبر کے ایک یہودی نے آپ کو زہر دیا محم کو سفند میں دسکا  
 نام زینب بنت احارث تھا زین سلام بن شکم تھی اوس گوشت کو بشر بن  
 برار نے بھی کھایا وہ مر گئی اور حضرت نے کہا کہ فرمایا رک جاؤ یہ سوسم ہے  
 زہری کہتے ہیں وہ مسلمان ہو گئی حضرت نے اوسکو چوڑ دیا ابن سعد نے  
 کہا حضرت نے اوسکو سپردا دلیا بشر بن برار کیا اونہوں نے اوسکو قتل کر دیا

## فصل ذکر میں اعمام و عمامت و ازواج و خدم و غیرہم کے

نور الابصار و سرور المخرن و مواہب لدنیہ و مدارج النبوة و غیرہ کتب میں  
ذکر ان اشخاص باختصاص کا نام بنام کیا ہے اس جگہ ذکر تعداد بعض پر  
اور بیان اسباب بعض پر اکتفا کیا ہے دریافت اسامی کے لیے کتب مشارالہا  
میسر ہو سکتی ہیں ۔

مر از زلف و سوی بندست      فضولی سیکنم بوی بندست  
ذخائر العقبی میں کہا ہے حضرت کے اعمام بارہ تھے اونسے فقط پنج کی نسل  
چلی اور نہین سے حمزہ و عباس اسلام لائے حمزہ سید الشہداء ہیں دن قیامت کے  
اور عباس سے ۳۵ حدیث مروی ہیں اسے عمامت سوچتے تھیں اور نہین صفیہ  
اسلام لائیں اور ارومی و عاتکہ کے اسلام میں خلافت ہو اور بی بیان حضرت کے  
جنہر داخل ہوئے اور او کو جو دانہ کیا بارہ تھیں حدیث ابو سعید خدری میں  
فرمایا ہو مات زوجت شیثا من نسائی و لا تزوجت شیثا من بناتی الا بحس  
جاءنی بہ جبریل عن ربی عز وجل اسکی سند نور الابصار میں نہیں لکھی  
ایک ضعیفہ بنت خویلد انکا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ زر تھا انپر کوئی سیاہ نہیں کیا  
انسے فقط ایک حدیث مروی ہے یہ وقت نکل کے چل سالہ تھیں اور حضرت  
۲۵ سالہ بعض نے کہا انکے مہر میں ۲۰ شتر جو ان دیے اور ابو بکر حاضر ہوئے

اور ابوطالب نے خطبہ پڑھا الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراہیم وزرع  
 اسمعیل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا خضنۃ بئثہ وسواس حرمہ  
 وجعل لنا بیتا محججا وحرما امننا وجعلنا الحکام علی الناس ثم ان ابن ابی  
 ہذا محمد بن عبد اللہ لایون بجل الا ترجیہ وان کان فی المال قل فاللہ  
 ظل زائل وامر حائل ومحمد ممن عرفتم قرابتہ وقد خطب خدیجۃ بنت  
 خویلد وبذلہا من الصداق ما اجلہ وعاجلہ من مای کذا وہو اللہ بعد  
 ہذا الہ تبا عظیم وخطر جسیم انتی ووم سووہ بنت زمرہ سال دہم نبوت میں  
 انے نکاح کیا پہلے زیر ابن عم خود تہین انکو طلاق دینا چاہا انہوں نے کہا طلاق  
 نہ دینیے اپنا دن عائشہ کو دیا اور مجھ کو مردوں سے کچھ کام نہیں ہے قصود کیا  
 فقط یہ کہ کہ میں آپ کی ازواج میں محشور ہوں خلافت عمر میں انکا انتقال ہوا  
 سوم عائشہ بنت ابی بکر صدیق انے کہے میں ہجرت سال یا ہفت سالہ  
 نکاح کیا تھا اور مدینے میں ہم بستر ہوئے نو یا دس سالہ عمر میں یہ سنہ چار نبوت  
 میں پیدا ہوئی تہین انکا مہر چار سو درہم تھا وقت وفات حضرت کے ہیزہ  
 سالہ تہین وکان تلحب لسانہ الیہ انے دو ہزار دو سو دس حدیثیں  
 مروی ہیں، ازضان سنہ ۶ یا ۷ وپچاس میں انتقال کیا ابو ہریرہ نے  
 نماز پڑھی بقیع میں وقت شب مدفون ہوئیں حضرت نے کسی کنواری سے  
 ہجرت کے نکاح نہیں کیا تھا چہارم حفصہ بنت عمر بن خطاب انے شعبان میں

رائس نئی ماہ پر ہجرت سے نکاح کیا انکی ولادت پانچ سال پہلے ہوئی  
 ہوئی تھی انکا مہر چار سو درہم تھا ساٹھ حدیثین ان سے مروی ہیں ہ شعبان  
 سنہ ۴۵ میں انتقال کیا مروان بن الحکم نے کد اوسدن اسیر مدینہ تھا نماز  
 جنازہ پڑھی پنجم زینب بنت خزیمہ ہلاکیہ سنہ تین ہجری میں ان سے نکاح کیا  
 چار سو درہم پر دو ماہ تین دن زندہ رہا انتقال کیا حضرت نے انکی نماز  
 پڑھی اور بقیع میں دفن کیا انکی عمر نئی سالہ تھی انکے سوا کوئی بی بی سامیہ حضرت  
 کے نہیں مریں مگر خدیجہ و ریحانہ ایک قول پر کہ وہ بھی زوجہ تھیں ام سلمہ  
 ہند بنت ابی اسید ان سے آخر شوال سنہ ۴۲ یا ۲۱ میں نکاح کیا انکے فرزند تھے  
 نکاح ہوئے ان سے تین سو ۲۸ حدیث مروی ہیں انکا انتقال زمانہ یزید بن  
 معاویہ میں ہوا سنہ ۶۰ میں علی الصبح اور ۸۴ سال کی عمر ہوئی ابو ہریرہ نے  
 نماز پڑھی اور بقیع میں دفن کیا یہ وفات میں آخرین ازواج آنحضرت ہیں بقول  
 سیمونہ بن قیس زینب بنت جحش جب زید بن حارثہ نے انکو جدا کر دیا تب سہ  
 ہجری میں حضرت کا ان سے نکاح ہوا یا سنہ ۳۴ یا ۳۵ میں چار سو درہم پر یہ وفات  
 ۳۵ سالہ تھیں ان سے دس حدیثیں مروی ہیں سنہ ۲۰ یا ۲۱ میں انتقال کیا ابو ہریرہ  
 سال عمر بن خطاب نے نماز پڑھی بقیع میں دفن ہوئیں یہ اولیں ازواج آنحضرت  
 ہیں وفات میں بعد حضرت کے اور سب سے پہلے یہی انفس پراوٹھائی گئیں  
 سرور المحزون ہیں کہا ہی کہ انفس آنت کہ بر جنازہ چوبی چند مضبوط ساختند

بشکل گھوارہ تابا ستر تر باشد انتہی ہستم جو یہ سنت اسرار خراعیہ نگونابت  
 جن قیس سے خرید کر کے آزاد کیا پہریاہ کیا چار سو درہم پر بعض نے کہا انکے  
 باپا سلام لاسے اور خود انہوں نے بیاہ دیا ان سے سات حدیثین مروی ہیں  
 رجب الاول سنہ ۵۶ میں بعمر ستر سال انتقال کیا مروان بن الحکم نے نماز پڑھی ہم  
 ریحانہ بنت یزید یہ اسیران بنی قریظہ میں سے تھیں انکو اپنے لیے چن لیا تھا  
 نہایت جمیلہ و سیتہ تھیں انکو اختیار دیا کہ اپنے دین پر رہیں یا مسلمان ہو جائیں  
 انہوں نے اسلام قبول کیا تب آزاد کر کے نکاح کر لیا اور محرم سنہ ۶۶ میں ہلم تبرہو  
 پہر بسبب انکے شدت غیرت کے طلاق دیدی جب وہ سخت گریان ہوئیں تو  
 رجوع کر لیا اور ہمیشہ پاس حضرت کے رہیں یہاں تک کہ وقت پہرنے کے  
 حجتہ الوداع سے انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئیں اور بعض نے کہا کہ یہ طوطا  
 ہلک یمن تھیں لہذا اکثر اہل سیر نے انکو منجملہ زوجات کے شمار نہیں کیا ہے  
 وہ ہم حمیمیہ ملکہ بنت ابی سفیان امویہ پہلے بیاہ انکا خالد بن سعید نے حبشہ میں  
 کر دیا تھا اور یہ مہاجر حبشہ تھیں انکے شوہر نصرانی ہو گئے یہ اسلام پڑا بہت میں  
 حضرت نے عمرو بن امیہ کو پاس نجاشی کے بھیجا نجاشی نے چار ہزار چار سو  
 دینار پر انکا نکاح حضرت سے کر دیا خالد بن سعید و بقول عثمان بن عفان متولی  
 عقد نکاح ہوئے سات مہینہ نجاشی نے انکو طرف حضرت کے روانہ کیا  
 سنہ ۴۴ میں انتقال کیا یا زوہم صفیہ بنت حبیبہ یہ سبط ہارون علیہ السلام تھیں

انکے باپ سید بنی نصر سے یہ سی خیر بین تین حضرت نے انکا اپنے الیہ منتخب  
 کیا پہر آزاد کر کے نکاح کر لیا اور یہی آزادی اور کامرانی یہاں بہت خوبصورت  
 تین سترہ سال تک نہیں پہونچی تھیں انسے دس حدیثیں مروی ہیں انکا انتقال  
 رمضان سنہ ۵۰ یا ۵۲ میں ہوا اور یقع میں مدفون ہوئے دوازدہم میمونہ  
 بنت الحارث ہلالیہ انکا نام برہ تھا حضرت نے میمونہ رکنا یہ خالہ ہیں ابن عباس  
 خالد بن الولید کی انسے ۷۷ حدیث مروی ہیں سنہ ۱۵ میں ہجر ۸۰ سال انتقال  
 کیا یہ آخر زواج آنحضرت ہیں جنسے نکاح کیا اور سب زواج کے بعد انہوں نے  
 وفات پائی حضرت فاطمہ زہراؑ جوڑ گئے بعض نے انکو جمع کیا ہے ۷

توفی رسول اللہ عن تسع سنوۃ الیہن تعزى المکرمات وتنسب  
 فعاشۃ میمونۃ وصفیۃ وحفصۃ تتلو من ہندوزینب  
 جویریۃ مع رملۃ شم سودة ثلاث وست ذکر من مہذب

ف شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کتاب ہجرت احادیث میں ذکر کیا ہے کہ  
 افضل زوجات مطہرات خدیجہ وعائشہ ہیں اور انکی افضلیت میں خلافت ہے  
 ابن ابی العواد نے تفصیل خدیجہ کی تصحیح کی ہے کیونکہ جب عائشہ نے یہ بات کہی کہ  
 قد رزقک اللہ خیل منہا تو حضرت نے فرمایا لا واللہ ما رزقنی اللہ خیر امنہا  
 امنت بی حین کذبی الناس واعطتني ما لہا حین حرمنی الناس شرح علیہ السلام  
 میں جو ہر و پر یون کہا ہے کہ خدیجہ وفاطہ افضل ہیں عائشہ سے جب سبکی ہو پڑا

کیا کہا الذی تختاره و نذین الله به ان فاطمة بنت محمد صلی الله علیہ و آلہ وسلم

افضل ثم اھا خدیجة ثم عائشة

دی کسی گفت عائشہ در فضل بہتر از بنت سید البشر است  
 مصرعے در جواب او خواندم رشتہ دیگر رگ جگر در گرت  
 مختار سبکی یہ ہے کہ مریم فضل بہن خدیجہ سے لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر النساء  
 العالمین مریم بنت عمران ثم خدیجة بنت خویلد ثم فاطمة بنت محمد ثم  
 انسۃ بنت مزاحم امرأة فرعون اور ان دونوں کی نبوت میں اختلاف ہے  
 اور شیخ الاسلام نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ اس دم جو مختار سیرا ہے وہ یہ ہے کہ  
 افضلیت محمول ہے احوال پر عائشہ من حیث العلم افضل ازواج بہن اور خدیجہ  
 من حیث التقدم کہ سب سے پہلے ایمان لائیں اور مہمات میں انہوں نے حضرت  
 کی اعانت کی اور فاطمہ من حیث القرابة اور مریم اس حیثیت سے کہ اوہی نبوت  
 میں اختلاف ہے اور ذکر او کا قرآن میں ہمراہ انبیاء کے آیا ہے اور زن فرعون  
 اسی حیثیت سے لیکن ذکر او کا ہمراہ انبیاء کے نہیں آیا انہیں احوال پر ہم اولیٰ و  
 و اخبار کو اوتارتے ہیں جو ان سب کی افضلیت میں آئی ہیں اور یہ قول جدید ہے  
 اگر تفضیل بالا احوال اور کثرت خصال حمیدہ کے قائل ہوں اور اگر یہ بات کہی جا  
 کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب کے ہے تو اقرب توقف ہے کہما حقولہ اکثر  
 برہان حلبی کہتے ہیں ان زینب بنت جحش تلی عائشہ ولم یقف استاذنا علی



فی باقیہن ولا فی مفاضلۃ بعض ابنائہ الذکور علی بعض ولا فی المفاضلۃ  
 بینہم و بین البنات الشریقات سوى ما شرف الله به الذکور علی الاناث  
 مطلقا ولا بینہن سوى فاطمة فانہا افضل بناتہ النکریات ولا باقی البنات  
 سوى فاطمة مع الزوجات الطاهرات وان جرت علة فاطمة بالبضعیة فی  
 الجمیع فالوقف اسلم والله اعلم انتہی **ف** سراری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی چار تہیں ایک ماریہ قطیفہ انکو مقوقس نے بیجا تھا حضرت نے فرمایا ستقم علیکم  
 مصر فاستق صوابا لہما خیرا فان لہم رجلا وصہرا مراد رحم سے ام اسمعیل مہین  
 کہ یہ قطیفی تہین جب ابراہیم پیدا ہوئے ماریہ آزاد ٹھہریں انکا انتقال خلافت عمر  
 میں ۱۷ھ میں ہوا عمر نے ناز پڑھی اور بقیع میں دفن کیا دوم ریحانہ امین خلافت  
 سوم وہ جاریہ جو زینب بنت جحش نے آپکو ہبہ کی تھی چہام جاریہ قرظیہ **ف**  
 رہی اولاد حضرت کی سو علی الاصح سات بچے تھے تین ذکور چار اناث اول ولود  
 قاسم مہین پسر زینب پسر رقیہ پسر فاطمہ پسر ام کلثوم انکا نام نہیں معلوم ہوا پھر عبداللہ  
 انکو طیب و طاہر ہی کہتے تھے یا یہ دونوں سوای عبداللہ کے تھے یہ سب مکہ میں  
 پیدا ہوئے خدیجہ سے مگر ابراہیم کہ مدینہ میں ماریہ سے پیدا ہوئے تھے قاسم  
 بمکہ دو سال یا کم و بیش سب کو پہلے مکہ میں مرے پھر عبداللہ نے ہی بمقام  
 مکہ مکرمہ صغیر سن میں انتقال کیا ابراہیم خدیجہ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے اور  
 سنہ ۱۰ھ میں وفات پائی بمکہ یک سال و دو ماہ یا یک سال و شش ماہ اور بقیع میں

مدفون ہوئے زینب سنہ ۳۰ میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تولد ہوئی  
 اور اسلام لائیں اور ہجرت کی وکان ابوہا یحبھا انتی قول ابن اسحق رقیہ  
 کی ولادت سنہ ۳۳ میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی اسمین اخلاق سحر  
 کہ ام کلثوم بڑی تھیں یا رقیہ رقیہ کا انتقال سنہ نو ہجری میں ہوا حضرت نے  
 نماز جنازہ کی پڑھی انکے کوئی بچہ نہیں ہوا فاطمہ علیہا السلام پانچ برس کے  
 نبوت سے پیدا ہوئیں یہ سب دختران نبوی میں چوٹی تھیں وکان رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحبھا حباً شدیداً حدیفہ سے رفعا آیا یہ ایک شہتہ  
 ہی جو کبھی زمین پر نہیں اترتا قبل اس کے اسنے اپنے رب کو اذن لیا  
 کہ مجھ پر سلام کرے اور مجھے بشارت دی کہ ان الحسن والحسین سید شباب  
 اہل الجنة وان فاطمة سیدۃ نساء العالمین رواہ احمد فی مسندہ والخیر  
 تمام والیزار والطبرانی وابو نعیم انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان فاطمة  
 احصنت فرجہا فحرم اللہ ذریتہا علی النار طبرانی کا لفظ ایسی سند سے جسکے جال  
 ثقات ہیں رفعا یہ ہے کہ حضرت نے فاطمہ سے کہا ان اللہ غیر معذ بک ولا احد  
 من ولدک مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہی بضعة منی وہی قلبی وہی  
 روحی التي بین جنبی من اذا ہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ بواؤہ  
 انصاری رفعا کہتے ہیں کہ جب دن قیامت کا ہوگا اللہ اولین و آخرین کو جمع  
 کرے گا ایک زمین میں ہر ایک منادی زیر عرش سے ندا کرے گا کہ جلیل جلیل فرما

نکسوار و سکرم و غصوا ابصار کوفان هذه فاطمة بنت محمد تزیدان قبا  
 علی الصراط رواه الاصبغ بن نباتة وفات فاطمة رضی اللہ عنہا کی شہینہ  
 سوم رمضان سنہ ۱۱۰ کو بعمر ۲۲ سال ہوئی بقیع میں وقت شب فن کی گئیں  
 علی یاعباس نے نماز جنازہ کی پڑھی بعد وفات حضرت کے نزدیک بعض کے  
 تین ماہ اور نزدیک بعض کے چھ ماہ زندہ رہیں یہی صحیح ہے علی نے انکے انتقال  
 پر سخت جرح کیا اور علی ہر دن زیارت قبر فاطمہ کرتے تھے فاطمہ کے تین بیٹے  
 ہوئے حسن و حسین و محسن پھر محسن بچپن ہی میں مر گئے اور دو دختر ہوئیں  
 ام کلثوم و زینب آیت بن سعد نے کہا رقیہ یہ بچپن میں مر گئیں بلوغ کو نہیں پہنچیں  
 ف خدم حضرت کے چلے تھے انس بن مالک و عبد اللہ بن سعد و عقیب  
 دوسی و عقیب بن عامر جہنی و اسلم بن شریک و بلال اور موالی آپ کے جنکو  
 آزاد کر دیا تھا زید بن حارثہ و آسامہ بن زید و برادر آسامہ از جانب ابوہریرہ  
 قبلی و شقران سہمی بصلح تھے کسی نے کہا یہ حبشی تھے کسی نے کہا فارسی تھے  
 اور ثوبان و انجستہ یہ سیاہ تھے اور رباح یہ بھی اسود تھے اور یاریہ نوبی تھے  
 اور عینہ یہ اسود تھے انکوارہ میں درندہ ملا انہوں نے کہا یا اباالحرث انما صلی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسنے انکوارہ پر لگا دیا اور سلمان فارسی  
 حضرت نے انکی طرف سے قسط کتابت ادا کی لکن اصل میں یہ آزاد تھے اور  
 ظلام بنائے گئے تھے اور ابوہریرہ اسکو توقس نے بھیجا تھا یہ اسلام نہ لایا

نصرانی بنار یا ایک اور غلام تھا سند زمان غور تون میں ام امین و اسیر و سیرین  
 و قیسر تہین آن دونوں کو متوقس نے مع اما سہ بھیجا تھا یہ دونوں خواہر اما تہین  
 بعض نے کہا حضرت نے سیرین حسان بن ثابت کو اور قیسر جنم بن قیس کو عنایت  
 کیں مرقوی ہے کہ حضرت نے اپنے مرض موت میں چالیس قبہ آزاد کرائے  
 نقباء آپ کے بارہ تھے محاضرات میں کہا ہے لیکن لنبی قبلہ هذا القدر  
 بل کان لکل نبی سبعة وهم ابن بکر وعمر وعثمان وعلي والزبیر وجعفر بن  
 ابی طالب ومصعب بن عمر و بلال و عمار و المقداد و عثمان بن مظعون  
 و ابن مسعود تہر پنجبار سو وہ سب انصارتے انکی گنتی محاضرات میں مل  
 لکھی ہے نام بنام اور حواری آپ کے بارہ شخص تھے اور سب قریش منجملہ انکے  
 خلفاء اربعہ ہیں اور ثواب جنگ و وقت سفر غزو یا عمرہ یا حج وغیرہ کے عامل  
 مدینہ کر جاتے تھے یہ سب ثولہ شخص تھے منجملہ انکے ابوذر غفاری ہیں انکی گنتی  
 محاضرات میں نام بنام لکھی ہے اور نور الابصار و سرور المخزون میں بھی درج  
 اور امراء آپ کے میں پر باذان بن سامان اولاد بہرام سے تھے یہ اولاد  
 اسلام ہیں اور ملوک عجم میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہوئے اور صفار پخالہ بن سعید  
 تھے اور حضرت موت پر زیاد بن لبید اور زبید و عدن پر ابو موسیٰ اشعری اور حید  
 پر سعد بن جہل اور نجران پر ابو سفیان بن حرب اور تیم پر یزید بن ابی سفیان  
 اور مکہ پر عتاب بن اسید اور کاتب آپ کے و سب نفر تھے منجملہ انکے عثمان

وعلی وابی بن کعب وزید بن ثابت و معاویہ بن ابی سفیان بہن فضی کا کتاب  
 الوحي وفي حياة الحيوان وكان المداوم على الكتابة زيدا ومعاوية زهير  
 بن العوام وجمہ بن الصلت کتابت اموال صدقات کرتے تھے اور حذیفہ کا کتاب  
 حوض النخل تھے اور زید بن جبہ و حصین بن نمیر کا کتاب دیانات و معاملات تھے  
 اور شریل بن سہد کا کتاب توقيعات الی الملوک تھے اور نو شخصوں نے عہد  
 حضرت مین قرآن کو براہ حفظ جمع کیا تھا اونہیں معاذ بن جبل و عثمان بن عفان  
 بہن اور مارنیو الی گردن کے سامنے حضرت کے علی وزیر و محمد بن مسلمہ  
 و مقداد و عاصم تھے اور حارث آپ کے سعد بن ابی وقاص و سعد بن معاذ و  
 عباد بن بشر و ابو ایوب انصاری و محمد بن مسلمہ تھے فلما نزل قوله تعالى والله  
 يعصمك من الناس ترك الحراسة لئلا يذاني حياة الحيوان اور مفتی عہد نبوت  
 مین ہر چار خلیفہ و عبدالرحمن بن عوف و ابی بن کعب ابن سعود و معاذ بن جبل  
 و عمار بن یاسر و حذیفہ وزید بن ثابت و سلمان فارسی و ابو الدرداء و ابو موسیٰ  
 اشعری تھے اور مؤذن آپ کے ایک بلال تھے انکی وفات سنہ ۱۱ یا ۱۲ ہجری  
 مین بمقام دار یا باب کیسان مین کچھ اور پڑاٹھ برس کی عمر مین ہوئی حلب دمشق  
 مین مدفون ہوئے دوم ابن ام مکتوم سوم سعد قرظی چارم ابو محذورہ حضرت نے  
 خود کسی اذان نہیں دی نیا بوری نے کہا اسلیے کہ جو کوئی آپ کی اذان سے  
 تخلف کرتا کافر ہو جاتا اسکے سوا اور بہت وجوہ عدم تاذین نبوی کے ہیں اسلام

وغیرہ نے ذکر کیے ہیں اور قضاۃ حضرت کے علی و معاذ بن جبل و ابو موسیٰ شہری  
تھے یہ سب قاضی مدینہ تھے اور رسل آپ کے عمرو بن امیہ ضمری و دحیہ کلبی <sup>رضی اللہ عنہ</sup>  
بن حذافہ سہمی اور حاطب بن بلتعہ نخعی و ثعلج بن وہب سدی و سلیط بن عمرو  
عامری و عمرو بن العاص و عطاء بن ابی جریج تھے عمرو بن امیہ کو حضرت نے پاس  
نجاہی کے بھیجا تھا نجاشی لقب ہر پادشاہ حبشہ کا انکا نام محمد تھا احمد کا ترجمہ  
عربی میں عطیہ ہے نجاشی نے حضرت کا خط دونوں انکھوں پر رکھا اور تخت سے  
اوتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کیا اور ایام آنحضرت میں بسال نهم ہجرت  
انتقال کیا حضرت نے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی دحیہ کلبی کو پاس ہر قتل پادشاہ  
روم کے بھیجا تھا اسکے نزدیک لائل نبوت ثابت ہوئے اور چاہا کہ سلمان <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>  
قوم نے موافقت نہ کی اور بخوف زوال سلطنت اسلام سے باز رہا ابن حذافہ کو  
پاس کسری پادشاہ فارس کے بھیجا تھا اوسنے آپکا خط پھاڑ ڈالا آپ نے فرمایا اللہ  
اوسکے ملک کو پارہ پارہ کر دیگا وہ عنقریب مارا گیا حاطب کو پاس مقوقس کے  
بھیجا تھا مقوقس لقب ہر حاکم مصر و اسکندریہ کا وہ قریب باسلام ہوا اور اوسنے  
ہدیہ بھیجا ماریہ قطبیہ و سیرین و استر سفید دلدل نام اور ایک قول میں ہزار  
درینار اور سیش جامہ اور عمرو بن عاص کو طرف پسران مجلندی پادشاہان عمان  
کے بھیجا وہ دونوں سلمان ہو گئے اور عمرو کو زکوۃ لینے سے اپنی رعایا کے منع  
نکلیا وہ در بیان انکے حکم کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت کا انتقال ہوا اور سلیط کو

طرف ہو ذہ بن علی رئیس یامہ کے بیجاؤسنے سلیط کا اکرام کیا اور حضرت کو  
 کلا بھیجا کہ جس امر کی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو وہ بہت اچھی چیز ہے میں اپنی قوم  
 کا خطیب و شاعر ہوں مجھ کو کہہ نصرت امر خلافت میں دینا چاہیے حضرت نے  
 قبول نہ کیا ہو ذہ سلمان نہوا شجاع کو پاس حارث غسانی کے بیجا یہ شہر بقلالک  
 شام کا پادشاہ تھا اوسنے حضرت کا خط پیر دیا اور کہا میں لشکر سمیت وسط  
 آتا ہوں لیکن پادشاہ روم نے اوسکو روک دیا تھا جبر بن اسید کو طرف حارث حیر  
 یعنی کے روانہ کیا اور علاء کو پاس منذر بن سادعی پادشاہ بحرین کے بیجاؤ  
 مسلمان ہو گیا ابو موسیٰ و معاذ کو جانب ین روانہ کیا رعیت ین اسلام لائی  
 اور یہاں کے پادشاہ ہی بغیر قتال کے مسلمان ہو گئے واعد ہیدی میں بشار  
 الی صراط مستقیم شہر آپ کے جو اسلام سے ذب کرتے تھے کعب بن لک  
 و عبد اللہ بن رواحہ و حسان بن ثابت تھے حضرت نے انکو دعادی اور کہا  
 اللہ ایدہ بروح القدس کہتے ہیں اعانہ جبریل علیہ السلام بسبعین  
 بیتا اور براور رضاعی حضرت کے ایک حمزہ تھے ثویبہ کنیز ابی اسبغہ ان  
 دونوں کو دودھ پلایا اور اولاد علیہ تھے ریحہ حیوانات حضرت کے سوت  
 گھوڑے تھے یا زیادہ اونین ایک سگ تھا بہت تیز رو جیسے آب وان سگ  
 چلے یہی اسپ آپ کی ملک میں آیا تھا اسکا چارجا مہ چال کا تھا اور چوہ خیر  
 تھے اونین ایک شہاب تھا جسکو دلہل کہتے تھے مقوقس مصر نے ہرین بیجا

سب سے پہلے اسلام میں اسی بغلہ پر سواری ہوئی اور اتنا جیا کہ اس کے دانت  
 گر گئے اور سکو جو کوٹ کر کھلاتے تھے پہراند ہا ہو گیا علی رضی اللہ عنہ نے اسی  
 دلدل پر سوار ہو کر خواجه سے قتال کیا تھا پہلے اس پر عثمان سوار ہوتے تھے  
 پھر حسن حسین کی سواری میں رہا پھر پاس محمد بن حنفیہ کے ایک مرد نے اس پر  
 تیر چلایا اس سے وہ مر گیا اور حضرت کے دو گدھے تھے ایک یعفور اور دوسرا  
 عفیر اور تین ناقے تھے ایک قصوی دوم جدعا سوم عضباء اسپر کوئی ناقہ بنی  
 نہوتا تھا ایک باریہ سبوق ہو گیا مسلمانوں کو شاق گذرا فرمایا ان حقائق علیہ السلام  
 ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا و ضعه بعض نے کہا ناقہ غیر سبوق قصوی تھا  
 کسی نے کہا ہر سنام ایک ہی ناقہ کے ہیں بعض نے کہا قصوی ایک تھا اور دو  
 جدعا و عضباء ایک اور بکریان حضرت کی ایک سو سات عدد تھیں ام ایمن  
 او نکوچر ایک کر تین اور ایک بکری مختص بشرب حضرت تھی اور یہ بات منقول  
 نہیں ہے کہ کوئی بقر ہی تھے ہاں سفید مرغ آپ رکھتے تھے اور وہ آپ ہی کے  
 گھس میں رہتا تھا آپ کی ایک بکری کا نام غوثہ یا غیشہ تھا اور دوسری کا نام بین  
 کذا فی اسد الغابۃ اور آپ کے تھیاروں میں ایک کا نام غضب تھا اور  
 رسوب اور بتار و حنف و ذوالفقار اور ایک تلوار پر یہ شعر لکھا تھا  
 فی الجہن عار و فی الاقدام مکرمۃ والمرء بالجن لا یضی من القدر  
 اسی تلوار کو حضرت نے روز احد حوالہ ابو دجانہ کیا تھا ابو بکر و عمر اس کو مانگتے تھے



اپنے انکو یہ تلوار زندگی اور فرمایا لا اعطیہ الا بحقہ ابوہ جانے لے کہا اسکا حق  
 کیا ہے فرمایا ان غضب فی العدو حتی یغنی کما انا اخذہ بحقہ یہ ابوہ جانے  
 ایک مرد بہادر تھے وقت حرب کے احتیال کرتے اور وسط ذوالفقار میں فہر  
 تھے مثل پشت کے حضرت اس تلوار کو کسی حرب میں نہجوڑتے اسکی اصل  
 وہ لوہا تھا جو پاس کعبہ کے مدفون تھا اور غیر واحد کہتے ہیں کہ یہ تلوار نبی بن  
 حجاج سہمی کی تھی اوسکے پسر عاص نے پاس دن بدر کے تھی علی نے اوسکو قتل  
 کیا اور تلوار پاس حضرت کے لاس حضرت نے وہ تلوار علی کو دیدی علی نے  
 دن احد کے اوس سے کارزار کیا ابن ابی نجیح نے دن احد کے یہ کہا لاسیف  
 الاذوالفقار ولا فنی الا علی بعض نے کہا بلقیس نے سات تلواریں سلیمان  
 علیہ السلام کو ہدیہ میں بھیجی تھیں او میں ایک یہ ذوالفقار بھی تھی اسکے سوا اور  
 بھی اقوال میں کذا فی الفضول النہجہ شروع حضرت کے یعنی زرہ سونٹ  
 عدوتہ بعد یہ قصہ ذات الفضول ذات الوشاح ذات الحواشی ہزار خرق  
 اور آپ کی تین کمانیں تھیں یا پانچ شیعہ محی الدین نے کہا کسی نے نام انکے  
 روایت نہیں کیے اور تین سپہ تین اور تین ترکش اور عمامہ کا نام سحاب اور  
 رایت کا نام عقاب اور لوا کا نام احمد اور رکابی کا نام غرا، اسکو چار شخص ملے  
 تھے اوسکے چار کندے لوہے کے تھے اور پانچ حرا ب تھے ایک حربہ خرد  
 مشابہ جکار عنفرہ نام یہ دن عید کے آپ کے سامنے محمول ہوا تھا اور سقرین

سترہ نماز کے گاڑ دیا جاتا تھا اور دوسرا حربہ کلان بیضا نام تھا اور ایک ہلال  
 تھی بقدر ذراع یا ذرا زیادہ اور اس کا ایک سر تھا اس کو سامنے آپ کے شتر پر  
 لٹکا دیتے تھے اور ایک چھڑی تھی شوخط کی اسی کا تداول خلفاء کرتے تھے  
 اور اس کا ایک مخضر تھا یعنی وہ جگہ جس کو عصا وغیرہ میں ہاتھ سے تھامتے ہیں  
 اور دو خود تھے سر پر رکھنے کے مثل کلاہ کے ایک کا نام ریان دوسرا بیکانام  
 منصب رکھا تھا اور ایک لگن تھا پتھر کا اس کو منصب کہتے تھے اوس پر آپ  
 وضو کرتے اور ایک پیتل کا لوٹا تھا اور ایک رکوع تھا صادر نام اور ایک میرہ  
 تھار کی نام اور ایک آمینیہ تھامد نام اور ایک مقرض تھی جامع نام اور ایک  
 جو تھامد اصفر نام اس جگہ تک ذکر اون اشیاء کا ہوا جن کو ایک تعلق خاص تھا  
 ساتھ جناب رسالت مآب کس ع نسبت ہرچہ بگزار رسد گل باشد اہل مولد  
 کو لازم ہے کہ ہمراہ ذکر مولد شریف کے ان حالات و ماجریات پر بھی اطلاع  
 حاصل کریں کہ اس علم و معرفت سے ایمان کو قوت اور اتبع سنت کو ہمت  
 ہوتی ہے مجرد اظہار فرحت و ذکر محض ولادت پر خالی نقصان عرفان نہیں ہے  
 لکن اکثر لوگ احراز سے اس فضیلت کے محروم رہتے ہیں حالانکہ حکم ان لوگوں  
 و اہل فطرت اگر براہ کم ہمتی و عدم توفیق دریافت تفصیل سیر سے حرام نصیب  
 رہیں تو بہلاؤ سقد سیر پر جو مختصر و مجمل ہیں بہر حال واقف ہونا چاہیے ورنہ  
 یہ دعویٰ محبت غیر ثابت رہیگا ف رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت

ورضاعت و صلیہ و معجزات و معراج و فضائل درود و وفات ہو کر تاہیں رسالے میں یہ مقاصد مع شئی زائد نہ گورہیں اور روایات موضوعہ و ضعیفہ و حکایات متعلقہ مختلفہ سے اجتناب کیا گیا ہے اور فضائل درود و منافع اوسکے دارین میں رسالہ جدا گانہ میں لکھے گئے ہیں و بامداد التوفیق و ہولستعان

### فصل دہم میں بعض سیر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفائے اربعین کے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تھا کہا آپ کا حشوق قرآن مجید تھا قرآن کے غضب پر غصہ کرتے اور خوشنودی قرآن پر خوشنود ہوتے اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لیتے لیکن اگر کوئی حق حقوق خدا میں سے ضائع ہوتا تو انتقام لیتے محض واسطے خدا کے اور جب غصہ میں آتے کسی کتاب کے غصہ اوٹھانے کی نہوتی بڑے بہادر سعی کر لیم النفس تے کہی کسی کے سوال کے جواب میں انکار نہ کرتے

زفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر بآٹھ دآن لا آلہ الا اللہ  
رات کو آپ کے گھر میں کوئی درہم و دینار نہ رہتا اور اگر کوئی چیز ہوتی تو ہرگز گھر میں نہ آتی جب تک وہ چیز کسی مستحق کو نہ دیتے اور بیت المال میں سے کچھ نہ لیتے مگر قوت یکسالہ وہ بھی ارزان تر جنس جیسے خرماء و جوہر و عین و بھی ایشا کر دیتے یہاں تک کہ سال سے پہلے اہل محتاج قوت کے ہو جاتے بڑے سچے کلمی

بات کے اور وعدہ وفا کرنے والے اور خوش صحبت و حلیم اور با حیا تھے نظر زمین  
 پر زیادہ دیکھتے بہ نسبت آسمان کے اکثر گوشہ چشم سے دیکھتے بڑے خاکسار تھے  
 ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے غنی ہو یا فقیر آزاد ہو یا بندہ بڑے شفیق تھے  
 خلق پر تکی کے لیے برتن پانی کا جھکا دیتے جب تک وہ سیراب نہ ہوتی برتن الگ  
 نکرتے شادیات و لذات سے پار ساتھے اپنے اصحاب کا اکرام کرتے ازدحام  
 میں آنیوالے کو جگہ دیتے ابتدا اسلام کرتے ملاقات کے لیے لباس و شانہ  
 وغیرہا سے تزیین فرماتے بیمار کی عیادت کرتے مسافر کے لیے دعا کرتے  
 کوئی مرجاتا تو استرجاع کرتے اور دعا دیتے جسکو جانتے کہ آزرہ ہو گیا ہے  
 اس کے گھر پر جاتے باغات میں جاتے ضیافت کھاتے اشرف قوم کی  
 استمال فرماتے اہل فضل کا اکرام کرتے کسی سے تازہ روئی دریغ نہ رکھتے  
 عذر پذیر فرماتے سچی بات کہنے میں قوی و ضعیف نزدیک آپ کے یکساں  
 ہوتا فرماتے میرے پیچھے نہ چلو فرشتوں کے لیے جگہ چھوڑ دو وقت سوار  
 ہونے کے پیادے کو اپنے ہمراہ سوار کر لیتے اگر وہ عذر کرتا فرماتے آگے  
 چلا جا اپنے خادم کی خدمت کرتے اپنے لونڈی غلاموں سے کھانے پینے  
 میں ممتاز نہ رہتے اکیبا سفر میں نایک بکری فوج کی ہر شخص نے ایک کام اپنے  
 ذمہ لیا آپ جا کر ہیثمہ سوختنی لے آئے اپنے اونٹ کا پاؤں آپ باندھتے  
 اونٹ بٹھتے امد کا ذکر کرتے مجلس میں جہاں جگہ پاتے بیٹھ جاتے قصد

مجلس کا کرتے اور یہی حکم سب مسلمانوں کو دیتے ہر کسی سے ایسی بشارت  
 کرتے کہ وہ یہ جانتا کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے مکرم نہیں ہو کسی کے  
 سونہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اسکو بری لگے بد خوئی و بی ادبی کا مقابلہ نہ کرتے  
 بلکہ معاف فرما دیتے فقیر دن کو دو دست رکھتے اونکے پاس بیٹھتے جنازے میں  
 جاتے کیسکو سبب فقر کے حقیر جانتے کسی پادشاہ سے بسبب اسکی پادشاہ  
 کے مڈرتے اسکی نعمت کا اکرام کرتے اگرچہ تھوڑی سی ہوتی اور کسی نعمت کی  
 حقارت نہ کرتے طعام کو برا نہ کہتے جی چاہتا کھاتے ورنہ چوڑ دیتے ہمسایہ و  
 مہمان کی خبر داری رکھتے اکثر تبسم کرتے تہقنہ لگاتے کوئی وقت پکا بغیر عمل  
 شہد میں بسر نہوتا و امر میں جو آسان ہوتا اسکو اختیار کرتے قطع رحم سے  
 دور رہتے اپنا جو نام کا شہتہ کپڑے میں پیوند لگاتے غلام کو اپنے ساتھ سوا  
 کر لیتے اسپ و خچر و خرپر سوار ہوتے روئی اسپ کا مسح آستین یا گوشہ  
 چادر سے کرتے فال کو دوست رکھتے بدشگونئی ناپسند کرتے فال یہ ہر کہ جب  
 آدمی کسی کام کی طرف متوجہ ہو اور اسکے کان میں کوئی کلمہ نیک پہنچے  
 جیسے یا راشد یا سالم تو ایسے لفظ کے سننے سے خوشوقت ہوتے اسکے سوا  
 اور کوئی طریقہ فال کا نہیں ہے امر ناپسند پر الحمد للہ علی کل حال کہتے بعد  
 فراغ کے طعام سے دعا پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و اودانا و جعلنا  
 مسلمین اکثر و بقبلہ بیٹھتے سخن لایعتی نہ کرتے نماز لبی اور خطبہ کو تاہ کرتے

مجلس میں سو بار استغفار کرتے نماز میں بسبب و نئے کے آپ کے سینے  
 سے جوش دیگ کی سی آواز سنی جاتی دو شنبہ پخشنبہ کو اور تین من ہر ماہ میں  
 روزہ رکھتے اور دن جمعے کے بے روزہ کم ہوتے خواب میں آنکھ سوتے  
 اور دل انتظار وحی میں جاگتا خڑا نہ لیتے کہ یہ ایک آواز سن کر ہر خواب  
 میں اگر امر ناپسند دیکھتے کہتے ہوا اللہ لا شریک لہ جب سونے کو بستر پہنچتے  
 کہتے رب فنی عذابک یوم تبعث عبادک جب بیدار ہوتے کہتے الحمد  
 للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور صدقہ نہ کھاتے ہدیہ لیتے صدقہ  
 وہ ہے کہ فقیر کو بطلب ثواب دین اور خصوصیت اس شخص کی منظور نہ ہو  
 وہ ہے کہ واسطے اگر ام اس شخص کے دین ہدیہ کا بدلا اس ہدیہ سے بہتر  
 کرتے کھانے میں تکلف نہ کرتے شدت گرنگی میں پیٹ پر پتھر باندھ لیتے اللہ  
 آپ کو کلید خزان زمین عطا کی تھی آپ نے قبول نہ کی آخرت اختیار کی روٹی کو  
 سر سے کھاتے مرغ و سرخاب کا گوشت کھاتے کدو و گوشت دست بزرگو  
 دوست رکھتے فرماتے زیت کھاؤ اور بدن میں ملو کہ یہ درخت مبارک ہے  
 تین انگشت سے کھاتے اور اونگلی چاٹ لیتے اور آپ نے جو کی روٹی سوتی  
 کھجور سے اور خرزہ ترکھور سے اور باد رنگ خرمای ترکے ساتھ اور خرما مسک  
 کے ساتھ کھایا ہے شیرینی و شہد کو دوست رکھتے پانی میٹھکرتین سانس میں  
 برتن موندہ سے جدا کر کے پیتے فرماتے جو کوئی کچھہ یا کولات میں سو کھاسے

وہ کہے اللہ عز و جل ذقنا خیرا منہ اور اگر وہ وہ ہے تو کہے اللہ صبارا ک لنافیہ  
 و ذقنا منہ فرماتے دودھ عوض اکل و شرب کے کفایت کرنا ہی جانشین ہونے  
 تھی دست سلطان پشینہ پوش علامے خروپاد شاہے فروش  
 جو تاپیوند دار پنتے تکلف نکرتے احب ثیاب آپکو قمیص تہا نیا کپڑا پہنتے تو کہتے  
 اللہم لاک الحمد کا البستہ و امالک خیرہ و خیر ماصنع لہ جائزہ سبز سے خوش ہوتے  
 کبھی ایک ہی چادر میں نماز پڑھتے دونوں گوشے درمیان دونوں شانوں کے  
 باندھ لیتے پگڑی باندھتے درمیان دونوں شانوں کے شملہ چوڑے جمعہ کے  
 دن چادر سرخ اوڑھتے بعض نے کہا یعنی مخطط چاندی کی انگشتری رکھتے خضر  
 دست راست میں اور کبھی خضر دست چپ میں خوشبو کو دست رکھتا اور بدبو  
 ناپسند فرماتے کبھی استعمال غالیہ کا اور گاہ تہا مشک کا فرماتے غالیہ خوشبوی  
 مرکب کو کہتے ہیں عود و کافور کا بخور کرتے اشم یعنی سرسہ اعلیٰ قسم انکھ میں لگاتے  
 چشم راست میں تین سلامی اور چپ میں دو سلامی اور صوم میں بھی سرسہ لگاتے  
 اور سروریش میں استعمال روغن کا بکثرت کرتے اور ایک دن بعد تیل لگایا کرتے  
 لنگھی کرنے اور جو تاپہنے اور طہارت کرنے میں ابتدا جانب راست کرتے  
 آئینہ دیکھتے سفر میں شیشہ روغن و سرسہ دان و آئینہ و شانہ و سقراض و سوا  
 و سوزن و رشتہ کو جدا نکرتے اور حجامت کرتے اور خوش طبعی فرماتے مگر بخیر  
 صبح کے اور کچھ نہ کہتے اتنی کذا فی سرور المخزون شیخ محمد طہر رح سب مع البجا

میں حالات آنحضرت اجمالاً سالوار یوم ولادت سے تا یوم وفات اپنی  
 سیرت علیحدہ سے ذکر کیے ہیں لیکن جو کچھ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے وہ نسبت  
 اوسکے زیادہ ہے اسی طرح امام یافعی رحمہ نے مرآۃ البجنان میں اور معطلانی  
 نے اپنی سیرت میں بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہے اور شیخ رفیع الدین  
 مراد آبادی رح نے بھی سیرت مصطفویہ کو رسالہ صلوۃ الکلیب بذکر اجبیت میں  
 بعبارت فارسی لکھا ہے اور کتب مستقلہ مطولہ اس بیان میں علیحدہ تالیف  
 ہوئے ہیں مثلاً قان کمال و جمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل  
 سیلا شریف اس امر میں کوشش کریں کہ صورت و سیرت و سمت و دال  
 و ہدی میں ساتھ جناب سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت حاصل ہو  
 کیونکہ ترقی مدارج عقبی کی اور رفعت مراتب آخرت ہر مومن مسلم محسن کے  
 حق میں بقدر اس موافقت و مقدار اتباع کے ہوگی مجرد ذکر ولادت شریف  
 سنکرم بہر ابناء دہرین میسر خوش ہولینا اور پیروی کی فکر نہ کرنا بلکہ بدعات  
 و منکرات میں آلودہ رہنا اور مرکب کبار و ترک اعمال صالحہ ہونا کچھ مفید نہ ہوگا  
 بلکہ سبب ہلاک و تہیج ایسی فرحت خشک ہرگز مصدق دعوی محبت خدا و  
 رسول نہیں ہو سکتی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ و جنت  
 میں وہی شخص جائیگا جو رسول کی اطاعت کرتا ہو نہ وہ شخص جو انکا باغی یا  
 مخالف یا مشاق یا تارک اتباع و مرکب ابتداء ہے غربت اسلام کی وجہ سے



اب فقط نام اسلام کارہ گیا ہو راہ و رسم ایمان محو ہو گئی اخلاق اسلامیہ بالکل مسلمین میں سے جاتی رہی منکر معروف و معروف منکر ٹھہر گیا جو دشمنی غیر اہل اسلام کو ساتھ اسلام کے تھی اب وہ دشمنی آپس میں مسلمانوں کے ظاہر ہو گئی و کان امر اللہ قد دامقد و رایہ سب علامات ہیں قرب ساعت کبریٰ کے اتفاق اہل اسلام زمانہ گزشتہ میں شک غیر اسلام تھا اور یہی اتفاق سبب ترقی دین و عروج مومنین و موجب قوت و سطوت و صولت و شکست تھا اغیار پر اب عکس القضیہ ہو گیا اہل اسلام نے علوم و اعمال کو چوڑ کر رسوم و افعال پر اختلال پر قناعت کی اور اس اسم و رسم کو موجب نجات اخروی سمجھ لیا لیکن بوقت صبح شود ہجور و روز معلومت کہ باکہ ہشت عشق و شہد ہجور ستعلم لیلی ای دین تداہیت و ای غایہ فی التقاضی غریبھا

اسد تعالیٰ ہو کہ اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کرے کہ ہم ہر روز کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق متبع و اثق سے سن لیا کریں فقط کسی یوم و ماہ و تاریخ معین پر قصر نکرین ایک صحابہؓ نے کہا تاکہ میں سارے دعوات کے عوض درود ہی پڑھا کر دنگا فرمایا اذن یکفی ہٹ و یغفر ذنبک مجھے جس قدر رسائل مروجہ مولود شریف نظام و شرادیکچے وہ سب یا اکثر یا غالباً مشتمل ہیں و آیات غیر صحیحہ پر یا اونہیں اقوال صحیحہ و احوال ثابتہ بعد و انا مل یا حرکات عوامل میں باقی خیریت رہے قصائد و غزلیات

و منظومات وہ بالکل لطائف شعریہ و مبالغہ و اغراق و اطرائز ناجائز سے  
مشحون ہیں جسے شارع علیہ السلام نے منع صریح احادیث صحیحہ میں فرمایا ہے  
معلوم نہیں ہوتا کہ اسمین کیا خوبی ہے کہ بجای گوہر شاہوار کے پارہاے  
خزف بیکار کو اختیار کیا ہو اور فانی کو باقی پر پسند کیا ہو کیا کوئی مع نبوی  
اس آیت سے بڑھ کر بھی ہو سکتی ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین بلکہ  
رسول اللہ و خاتم النبیین و اناسید و لد ادم و لا فخر وانا اول شافع  
و مشفع الی غیر ذلک من الایات الکریمات و الاحادیث الشریفات اللهم  
افتح بینا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین و لا حول و لا قوة الا باللہ  
العلی العظیم باقی رہے خلفاء راشدین و بقیہ عشرہ مبشرہ سوائے احوال میں  
رسالہ مستقلہ تکریم المؤمنین لکھا گیا ہے اس جگہ اس قدر لکھنا کافی ہے کہ انکے ذکر  
خیر میں آیات و احادیث کثیرہ طیبہ آئے ہیں عامۃً و خاصۃً اور ذکر ائمہ اثنا عشر  
اہل بیت کا رسالہ علیحدہ موسوم بہ تشریفنا البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر میں کیا ہے  
ابن عباس نے کہا قولہ تعالیٰ و نزعنا ما فی صدودہم من غلی اخوانا علی سرر  
مقابلین مراد اس سے خلفاء اربعہ میں کہ دن قیامت کے سر یا قوت سرخ  
وزر و سبز و سفید لائیں گے اور اونپر یہ بیہین گے و قال تعالیٰ و هو الذی خلق  
من الماء بشرا فجعله نسبا و صہبا و کان ربک قدیرا مراد بشر و نسب و صہر سے  
خلفاء اربعہ میں سورہ و العصر میں فرمایا ہے کہ عصر قسم ہو آخر نہار کی ان الانسا

لنی خسر ابو جہل صحابہ الا الذین آمنوا ابو بکر بن وعلموا الصالحات عمر بن  
 و قاصوا بالحق عثمان بن و قاصوا بالصبر علی مرتضیٰ بن ذکر الخطیب  
 فی نفسیہ و روی عن ابن عباس ایضا ہکذا موقوفاً علیہ علی نے رفعا کہا کہ  
 رحمہ اللہ ابا بکر زوجنی بنتہ و حملنی الی دار الحجۃ و اعتق بلا لارحمہ اللہ عمار  
 یقول الحق وان کان مرا رحمہ اللہ عثمان تستعفی منہ الملائکۃ رحمہ اللہ علیہم  
 اذ الحق معہ حیث دار رواہ ابن عساکر سہل کتے ہیں جب حضرت حجۃ التوبہ  
 سے پہلے منبر پر چڑھ کر اس کی حمد و ثنا کی پر کہا اے لوگو میں اسی ہوں ابو بکر  
 و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین و انیس  
 تم یہ بات جان بچان رکھو رواہ الطبرانی علی مرتضیٰ نے رفعا کہا ہر ایک  
 نے تیرے ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو فرض کیا ہو مثل نماز زکوٰۃ و روزہ و حج کے  
 جو شخص کسی ایک کو ان میں سے دشمن رکھیگا او اس سے یہ ہر چار اہل نام قبول ہوگی  
 نور الابصار میں سکی تخریج نہیں لکھی ہے

صموا بحمۃ خیر الخلق ایدہم رب السماء بتوفیق و ایثار

نجمہم و اجب یشفی السقیم بہ فمن اجہم ینجو من النار

شعرانی رح نے علی خواص رخ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے تھے لایکفی فی محبۃ

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان ہمما المحبۃ العادیۃ اما انما

علینا انا لو کنا نغذب من جہنم یحبتنا لہم لا نرجع عن محبتہم کما لا نرجع عن

ایماننا بالتذیب کما وقع لبلال وصہیب وعمار وکما وقع للامام احمد فی  
مسئلۃ خلق القرآن فمن لا یحتمل فی حب الصحابة مثل ما حمل هؤلاء فحببتہ  
انتہی پر شرعانی کہتے ہیں فتامل یا اخی فی نفسک فرما تگون محبتک عجازیہ  
لاحقیۃ تجنی ثمرتہا یوم القیامۃ انتہی

ومن مذہبی حب النبی وصحبہ      وللناس فیما یعشقون مذہب  
وفي هذا المقدار کفایۃ والله ولی التوفیق المملوۃ

## خاتمین میں منوفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت جب حجۃ الوداع سے مدینہ کو پہر کر آئے بقیۃ ذیحجہ سال تمام تک اقامت  
کی جب سلاۃ ہجری شروع ہوئی محرم و صفر میں اچھی طرح رہے روز چار شنبہ آخر  
صفر کو بیمار پڑے تپ و درد سے لاحق حال ہوا خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ  
کی طرف اشارہ ظاہر کیا منبر پر شمار کی ابو بکر پر اور فرمایا ان عبد اخیرہ اللہ  
بین ان یوثیہ ذہقہ الدنیا و بین ما عندہ فاختار ما عندہ ابو بکر روئے اور  
سمجھ گئے اور کہا فذلک یشاہد رسول اللہ بابائنا و امہاتنا تب حضرت نے فرمایا  
ان امن الناس علی فی صحبتہ و مالہ ابو بکر ولو کنت متخذ امن اہل الاضر خلیلا  
لا اتخذت ابابکر خلیلا و لکن اخو الاسلام پر فرمایا لا یبقی فی المسجد خضۃ کلمۃ  
الاخوۃ ابی بکر پر امر خلافت کی تصویح و تاکید کی اور فرمایا کہ ابو بکر لوگوں کو

نماز پڑھاؤین چنانچہ سترہ نمازین پڑھائیں اور حضرت کے ازواج نے اذان یا  
 کہ آپ گھر میں عائشہ کے بیمار رہیں بخاری میں آیا ہے کہ عائشہ کتنی تھیں ان میں  
 نعم الله علی ان رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم توفی فی بیتی و فی یومی و  
 بین سحری و خری و ان الله جمع بین ریقی و ریقہ عند موتہ الی قوله و بین  
 یدیه رکوة فجللین خل یدیه فی الماء فمسہ بہما وجهه یقول لا الہ الا الله ان  
 للوت سکرات پہر ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگے فی الوفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ جاقبض  
 ہوئی اور ہاتھ جبک پڑا روز و شنبہ وقت گرمی چاشت ۱۲ ربیع الاول کو  
 جو اقدس میں رونق بخش ہوئے انا لله وانا الیہ اجعون جب حضرت کا انتقال  
 ہو گیا صحابہ کی عقل اوڑ گئی عثمان چپ ہو گئے علی کھڑے سے بیٹھ گئے عمر بن خطاب  
 نے مسجد میں کھڑے ہو کر کہا میں کیسے نسون کہ وہ یہ بات کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم مر گئے و لکن پاس ان کے اللہ کا رسول آیا جس طرح کہ پاس موسیٰ کے آیا تھا  
 اور وہ چالیس دن اپنی قوم سے مخفی رہے تھے ایک روایت میں ہے کہ جب  
 حضرت مقبوض ہوئے عمر نے کہا من قال ان رسول الله مات علوت راسہ  
 بسیفی هذا و انما ارتفع الی السماء انتہی اصحاب میں کوئی شخص ثابت ترعباس  
 و ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نہ تھا بخاری میں ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے  
 خبر دی کہ ابو بکر اپنے گھوڑے پر اپنے مسکن سے جو سنح میں تھا آئے اور اوڑھ کر  
 مسجد میں داخل ہوئے کسی شخص سے بات نہ کی عائشہ کے پاس بقصد رسول خدا

آئے حضرت ایک جائزہ میں لپٹے ہوئے تھے آپ کا چہرہ کھولا اور جب کہ  
لگے چوسنے اور روئے پر کہا بای انت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک <sup>تین</sup>  
اما الموتۃ التي کتبت علیک فقد متھا ابن عباس نے کہا ابو بکر! بہر حال عمر  
لوگوں سے بات کرتے تھے کہا بیٹو! عمر عمر نے انکار کیا لوگ انکی طرف توجہ  
ہوئے اور عمر کو چوڑ دیا ابو بکر نے کہا اما بعد من کان منکم یعبد محمد  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم فان محمد اقد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان  
اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل  
الی قولہ الشاکرین والسد گویا لوگ یہ بات نہانتے تھے کہ امد نے یہ آیت اپنی تائی  
یہاں تک کہ ابو بکر نے اسکو پڑھا اور لوگوں نے اسکو اونے اخذ کیا پر جن شے  
اس آیت کو سنا وہ اسکو پڑھنے لگا حضرت کو علی بن ابی طالب عباس وفضل  
بن عباس و قثم بن عباس اور اسامہ بن زید و شقران مولی رسول اللہ نے غسل  
دیا اور اوس بن خولی کو بلایا علی حضرت کو تھامے ہوئے تھے اور اوس نہلاتے  
تھے اور عباس وفضل و قثم لوٹتے پیرتے تھے اور اسامہ شقران پانی ڈالتے  
اور ان سب کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی پر تین سفید کپڑوں میں کفن کیا یہ قریہ  
سحواہ عمل میں کی بنی ہوئی تھی انہیں قیس و عاصہ نہ تھا ابن اسحق نے کہا دو ثوب  
صحاری اور ایک چادر جبرہ تھی ان کپڑوں میں آپکو لپیٹ دیا انتہی پر عود کا  
بخور کیا اور لوگ نماز پڑھنے کو آنے لگے سب نے الگ الگ نماز پڑھی کسی نے

او کی امارت کی بعض نے کہا آپ پر کسی نے نماز نہیں پڑھی بلکہ لوگ  
 دعا و تضرع کے لیے داخل ہوتے تھے اصحاب کی تعزیت ان کلمات سے  
 غائبانہ ہوئی ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة وخلفاء من کل حالان و دکان  
 من کل فائت فباللہ ففقوا و الیہ فارجعوا فان المصاب من حرم الثواب  
 صحابہ نے اختلاف کیا کہ حال غسل میں آپ کا لباس اور تارین یا کپڑوں سمیت  
 نہ لائیں امد نے اون پر خواب مسلط کی ایک کھنہ والے نے کہا کہ آپ کو  
 کپڑوں میں نہ لایا و جب بیدار ہوئے ایسا ہی کیا حضرت علی نے آپ کے شکم پر  
 ہاتھ پیرا کچھ نہ نکلا تب کہا صلی اللہ علیک لقد طبت حیا و میتا پر صحابہ کا  
 اختلاف ہوا کہ کس جگہ دفن کریں کسی نے کہا بقیع میں کسی نے کہا نقل کریں  
 اور پاس براہیم خلیل کے لیجائیں ابو بکر نے کہا جس جگہ مقبوض ہوئے ہیں  
 اسی جگہ دفن کرو میں نے سننا آپ فرماتے تھے کہ ایدفن نبی الا حیث قبض ینا کجا  
 اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور حدیث کی گئی اور او س میں آپ کو رکھا علی و عباس  
 و فضل و قثم و اوس بن خولی نے اندر قبر کے اوتارایہ دفن شب چہار شنبہ کو  
 ہوا بعد وفات شریف کے بقیہ روز دوشنبہ اور شب شنبہ اور روز شنبہ  
 اور بعض شب چہار شنبہ دفن میں توقف ہوا اے علیہ کہ حضرت نے روز دوشنبہ  
 دواز دہم ربیع الاول سنہ ہجری کو انتقال فرمایا ابن عباس کہتے ہیں حضرت  
 دن دوشنبہ کے پیدا ہوئے اور اسی دن نبی ہوئے اور اسی دن مکہ سے

طرف مدینے کے ہجرت کی اور اسی دن مدینے میں داخل ہوئے اور اسی دن  
 وفات پائی اور سب تاخیر دفن کا یہ ہوا کہ لوگ بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ  
 عنہ میں مشغول تھے یہاں تک کہ سمیت تمام ہوئی بعض نے کہا تو وقف ایسے ہوا کہ  
 سب کا اتفاق آپ کی موت پر نہ تمامت مرض کے تیرہ دن تھے یا ۳۴ یا  
 بارہ و قیل غیر ذلک وقت وفات کے ۶۲ سالہ تھے علی الصبح اسی طرح ابو بکر  
 و عمر و عائشہ رضی اللہ عنہم جمعین انتہی مافی نور الابصار بالاختصار والحمد للہ العلیٰ علم  
 پھر جس حجرہ عائشہ میں حضرت دفن ہوئے اسی جگہ بعد حضرت کے ابو بکر  
 و عمر رضی اللہ عنہما مدفون ہوئے فیما لہا من روضۃ ما اکرمھا شاناً واعظمھا کراماً  
 وایماناً شیخ عبدالحق دہلوی رح نے کتاب ثابت بالسنۃ فی ایام السنۃ میں لکھا ہے  
 کہ انوار التزیل و مدارک میں ابن عباس سے روایت ہے کہ آخر آیت جو جبریل لکیر  
 آئے یہ آیت ہے و انقبا یوما توجعون فیہ الی اللہ ثم تو فی کل نفس ما کسبت  
 وھو لا یظلمون اور کہا اس آیت کو دو صد و ہشتاد آیہ بقرہ کی سر پر رکھو بعد  
 نزول اس آیت کے حضرت ۷۱ دن یا ۱۰ یا تین ساعت زندہ رہے زاہدی نے  
 کہا ابن عباس روئے اور کہا ختم الوحی بالوعید ابتداء مرض نبوی یہ ہوا کہ  
 ماہ صفر سے دو راتیں باقی تھیں کہ دن چہار شنبہ کے گھر میں بیہوش کے در در  
 شروع ہوا یا ایک ات باقی تھی یا آٹھ از بیع الاول تھا و فاد میں کہا ہے کہ صفر  
 دس دن باقی تھے ۱۲ شب کو بیع الاول کی انتقال کیا یہ ماہ سنہ ۱۱ ہجری کا تھا



ایک شب جو فلیل میں بیتج میں گئے اور استغفار کر کے چلے آئے جب میں  
 سخت ہوا فرمایا مجھ پر سات مشک کا پانی ڈالو شاید کچھ راحت ملے چنانچہ ایسا ہی کیا  
 پہر اوس دن بھل کر خطبہ پڑھا اور شہداء احد کے لیے استغفار کی بارہ یاہ ادا کر دیا  
 رہے ایک بار فاطمہ سے سرکوشی کی اور کہا ائتک اول اہل بیتی لمحقابی و نعم لیسف  
 انا لک اسمین اختلاف نہیں ہے کہ آپ کا انتقال روز دوشنبہ نصف نہار کو ہوا عبد  
 بن انیس اوسی دن سے بیمار پڑ کر مر گئے جب آپ کی موت میں شک ہوا تو خاتم  
 کو دیکھا کہ مرفوع ہو گئی تب موت کا یقین کیا علی کہتے ہیں کہ جب حضرت مقبر  
 ہوئے ملک الموت طرف آسمان کے گریاں بریاں گئے و امدیئے آسمان سے  
 یہ آواز سنی یا محمد اہ کل المصائب لقون عند هذه المصيبة سنن ابن ماجہ  
 آیا کہ آپ نے حال مرض میں فرمایا ایھا الناس ان احد من الناس اوفن  
 المؤمنین اصیب بمصيبة فلیتعز بمصیبتی فی عین المصيبة التي تصیب بغیر  
 فان احد من امتی لن یصاب بمصيبة بعدی اشد علیہ من مصیبتی سفیان  
 بن تمار کہتے ہیں میں نے حضرت کی قبر کو سنم دیکھا یعنی مرتفع ابو بکر و عمر کی قبر بھی  
 تھی ائمہ اربعہ نے تسنیم کو مستحب کہا ہے اور قدام شافعیہ تطیح کو مستحب تاویہ  
 اول میں مطوح ہوگی پھر جب نہ مانہ عمر بن عبد العزیز میں جد ابرقہ درست کی تو  
 بقدر یک شبر سنم کر دی افضلیت میں اختلاف ہوا اصل جواز ہے اور تطیح رائج  
 بدلیل حدیث مسلم کہ فضالہ بن عبید کا گزرا ایک قبر پر ہوا اوسکو برا بر کر کے کہا

میں حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ قبور کو برابر کر دو اسی طرح حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ جو قبر پاؤ او کو برابر زمین کے کر دو یہ تسخیم فعل امت تھا نہ ارشاد حضرت آپ نے مرض موت میں فرمایا تھا لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد روتہ عائشہ رضی اللہ عنہا سعید بن السیب کہتے ہیں جبکہ ایک قبر کی باقی ہے اوسمین عیسیٰ بن مریم دفن ہونگے علیہ الصلوٰۃ والسلام

### فصل ذکر ندب ثنائی نبوی میں

فاطمہ علیہا السلام نے قبر بارک کی سٹی لیکر اور سونگہ مگر کہا

ما ذا على من شتم تربة احمد  
ان لا يشتم مدى الزمان غاليا  
صبت على مصائب لو انھا  
صبت على الايام صرنا لئاليا

عائشہ نے علیہ مذہب کیا اسی طرح ابو بکر و عمر نے ابوا جوزار کہتے ہیں مدینہ میں جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہنچتی او سکا بھائی آتا او مصافحہ کر کے کہتا ہے  
بندو خدا اللہ سے ڈر فان فی رسول اللہ اسوة حسنة

اصبر لكل مصيبة وتجلد  
واعلم بان المرء غير محلد  
واصبر كما اصبر الکرام فافما  
نوب تقوب اليوم تلکشف فی غد  
واذا اصبحت مضیبة لتقیها  
فاجبر مصابک بالنبی محمد

دوسرے نے کہا ہے

تذکرت لما فرق الدهر بيننا . فعزيت نفسي بالنبي محمد

وقلت لها ان المنايا سبيلنا . فمن لمعت في يوم مات في غد

اسی طرح صفیہ عمر آنحضرت نے آپ کا مثنوی کہا اور ابوسفیان بن ابی سحار بن عبد المطلب بن عم آنحضرت نے اشعار رثا کہے اور صدیق اکبر نے بھی رثا مظلوم کہا حسان نے کہا

كنت السواد لنا ظري . فعمي عليك الناظر

من شاء بعدك فليمت . فعليك كنت احاذرا

اشعار رثا الیہا ثابت ہستہ میں مذکور ہیں حضرت نے وقت موت کے کوئی درہم و دینار و غلام اور کوئی شے سوا بخلہ بیضا و سلاح کے باقی نہیں چھوڑا ایک زمین تھی وہ بھی صدقہ کر دی اور فرمایا غن معاشرا لانبیاء کا نورشما ترکناہ صدقہ و زیارت آنحضرت مستحب مندوب ہوا و کدستجات افضل قرار پائی اور قریب واجب کے سے حق میں صاحب امت و قدرت کے انتہی آمین کسی شخص کا اختلاف نہیں ہے اختلاف اختیار سفر لازماً زمین ہے بہتر یہ ہے کہ قبل یا بعد حج نیت ادا ہی نماز مسجد نبوی میں کرے کہ یہ سفر بھی بلا خلاف جائز ہے پھر جب وارد مدینہ منورہ ہو تو مطابق آداب باثورہ کے زیارت شریف بجالاسے اور سعادت دارین حاصل کرے اب یہ شخص اختلاف سے کل گیا اور مدعا و سکا ماتہ آیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اپنے منک میں آداب زیارت نبوی

مفصلاً لکھے ہیں وقت توجہ کے طرف مدنیہ رسول کے کثرت سے راہ میں  
 درود کا رکھنے کا مواہب لکھتے ہیں کہ یہاں کہ سب سے پہلے حضرت کے  
 ایک یہ ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا اوسنے سچ سچ دیکھا شیطان آپ کی صورت  
 نہیں بن سکتا ہے انتہی یہ مضمون احادیث صحیحہ میں آیا ہے وذهب جماعة الى  
 ان محل ذلك اذا رأى الرائي على صورته الكريمة التي كان عليها حتى انه ضيق  
 الامر بعضهم وقال لا بد ان يراه على صورته التي قبض عليها حتى يعتد به  
 الشعرات البيض التي لم تبلغ عشرين شعرة كذا في ما ثبت بالسنة لكن اسعد  
 تصديق کی ضرورت نہیں ہے ہاں صورت کریمہ پر جو کتب شامل اہل حدیث میں  
 مضبوط ہیں دیکھنا ضرور ہے ورنہ ممکن ہے کہ غیر کو دیکھے اور خیال رائی میں  
 یہ آئے کہ حضرت ہیں اگر حالیہ مبارکہ ضبط ہوگا تو پھر دہو کا نہیں لگ سکتا  
 ابن سیرین سے جب کوئی کہتا کہ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا ہے تو کہتے ہیں کہ  
 اگر وہ کوئی ایسی صفت بیان کرتا جسکو وہ نہ پہچانتے تو کہتے تو نے حضرت کو  
 نہیں دیکھا و سندہ صحیح ابن حجر ملی کہتے ہیں وکذلك يقال في كلامه صلى الله  
 عليه وآله وسلم في النوم انه يعرض على سنته فوافقه ما هو حق وما خالفها  
 فالتخلل في سمع الرائي فؤاداً للذات الكريمة حقاً والتخلل إنما هو في سمع الرائي  
 وبصره قال وهذا خير ما سمعته في ذلك انتهي وهذا أخر ما اردنا ايراده  
 في هذه الحالة والمحمد لله أولاً وآخراً

رسالہ صفت جنت خلاصہ کتاب حاوی الارواح الی ملا والافراح

نظم ونسید رحیل احمد سہوانی سلمہ اللہ تعالیٰ

کسی طاقت کے کاٹنے کسی زبان  
کیجے شکر نعمت معبود کیا  
آدمی ہر کو بنایا شکر ہے  
متبع شرع محمد کا کیا  
ہے یہ سنت لائق شکر مزید  
کیسی جنت جس کے اوصاف جمیل  
کیسی جنت جس کی تعریف و ثنا  
جسمین ہے کو طری کے رکھنے کا تمام  
گر کبھی ناخن سے کتر کوئی شے  
تو یہ مابین زمین و آسمان  
جہان کے جنت سے جو کوئی جنتی  
یک قلم زائل ہو نو آفتاب  
یہ وہ گلشن ہے بنایا ہر جسے

کر کے جو حمد خلاق جنت  
اپنی ہستی کیا مثل ہو ہو کیا  
دین خالص پر چلایا شکر ہے  
سستی غیشِ محسد کا کیا  
ہم کو دی نعمت جنت کی نوید  
ہیں یہاں مصحف رب جلیل  
ہے احادیث نبی میں عجبا  
بہتر از دنیا و مافیہا تمام  
ہو عیان آفاق میں جنات سے  
زیب و آرائش کی جا ہو گیان  
اور سنگن اور کاٹا ہر ہو کبھی  
ٹھیرے کیا اختر حضور آفتاب  
خود خدا نے اپنے دست پاک سے

ہاتھ سے اپنے لگایا شہر جس سے  
 اپنے رضوان و کرم اور رحم سے  
 جس قدر جنت میں ہیں عیش و نغم  
 وان کے شاہی کو کما ملک کبیر  
 پاک ہو وہ عیب سے نقصان سے  
 عرش رحمن سقف جنت کا ہر نام  
 ہر بنا بنی پر خشت سیم و زر  
 وان در خونین کہاں ساقی حطب  
 ہر شمر او کا زبد سے نرم تر  
 اون کے پتے نرم کپڑے سے ہوا  
 اک طرف جاری ہیں انہا شہر آب  
 کہا ہے میوہ جس کو جتنی چاہ ہے  
 اہل جنت کے لیے پاکیزہ ہے  
 بین ظروف سیم و زر وان بیشمار  
 خوبی ابواب جنت کیا کہوں ؟  
 فصل مصرعین در کے دریاں  
 اہل جنت اونہیں داخل ہو گئے جب

موسنون کا او سکھو میرا ہمت  
 حق تعالیٰ نے کیا آباد او سے  
 حق نے نام او کا رکھا فوز عظیم  
 خوبیاں رکھی کشیدہ اس میں کشیر  
 خاک وان کی زعفران و مشک ہے  
 مشک وان کا رے کا ہر قائم مقام  
 سنگریزوں کی جگہ پر مین گہر  
 یا ہر ساق خضہ یا ساقی زہب  
 شہد سے شیریں زیادہ ہر شہر  
 دودہ کی نہرین و بان مین بافرا  
 ایک جانب چشمہ ہاں شہناب  
 طارون کا گوشت خاطر خواہ ہے  
 سوٹھا و تسنیم اور کا فور ہے  
 صاف و شفاف و نفیس آئینہ و  
 کوئی وسعت سے ہے وسعت کیا کہوں  
 راہ چل سالہ کا ہو گا بیگان  
 متکلی ہو جائیں گے در کعب

وہ درختوں کی ہواؤں کا نشاط  
 اک شجر وان ایسا ہوگا سایہ ار  
 گو چلیگا سو برس لیل و نہار  
 ملک ادنی جنتی کا ہے یہ حال  
 ایک موتی کا وہ خیمہ عیدیل  
 کیا کروں جنت کے غرغرو کلیان  
 جنتی کو نعمتیں ہیں بقیاس  
 وہ بچھونے وان ٹہیں گے لاکھام  
 ہونگے گستر وہ اعلیٰ جای پر  
 وہ سریر او سپر چہر کھٹ کی بہار  
 سارے سونے کے ہیں تگے گھنٹیاں  
 ہے یہ حال صورت اہل جنان  
 ہوگا وان آدم کی صورت پر ہر ایک  
 تا ابد او نہر ہی ہوگا گسان  
 راگ حور وں کا نہایت جانفزا  
 جانفزا ترا و سنا و ار سماع  
 وہ سواری جسد وان ہو کر سوار

ذکر سے جسکے ہو حاصل انبساط  
 جسکے سائے میں کوئی عمدہ سوار  
 طے نہ او سکو کر سکیگا زینہ  
 چل سکیگا او سمین بالفین سال  
 طول ہے جسکا بقدر شصت میل  
 جسکے نیچے ہیں بہت نہر یون  
 سونے اور ریشم کا پائیگا لباس  
 جسکے استر تافتی کے ہیں تمام  
 اہل جنت اون پہ ہونگے جلوہ گر  
 ڈوریاں سونے کی جنمیں بشمار  
 درز کیسی او نمین خند ہے کہان  
 ہونگے سب مانند ماہ آسمان  
 خوش اند حسن خوب شکل نیک  
 ہیں سہ و سنی سالہ سچ کے نوجوان  
 اور فرشتوں کا غناصل علی  
 ہے خطاب رب اکبر کا سماع  
 یار سے جا کر ملیگا اپنے یار

اونٹ ہوگا رنگ ہر جگہ سپید  
 چاہے گا جس شے سے خلاقِ جان  
 موتی اور سونے کے لنگرنِ نشین  
 وہ مرتعِ تلخ ہونگے زربِ سر  
 لا تعد غلمان ہیں خدمتِ کیلے  
 کیا لگھون کیفیتِ حورانِ عین  
 ایک ہی سن کی وہاں ہر چہرے  
 سب کے ہر رنگ ہیں افسانے غذا  
 دانت ہیں منظوم ہون جیسے گہر  
 اونکے چہرہ پر پہنگامِ نلہور  
 وقت خندہ اونکے ندان کی چمک  
 طالب و مطلوب ہونگے دو بڑ  
 دو نوحل جائینگے باہم اس طرح  
 رویِ مطلوب ایسا ہوگا جلوہ گر  
 پنڈلیوں سے اوسکے مغزِ تخوان  
 جہانک لے دنیا میں گر جو جناب  
 ہو میانِ شرق و غرب آہستہ

کون جانے اوسکی پیدائش کا بہید  
 اوسکو وہاں پیدا کر گیا سیگان  
 جنتی پھینگے اسہیں شک نہیں  
 قلمائے دیکھ کر جنت کو نظر  
 جیسے موتی ہوں تجھے رکھے ہو  
 یہ ہیں دلبر انکو کہتے ہیں حسین  
 نوجوانی کے نشے میں چور ہے  
 چہاتیان دیکھو تو مانندِ اناہر  
 ہے لطیف و نازنین اونکی کمر  
 ہو گمانِ خوشید کا اللہ سے نور  
 ہو ہو ہے برقِ جولان کی چمک  
 دو ستارے جیسے باہم روبرو  
 دو نہال آپس میں تہنِ ضمِ سطح  
 رویِ طالب حسین آئیناِ منظر  
 صاف ہوگا آشکارا و عیان  
 ہو سطر او سکی خوشبو سے جہان  
 ذکر حق سے ہر زبان پیرا ستہ



دیکھ کر اوسکو زلفے میں کوئی  
 ہین زمین پر جیسے جہن و بشر  
 او طہنی ہے وہ جو اوسکی زیب  
 آرزوی وصل حورانِ جنان  
 طیب و طاہر ہین او نہیں ذکر کیا  
 حل کا ڈر زنگی کا نسیم نہیں  
 چرک و آبِ مینی و آبِ دہان  
 نو جوانی او کی ہوگی بے زوال  
 اپنے شوہر کے سوا اختیار پر  
 جب پڑگی او سپہ شوہر کی گاہ  
 حکم جو دیگا بجالائیگی وہ  
 پاکد امن ایسی ہے ہر جو عین  
 خوش بیانی پر جو وہ آجائیگی  
 گوشہائے مستع بہر جائیں گے  
 قاست دھچپ او کا سر بسر  
 کچھ نہ پوچھ آنکھ او کی کجی جیل  
 رنگ میں یا قوتِ مر جان کی نظیر

غیر کی جانب نہ کیے پر کبھی  
 لائین ایمان متا دت یوم پر  
 ساری دنیا سے ہے خوبے نیکتر  
 واقعی سب آرزوؤں کی ہر جان  
 غاٹ و بول نفاس و حبیب کا  
 ہین وہ حورین کچھ بنی آدم ہین  
 نام کو او نہیں نہیں انکا نشان  
 غیر فانی خوبی و حسن و جمال  
 ہو لکر ہی وہ نہ الینگی نظر  
 خوش کرگی اوسکو وہ بی اشتباہ  
 اوسکی حدت سرتا و کتائیگی وہ  
 جن دانسان نے چھو اچکونہین  
 جو نہ کیا وہ مزاد کلائیگی  
 گو ہر مظلوم اور مستور سے  
 ہے نہال تازہ یا شلخ شجر  
 خوب ایض حدقہ چشم کھیل  
 صورت و سیرت بغایت پذیر

شوہرون کی اپنے محبوب میں  
 ہنس پڑیں گراپنے شوہر کے حضور  
 ہوگی اونہیں سے جو کوئی فیاض  
 یہ گمان ہوگا کہ منزل گاہ خور  
 گرچہ ہر نعمت وہاں کی خوب ہے  
 لیکن اصل جہلہ نما حسان  
 مدعائی خاص اہل علم و دین  
 مشرہ زہد و جزا راتقا  
 آرزوی عین و عین آرزو  
 ہے خداوند و عالم کا جمال  
 دوپہر کو جیسے خورشید فلک  
 جس طرح نظارگی بے اشتباہ  
 بس یسین دیدار رب العالمین  
 ہوگی جسدان رویت رب تعالیٰ  
 اک منادی یہ ندا دیا گویا  
 سب کے سب دربار خالق پرچیز  
 اوٹھ کھڑے ہونگے پیکر کے سب

مختصر یہ ہے نہایت خوب ہیں  
 پھیل جائے گلشن جنت میں نور  
 اک محل سے داخل دیگر محل  
 ہو گیا اک برج سے برج دیگر  
 جسکو دیکھو دلکش و مرغوب ہے  
 عین مطلوب قلوب مہمان  
 انتہائی ذوق و شوق طالبین  
 حاصل سرمایہ خوف ورجا  
 مقصد سعی و مراد جستجو  
 جسکو سو من دیکھ کر ہونگے نہال  
 سب کو آتا ہے نظر بی رویہ شک  
 دیکھتا ہے حسن ماہ نیم ماہ  
 بر ملا دیکھیں گے ہوسن بالیقین  
 نام ہو اوس روز کا یوم مزید  
 ہیں کہان آئین ادب ہر اہل جنان  
 چاہتا ہے وہ سوادینا اونہیں  
 لکے سماعت باصدا د ب

ہونگے لاثانی نجائب پر سوار  
نام ہر جگہ افح اور وہ تمام  
وہ جگہ ہے وعدہ گاہ مومنین  
حسب فرمان خدا و نرجسان  
بے بہا نور و جواہر کے سریر  
سونے چاندی اور زمرد کی تغیر  
جنتی اونپر بٹھائے جائیں گے  
بعض ہونگے با کمال زیب و فر  
کرسی والوں کو گردہ بیگمان  
سب کے سب جب مطمئن ہو جائیں گے  
اک سنادی یہ کہے گا بر ملا  
تم سے جو اک وعدہ تھا اللہ کا  
سب کہیں گے ایسی شے کوئی نہیں  
اوسنے کیا ہم سب کے نیک اعمال کا  
کیا نہیں ہکو دیا باغ جنان  
حسن صورت کیا نہیں بخشا ہمیں  
یہ اسی حالت میں ہونگے کہ سب

جا کے اوس میدان میں لینگے قرا  
ہے سطر تازگی بخش شام  
مجمع ہونگے ہونچکر سب ہمیں  
وان پھینگی آکے نادر کریاں  
رکھے جائیں گے وہاں لاکر کثیر  
وہ مناہر جنگی ہوشا ہوں کوریں  
ای تری قدرت یہ رتبے پائیں گے  
جلوہ فرما تو وہاں ہی مشک پر  
آپ سے بہتر نہ سمجھیں گے وہاں  
بیٹھنے سے وان فراغت پائیں گے  
اے گروہ مومنان جہاں  
چاہتا ہے وہ اوسے کرنا و فا  
جو خدا نے ہکویاں بخشی نہیں  
وزن میں پلہ نہیں بھاری کیا  
یا نہیں بخشی جہنم سے امان  
اس سے بڑھ کر چاہیے اب کیا ہمیں  
ناگمان اک نور چمکے گا عجب

ہر طرف سے نور کی پا کر چمک  
 سب وہ اوپر کو اٹھانے لگے گاہ  
 اون سے فرمایا گار البعالمین  
 ہنکے فرمایا گاہ او نکودیکھر  
 جو اطاعت میں ہے میری سدا  
 آج ہے اونکے لیے یوم مزید  
 سب کہینگے اے خداوند جو جان  
 اب فقط تیری رضا درکار ہے  
 حکم ہوگا ہم اگر راضی نہ تھے  
 جو تمنا ہو جسے کہدے وہ آج  
 سب کرینگے عرض کی ربت کریم  
 تب خدا پر دے اوٹھا دیگا تمام  
 جلوہ نما ہوگا اس دستور سے  
 گر نہ تو تائید کہ پہلے سے خدا  
 جکے ہو جاتے وہ خاکسترو میں  
 خاص اور مجلس میں ہونگے خواہ نام  
 اس طرح فرمایا گاہ وہ بعض سے

جکے گا اوٹھیں گی جنت یک بیک  
 جہان کی گاہ اوپر سے اون سب کو آتے  
 اسلام اسی سا کرن بند برین  
 وہ مرے مقبول بندی ہیں کہ ہر  
 گرچہ دنیا میں مجھے دیکھا نہ تھا  
 سنتے ہی یہ سب کو ہو جائیگی عید  
 ہم تو سب راضی ہیں تجھے بیگان  
 یہ جو حاصل ہے تو بڑا اپار ہے  
 کس طرح جنت میں تم داخل ہو  
 جسکو جو لینا ہو مجھے لے وہ آج  
 چاہتے ہیں رویت و جہ کریم  
 جلوہ گراؤن سب یہ ہوگا لاکلام  
 ڈھانپ لیگا سب کو اپنی نور سے  
 خوشگی سے امن او نکودیکھا  
 تاب نظارہ کی لا سکتے کہیں  
 حق تعالیٰ سب سے ہوگا ہم کلام  
 اے فلاں وہ دن بھی تجھ کو یاد ہے

أوجز السيرة في الخبر المشهور من الخط القديم  
 والمنور برواية أهل الأثر والنقل المعتبر  
 عن الإمام أبي الحسين أحمد بن فارس  
 بن زكريا رحمه الله تعالى  
 وترجمته هذا المؤلف الإمام

قال الحافظ السيوطي في بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة أحمد بن فارس  
 بن زكريا بن محمد بن حبيب أبو الحسين اللغوي القزويني كان نحوا على طريقة الكوفيين  
 سمع أباه وعلي بن إبراهيم بن سلمة القطان وقرأ عليه المبدع الحمادي كان مقما بهذا  
 فحولها إلى الري ليقرا عليه أبو طالب بن غزاله فمكثها وكان شاعريا فحولها إلى  
 وقال الخدي في المحمية لهذا الإمام أن يغلو أمته هذا البلد عن مذهبه وكان الصاحب عبدا  
 يتلمذ له ويقول شيخا من رفق حبل التصبغ كان كريما جوادا ورعيا مسلما فصيح شاعرا  
 فخرش بيته صنفا للجملة في اللغة فقه اللغة مقدم في النحو ذم الخط في الشعر فمات في بغداد  
 الاتباع والمزاوية لاختلاف النحويين الانتصار للغلبة اللسان والنهار خلق الانسان قسما  
 النبي صلى الله عليه وسلم وغير ذلك قال الذهبي مات بالري وهو أصح ما قيل في وفاته

شعره	مرت بنا هيفاء مقدودة	تركية تنهى لتركي
ترنوبطرف فانت فانت	وقال	أضعف من حجة نحو
إذا كنت في حاجة مرسلا	وقال	وانت لها كلف مغرم
فارسل ظيما ولا توصه		وذاك الحكيم هو الدردهم
قد قال فيما مضى حكيم		ما المرأ الا با صغريه
وقلت قول امرئ لبيب		ما المرأ الا بد رهيمه
من لم يكن معه درهما		لم تلتفت عرسه إليه
وكان من ذلك حقيقا		تبول سنورة عليه

استمع باختصار  
 قد ترجمت على الوجه الأتم في مبيئ في شهر رجب الاضمان سنة ١٣١٠ بقية العبد  
 الحقيق ابي بكر بن محمد خوير المكي الكندي الحنبلي السلفي عامله الله بطاعة الخفي

## بسم الله الرحمن الرحيم

قال لعبد جنيدي بن محمود بن محمد أخبرنا القاضى الامام السعيد مفتى الفرق بهاء الدين  
ابو المحاسن عثمان بن علي الفارسي رحمه الله عليه قال أخبرني الشيخ امام الدين عبد الله بن  
شهاب الدين احمد المزدي قال أخبرني الشيخ سيف الدين عبد الرحمن بن مظفر البرزدي  
عن الشيخ الامام محدث الشام قدوة المشايخ الاعلام تقى الدين ابو عمر عثمان بن عبد الحميد  
بن عثمان المعروف بابن الصلاح رحمه الله عليه قال انجانا الشيخ ابو القاسم اسماعيل  
بن محمد بن الفضل الاصبهاني قال بنا أنا الشيخان سليمان بن ابراهيم وعبد الله بن محمد  
الفقيه النيلي فالأثناعلى القاسم المقرئ انبا ابو الحسن احمد بن فارس بن زكريا الخوي  
الرازي رحمه الله واخبرني بقرا في بمدينة الموصل رعاها الله وسائر بلاد الاسلام  
واهلكه الشيخ الحافظ ابو الخطاب عمر بن حسين بن علي غفر الله الكري له واللفظ له و  
لفظ الرواية الاولى موافق له الا في يسير وعلامتها سم قال تبت الشيخ الفخري المحدث  
ابو القاسم عبد الرحمن بن الخطيب ابي محمد عبد الله بن ابو الحسن الخنمعي به فر السهيلي قال  
انبا الشيخ الفقيه الحافظ العلامة الحاج العرافة ابو بكر محمد بن الشيخ الفقيه عبد الله  
بن احمد بن الغزي المعافى ارضاه الله سماعا انبا الشيخ ابو الفتح نصر بن ابراهيم بن نصر  
المقدس الزاهد في بيت المقدس في شهر رمضان في سنة احدى وتسعين واربعمائة  
انبا الشيخ الفقيه ابو الفتح سليم بن ايوب المازني قرأه عليه سنة اربعين واربعمائة  
انبا ابو الحسين احمد بن فارس بن زكريا قال هذا ذكر ما يحق على المرء المسلم حفظه و  
يجب على ذل الدين معرفته من نسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومولده ومثله  
ومبعثته وذكر احواله في معازيه ومعرفته اسماء ولده وعمومته وانواجه فان العار  
بدنك رتبة تعلو على رتبة من جهله كما ان للعلم به حلاوة في الصدر وله ثمر عجايب الخير

بهذا كتابا لله عز وجل باحسن من اخبار رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أثبتنا  
 في مختصرنا هذا من ذلك ذكرا والله شهيد به التوفيق وإياه نسئل الصلوة على زين  
 المرسلين وسيد العالمين وخاتم النبيين وإمام المتقين أبي القاسم محمد بن عبد  
 الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب  
 بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن إلياس  
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اليهنا اجماع الامة وكذا رسول الله صلى الله  
 عليه وسلم عام الفيل يوم الاثنين لثمان خلون من ربيع الاول وامة امنة بنت وهب  
 بن عبد مناف بن زهرة وتزوج امنة عبد الله بن عبد المطلب فحملت برسول الله صلى  
 الله عليه وسلم ثم بعث عبد المطلب عبد الله يمار له تمر من يثرب فتوفي بها  
 وولدت امنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وكان في جمرة عبد  
 المطلب فاسترضعه امرأة من بني سعد بن بكر يقال لها حليمة بنت ابي ذؤيب البكر  
 فلما شب وسعى رده الى امة فافصلته فلما انت له ست سنين ماتت امة في جمرة  
 من المدينة قبل الانواء فيتم في جمرة عبد المطلب فلما انت له ثمان سنين وشهران  
 عشرة ايام توفي جده عبد المطلب فوليه ابوطالب بن عبد المطلب وكان احبا لله  
 لامة وابيه فلما انت له اثنتا عشرة سنة وشهران وعشرة ايام ارتحل به ابوطالب  
 تاجرا قبل الشام فنزل بيماء فراه جبر من اجاره يهوديما يقال له بحير والراهب فقال  
 لابي طالب من هذا العلام الذي معك قال هو ابن اخي قال اشفيق انت عليه قال نعم  
 قال فوالله لئن قدمت به الشام ليقطنه اليهود انزعد ولهم فزعج الى مكة وشرب رسول  
 الله صلى الله عليه وسلم فلما انت له خمس وعشرون سنة وشهران وعشرة ايام  
 خطب خديجة نفسها فخطب ابوطالب ومعه بنوهاشم ورؤساء سائر مضر فخطب  
 ابوطالب فقال الحمد لله الذي جعلنا من ذرية ابراهيم ونزع اسماعيل وضئضئ معدو  
 عن مضر وجعلنا حننة ويثربوا اسحرمة وجعلنا بيتنا محجورا وحرما امناء وجعلنا  
 الحكماء على الناس ثم ان ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن ببر رجل الاربع بدران كان في

المال قل فان المال ظل زايك امجائل ومحمد بن قنبر بن قنبرته وقد خطب خديجة بنت خويلد  
 وبذل الهامن الصديق ما امله من مال هو والله بعد هذا النبا عظيم ومنظر جليل فتزوجها  
 فبقيت عنده قبل الوحي خمس عشرة سنة وماتت ورسول الله صلى الله عليه وسلم تسع  
 واربعون سنة وثمانية اشهر فاما ولده منها فتنة القاسم وبه كان يكون الظاهر  
 ويقال ان اسمه عبدالله وفاطمة وهي اكبر ولده وزينب رقية وام كلثوم فاما ابراهيم  
 ابنه فان من مارية واما القاسم الثلاثة فما قواهم يرضعون ويقال بل بلغ ابنه القاسم  
 ان يركب للابن ويسير على النجبة واما البنات فتزوج علي رضي الله عنه فاطمة وتزوج  
 ابو العاص بن الربيع وزينب وتزوج عثمان رضي الله عنه ام كلثوم فماتت فزوجه رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم رقية فماتت رقية تقب علي عثمان فقال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم ما احب للمرأة ان تكثر شيئا يعلمها انصر في بيتك فولاد ولده واما نسائه فلم  
 يتزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم حق ماتت خديجة فماتت بعد خديجة سودة  
 بنت زمعة وكانت قبله عند السكران بن عمر وعائشة بنت الصديق رضي الله عنهما تزوجها  
 وهي بنت ست سنين وبناتها وهي ابنة تسع ومات رسول الله صلى الله عليه وسلم و  
 عائشة بنت ثمان عشرة سنة وحفصة بنت عمر رضي الله عنه وزينب بنت خزيمة الهلالية  
 ام المساكين وارجبية بنت ابي سفيان وكان خطبها له النجاشي واصدقها اربع  
 مائة دينار وهند بنت ابي امية ام سلمة وزينب بنت جحش وهي ام الحكم وجويرية  
 بنت الحارث الخزاعية وصغيفة بنت حنيفة وميمونة بنت الحارث الهلالية فماتت قبله زينب  
 بنت خزيمة ومات رسول الله عليه وسلم عن اولئك التسع وكان تزوج اسماء بنت كعب  
 الحبشية فلم يدخل بها حق طلقها وتزوج عمة بنت زيد احدى نسائه بقراب من بنو الحارث  
 وطلقها قبل ان يدخل بها وتزوج امرأة من غفار فلما نزلت ثياها راى بها ايضا فقال لها  
 الحق باهلك وتزوج اخرى تميمية فلما دخل عليها قالت اني اعوذ بالله منك فقال  
 منع الله عائذه الحق باهلك ويقال ان اسم القوم هبت نفسها للنبي ام شريك واما  
 عمومتها وهما تزوجا بنو عبد المطلب عشرة الحارث وبه كان يكون الزبير وحجل حضرا



والمقوم وابولهب والعباس وحزرة وابوطالب وعبد الله فهو مئة تسعة واصغرهم سنا  
العباس فا ابوداود سليمان بن يزيد نا محمد بن ماجه انا نصر بن علي انا عبد الله بن داود  
عن علي بن صالح قال كان ولد عبد المطلب عشرة كل واحد منهم ياكل من عذرة وعانة ست اسمته  
وامر حليم وهي البيضاء وبرة وعاتكة وصفية وادري بنات عبد المطلب والعواتك  
اللائق ولدته عاتكة بنت هلال بن بنو سليم وهي ام عبد مناف بن قصو عاتكة بنت  
مرة بن هلال ام هاشم بن عبد مناف وعاتكة بنت لاوقص بن مرة بن هلال وهي ام هب  
ابن عبد مناف الجمنة والفواطم اللائي يلىنه في القرابة فاطمة بنت سعد ام  
قصو وفاطمة بنت عمر بن جرول بن مالك ام اسد بن هاشم وفاطمة بنت اسد بن  
هاشم ام علي بن ابوطالب وامها فاطمة بنت هدم بن ربيعة وفاطمة بنت رسول الله  
صلى الله عليه وسلم ورضع عنها واما مواليه فزيد بن حارثة وبركة واسلم وابوكيشة  
وانسة وقوبان وشقرن وكان اسمها صالحا وياسر وفضالة وابو موهبة ورافع و  
سفينة ومن النساء ام ايمن وكانت حاضنة ويز وجها زيد بن حارثة وهي ام اسامة  
بن زيد ورضوى ومارية ومكانة وحذرة من الاحرار انس بن مالك وهذه اسماء ابنا  
حارثة الاسلم فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسا وثلاثين سنة شهد نبيا  
الكعبة وتراضت قريش محمد فيها فلما آتت له اربعون سنة ويوم بعثته الله عز وجل  
الى الناس كافة بشير لوند يرا صدع بامر الله وبلغ الرسالات ونفع الامة فشنف  
القوم له حتى حاصروه واهله في الشعب وكان الحصار وارسول الله صلى الله عليه وسلم  
تسع واربعون سنة وذلك عند خروجه منه فلما انت اربعون سنة وثماني  
الشهر واحد عشر يوما مات عمر ابوطالب ومات خليفة رسول الله عنها بعد موت  
ابوطالب بثلاثة ايام فلما انت له خمسون سنة وثلاثة اشهر قدم عليه جبرئيل  
فاسلموا فلما انت له احدى وخمسون سنة وتسعة اشهر اسي يدم بين نهم والمقام  
البيت المقدس فلما انت له ثلث وخمسون سنة هاجر فيها من مكة الى المدينة هو و  
ابوبكر وعامر بن نفيرة مولا ابى بكر ودليلهم عبد الله بن اريقط الليثي كانت هجرة يوم

الاثنتين لثمان خلون من ربيع الاول وفيها ابنتي عائشة رضي الله عنها فلما انت لعمرة  
 ثمانية اشهر اخبرني المهاجرين والانصار فلما انت لعمرة تسعة اشهر وعشرة ايام دخل  
 بعائشة فلما انت لعمرة سنة وشهر واثنان وعشرون يوما زوج عليا فاطمة رضي الله  
 عنها فلما انت لعمرة سنة وشهران وعشرة ايام غزا صلى الله عليه وسلم غزوة ودان حق  
 بلغ الابلوا فلما انت لعمرة سنة وثلاث اشهر وثلاثة عشر يوما غزا عير القرين فيها امية  
 بن خلف وخرج في طلب كوزين جابر وكان اغار على سرخ المدينة بعد ذلك بعشرين يوما  
 فلما انت لعمرة سنة وثمانية اشهر وسبعة عشر يوما غزا غزوة بدر وذلك لسبع عشرة  
 ليلة خلت من رمضان واحبابة يومئذ ثلثمائة رجل وبضعة عشر رجلا والمشركون بين  
 التسع مائة والالف وكان ذلك يوم الفرقان يوم فرق بين الحق والباطل وذلك قوله  
 تعالى ولقد نصركم الله ببدر وانتم اذله فاتقوا الله لعلكم تشكرون ثم غزا بني قينقاع  
 ثم غزا غزوة السويق في طلب ابي سفيان بن حرب ثم غزا بني سليم بالكند بد ثم غزا امار  
 وهو غزوة غطفاء يقال غزوة امار ثم كانت غزوة احد في السنة الثالثة وغزوة بني النضير  
 على ايام سنتين وتسعة اشهر وعشرة ايام وغزا بعد ذلك بشهرين وعشرين يوما غزوة  
 ذات الرقاع وفيها صلوة الخوف وغزاه ومته المجدل بعد ذلك بشهرين واربع ايام  
 ثم غزا بعد ذلك بخمسة اشهر وثلاثة ايام في المصطلق من خزاعة وهي الحق وفيها اهل الكا  
 ما قالوا ثم كانت غزوة الخندق وقد مضى من الهجرة اربع سنين وعشرة اشهر وخمسة ايام  
 ثم غزا بعد ذلك بتسعة عشر يوما بنو قريظة ثم غزا الى بني الحنظلة بعد ذلك بثلاثة اشهر ثم  
 غزا غزوة العابة وهي سنة ست ثم اعقر عمرة الحديبية في سنة ست ثم غزا خيبر وقاتل  
 لعمرة ست سنين وثلاثة اشهر واحد وعشرون يوما ثم اعقر عمرة القضية بعد ذلك بستة  
 اشهر وعشرة ايام ثم غزا مكة وقبضها وقدم من هجرة سبع سنين وثمانية اشهر واحد  
 عشر يوما ثم غزا بعد ذلك بيوم غزوة حنين ثم غزا الطائف وفيه السنة فلما انت لعمرة  
 ثمانية سنين وستة اشهر وخمسة ايام غزا غزوة تبوك وفي هذه السنة حج ابو بكر  
 بالناس وقرأ عليهم علي بن ابي طالب سورة براءة فلما اتى لعمرة تسع سنين واحد عشر

شهر او عشرة ايام حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فلما اتي الحجر ثمانية عشر سنين  
 وشهران توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد بلغ من المسنين ثلثا وستين  
 سنة صلى الله عليه وسلم حدثنا علي بن ابراهيم انبا محمد بن ماجرة اسما علي بن محمد  
 بن ماجرة انبا علي بن محمد الطناضي انبا كيع انبا ابي واسا ابل عن ابي اسحق السبيعي قال  
 سالت زيد بن ارقم كثر غزاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسع عشرة غزوة و  
 غزوت معه سبع عشرة غزوة وسبقوني اثنتين واما نقاؤه الفباة فعلى ابنه و  
 حمزة وجعفر ابوبكر وعمر وابو ذر والمقداد وسلمان وحذيفة وابن مسعود وعازر بن  
 ياسر وبلال بن رباح رضي الله عنهم ومن كان يضرب اعناق الكفار بين يدي علي الزبير ومحمد بن مسلمة  
 وعاصم بن ابي الاقطيع والمقداد وحرس رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر حين ناضى  
 العرش سعد بن معاذ وحرسه ذكوان بن عبد قيس وحرسه باحد محمد بن مسلمة  
 الانصارى وحرسه يوم الخندق الزبير بن العوام وكان عباد بن شريك حرسه وحرسه  
 سعد بن ابي وقاص وحرسه لما بنا بصفية وهو بخير ابوايوب الانصارى وحرسه  
 بلال بن رباح والقرى فلما نزل يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك وان لم تفعل  
 فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ترك الحرس وكان سلاح رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم ذا الفقار وكان سيفه اصابعه يوم بدر وكان له سيف ورثه عن  
 ابيه واعطاه سعد بن عباد سيفه يقال له العضب اصابعه من سلاح بنو قينقاع  
 سيفه قلعبا وكان له البتار والخيف وكان له المخدم والرسوب وكانت ثمانية اسياف و  
 اصابعه من سلاح بنو قينقاع ثلاثة ارماع وكان له سواها رجم يقال له المشق وكانت له  
 غزوة وكان له محجن ومخضرة تسمى العرجون وقضب يسمى المشق وكانت له منطقة  
 من اديم منشور وفيها ثلث حلوق فضة والابزير من فضة والطرف من فضة وكانت له  
 من الدروع ذات الفضول ودرعان اصابعها من بنو قينقاع يقال لاهما السعدية و  
 يقال كانت عنده درع داود عليه السلام التي ليس بها ما قتلت الجالوت وكانت له قوس من شوح  
 يقال لها الروحاء وقوس من شوح تدعى البيضاء وقوس من نبع تدعى الصفراء وقوس

تدعى الكتور وكانت الجمعة تدعى الكافور ويقال ان رجلا اهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبا عليه ثمنان عقاب فوضع يده عليه فاذ به الله عز وجل ذلك الثمنان وكانت له اذية سواد محمله يقال لها العقاب وكان لواءه ابيض وكان له معفر يقال له السبور ويقال كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم افرس منها الوردا هذه له تميم الدار ومنها الظرب ومنها السكب وكان اول من يركبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له فخر يقال له المرتجزو كانت له بعله يقال لها الدلدل وهي اول بغلة ركبت في الاسلام وكان له حمار يقال له عفير وكانت له من الخناق العضاء والقصوى ومرة وكانت لقمحة وكانت له البغوم وكانت له مائة من الغنم ويقال ترك يوم مات ثوب حبرة وازار اعمانيا وثوبين صحارين وقيصا صمرا وقيصا راحة مينة وخمسة وكسا ابيض وقلانس لاطبة صفاد اربعة ان ارا طوله خمسة اشبار وملحفة موروثة وكان يلبس يوم الجمعة برده الاحمر ويعتم وكانت له ربة فيها امرأة وشط عاج ومكحلة ومقراض ومساك وكانت له قدح مضرب بثلاث ضبات فضة وثوب من حماره يقال له المخصب مخضب من شبه قدح من زجاج ومغسل من صنف وقصعة وكان له سرير وقطيفة ويرى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بالعود الهندى فان فيه سبعة اشغيه وان قال الطبيب المسك وكان يتبخر بالعود ويطرح معه الكافور وكان له فيما يروى خاتمة من حديد ملو بفضة وكان نقشه محمد رسول الله واهلكه النجاشي خفين سادحين فلبسهما صلى الله عليه وسلم هذا ارجز ما املى من حديث مولاه ومبعثه و.

احواله صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه وعظم

وحشده في زمرة امين

كتبه الشيخ محمود

طبع في مطبعة

دروس

تأيد استریت

م











